اقبال کی انگریزی نثر میں
قرآنی آیات کے تراجم

(تحقیقی و تنقیدی جائزہ)

ڈاکٹر محمود علی انجم

(سابق پرنسپل چشتیہ کالج فیصل آباد، صدر بزمِ فکرِ اقبال، لاہور)

ریسرچ سکالر (اسلامیات، تصوف، اقبالیات، اردو، نفسیات و روحی علوم)

جلد اول

نورِ ذات پبلشرز، لاہور

(شعبہ نشر و اشاعت: بزمِ فکرِ اقبال، پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق مصنف کتاب ھذا محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم (تحقیقی وتنقیدی جائزہ)۔ جلد اول

تصنیف:۔ ڈاکٹر محمود علی انجم

(سابق پرنسپل چشتیہ کالج فیصل آباد، نائب صدر بزمِ فکرِ اقبال، پاکستان؛ صدر بزمِ فکرِ اقبال، لاہور)

نظر ثانی:۔ سر سجاد علی (ایکس ممبر ایف بی آر، ایکس ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن)

پروفیسر ڈاکٹر محمد قمر اقبال (بانی وصدر بزمِ فکرِ اقبال، پاکستان)

راجہ قاسم محمود، حافظ محمد دلاور (مذہبی سکالر)

کمپوزنگ:۔ حافظ محمد نصیب علی قادری، محمد آصف مغل

طابع:۔ نورِ ذات پبلشرز (شعبہ نشر واشاعت: بزمِ فکرِ اقبال، پاکستان)

فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔ 0321-6672557

ای میل:۔ Anjum560@gmail.com/Anjum560@outlook.com

سنِ اشاعت:۔ ۲۰۲۰ء

تعداد:۔ ۵۰۰

قیمت:۔ ۷۰۰روپے

ملنے کا پتہ:۔ ورلڈ ویو پبلشرز، دکان نمبر 11، الحمد مارکیٹ، فرسٹ فلور، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون نمبر / وٹس ایپ نمبر:۔ 0333-3585426 لینڈ لائن: 042-37236426

ای میل:۔ worldviewforum786@gmail.com

راقم الحروف نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ حتی المقدور تحقیقی وتنقیدی شعور سے کام لیتے ہوئے حقائق تک رسائی حاصل کر کے انھیں سند وحوالہ جات کے ساتھ ضبطِ تحریر میں لا کر قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ تاہم، ہر انسانی کوشش کی طرح علمی وادبی کاموں میں بھی غلطی، کوتاہی اور نقص کا امکان رہتا ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ انھیں اس کتاب میں کسی مقام پر کوئی کمی بیشی وغلطی نظر آئے تو مجھے ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں ان کی قیمتی آرا سے استفادہ کیا جا سکے۔ واللہ الموفق و ھو الھادی الی سواء السبیل. اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم. الحمد للہ رب العالمین.

کتاب دوستی

کامیاب زندگی گزارنے کے لیے زندگی کا مقصد اور اسے گزارنے کا طریقہ جاننے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے بہترین مخلوق کا رُوپ عطا کرنے والے احد و واحد رب تعالیٰ نے انبیا و رُسل پر آسمانی کتابیں اور صحائف نازل فرمائے اور انھیں بطور معلم انسانوں کو تعلیم دینے اور ان کی تربیت کرنے کا فریضہ سرانجام دینے کی ذمہ داری تفویض فرمائی۔ کتاب ہر ایک معلم و متعلم کی بنیادی ضرورت ہے۔ ایک مسلمان تا حیات معلم اور متعلم کے طور پر زندگی بسر کرتا اور ہر وقت اپنی اور دوسروں کی اصلاح اور فلاح کے لیے مصروف بہ عمل رہتا ہے۔ حیات بخش اور حیات افروز علم و ادب پر مشتمل کتابیں ہر فرد کی ضرورت ہیں۔ ایسی تحقیقی، مستند کتابیں جو منشائے الٰہی کے مطابق دنیوی اور اُخروی فوز و فلاح کے حصول میں ممد و معاون ہو، ان کا مطالعہ اور ان سے ملنے والی تعلیمات پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔

اپنے بارے میں، اپنے خالق و مالک کے بارے میں، اس کائنات کے بارے میں، اپنے محبوب حکما، علما، صوفیہ، ادبا اور شعرا کی نگارشات سے استفادہ کرنے کے لیے مطالعہ کی عادت اپنائیں۔

یہ کتاب اسی جذبے کے تحت آپ کو پڑھنے کے لیے پیش کی گئی ہے۔ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کے لیے دیں۔

سُرورِ علم ہے کیفِ شراب سے بہتر | کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

محترمی و مکرمی! ______________________

اُمید ہے آپ اس کتاب کا تحفہ پسند فرمائیں گے۔ یہ کتاب ریسرچ پیپرز پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی انگریزی نثر، اس کے اردو تراجم اور انگریزی نثر پر لکھی گئی تحقیقی و تنقیدی کتب میں قرآنی آیات کے دیے گئے ترجمے کا قرآنی آیات سے موازنہ کر کے ترجمے اور حوالہ جات میں بعض مقامات پر موجود کمی بیشی کی نشاندہی کی گئی اور اصلاحات تجویز کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے مطالعے سے آپ کا تحقیقی و تنقیدی شعور جلا پائے گا۔ ان شاءاللہ!

ازطرف:۔ ______________________

تاریخ:۔ ______________ دن:۔ ______________

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰى اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَآ اَقْصَى الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ وَیَا كَافِیَ الْمُهِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآ اِلٰهِیْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰ كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ اِلٰهاً وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَداً لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُواً اَحَدٌ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ○ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً وَبِا لْاِسْلَامِ دِیْنًا ○ یَارَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِكَ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰى ○ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَدَدَ خَلْقِهٖ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰى ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَلَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ○ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ○ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰى اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ○

غرض وغایتِ تصنیف

1- رضائے الٰہی اور رضائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حصول۔

2- فضلِ خداوندی اور رافت ورحمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر شکر بجالانا۔

3- ذاتی وسماجی اصلاح کے لیے ذاتِ باری تعالیٰ اور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پر عمل کرنا۔

4- اپنے مرشد، مربی، سرپرست، اساتذہ کرام اور دیگر مشائخ واولیائے عظام کو خراجِ تحسین پیش کرنا اور ان سے حاصل ہونے والی علم ومعرفت کی نعمت کو اچھے طریقے سے، سند اور تحقیق کے ساتھ دوسروں تک پہنچانا تاکہ اس نعمت پر شکر کا اظہار ہو سکے، سب کے لیے صدقہ جاریہ کا اہتمام ہو اور دعائے خیر حاصل ہو۔

5- اپنے والدین، بیوی، بچوں اور دیگر ظاہری وباطنی اور بالواسطہ وبلاواسطہ محسنین کے احسانات اور مدد وتعاون پر ان کا شکریہ ادا کرنا اور انتسابِ متن سے ان کے لیے اور اپنے لیے صدقہ جاریہ کا سبب بننا۔

6- اہلِ صدق وصفا، اہلِ علم اور اہلِ تحقیق کی دینی، علمی وادبی خدمات کی قدر وقیمت سے احباب کو آگاہ کرنا۔ ان علم دوست حضرات کی خدمات کا اعتراف کرنا اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرنا۔

7- آنے والی نسل کو تفویضِ علم کا فریضہ سرانجام دے کر علم کا تقاضا پورا کرنا۔

8- بطور معلم ومتعلم، قرآنی آیات واحادیث مبارکہ اور اقوالِ اولیاء وعلما کے حوالے سے تبلیغِ دین اور تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام دینا۔

☆☆☆☆☆

اظہارِ تشکر

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے (اس حالت میں) باہر نکالا کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تا کہ تم شکر بجالاؤ ○

زیرِ نظر کتب "اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" (جلداول) کی تصنیف کی عظیم سعادت حاصل ہونے پر میں ربِ قدیر اور اپنے آقا ومولا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے حد وانتہا شکر گزار ہوں۔ میں اپنے روحانی، علمی وادبی محسنین اور کرم فرماؤں خصوصاً پیرومرشد حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت قبلہ غلام نصیرالدین نصیر چشتی نظامی چاچڑوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں محمد مسعود احمد چشتی نظامی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت قبلہ پروفیسر گوہر عبدالغفار چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ، اپنے نہایت واجب الاحترام والد حاجی محمد یٰسین رحمتہ اللہ علیہ اور والدہ محترمہ کا شکر گزار ہوں جن کی تعلیمات، دعاؤں، توجہ اور شفقت کی بدولت اس کارِ سعادت کی توفیق عطا ہوئی۔ میری بیوی (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، بہو (فائزہ حامد) اور بیٹوں (حامد علی انجم اور احمد علی انجم) نے میرے حصہ کی ذمہ داریاں سرانجام دے کر، ہر طرح سے میری ضروریات کا خیال رکھ کر مجھے ذہنی وقلبی فراغت کے لمحات حاصل کرنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ میں ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں اپنی اس علمی، ادبی و روحانی کاوش کو ان سے منسوب کرتا ہوں اور دل کی گہرائیوں سے ان کے لیے دعا گو ہوں۔

طالبِ دعا ومنتظرِ آرا
محمود علی انجم
پرنسپل چشتیہ کالج، فیصل آباد

Email:Anjum560@gmail.com
Mobile:0321-6672557/0323-6672557
Whats App No :0321-6672557

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

انتساب

سید المرسلین، رحمتہ اللعالمین، شفیع المذنبین، نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تمام انبیا ورسل، امہات المومنین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد پاک، پنجتن پاک، آئمہ مطہرین، معصومین، تمام صحابہ کرام وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین، اولیائے امت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تمام مشائخ عظام، علمائے کرام، تمام مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی ودیگر تمام سلاسلِ حق کے پیرانِ عظام واہلِ سلسلہ، ساتوں سلطان الفقراء خصوصاً حضرت پیرانِ پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ، حضرت قبلہ فقیر نور محمد کلاچوی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب النواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ صابر پیا رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ، شیخ سعدی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ، مرشدِ من حضرت قبلہ فقیر عبدالحمید سروری قادری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد غلام نصیر الدین نصیر رحمتہ اللہ علیہ، فرید العصر میاں علی محمد خاں چشتی نظامی فخری رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد مسعود احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ، سرکار میراں بھیکھ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد علی چشتی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ گوہر عبدالغفار چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ، میاں غلام احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ، میاں مقبول احمد رحمتہ اللہ علیہ اوران کے اہل وعیال، حضرت میاں علی شیر صدیقی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت میاں فریاد احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ، پروفیسر ڈاکٹر محمد افضال انور، پروفیسر ڈاکٹر قمر اقبال، پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر مظفر کاشمیری، پروفیسر ڈاکٹر محمد غلام معین الدین نظامی، ڈاکٹر محمد شفیق، ڈاکٹر محمد اصغر، پروفیسر سلیم صدیقی، استادِ محترم پروفیسر عبداللہ بھٹی، میاں محمد مسعود احمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی بیٹیوں اوران کے پسران، شیخ منصور احمد، شیخ اعجاز احمد، شیخ محمود مسعود، شیخ محبوب مسعود، شیخ غلام فرید، شیخ ندیم مسعود ضیا، بندہ عاجز اور اِس کی اہلیہ کے والدین (حاجی محمد یٰسین وبیگم یٰسین، میاں لطیف احمد وبیگم میاں لطیف احمد)، بندہ عاجز کی اہلیہ (فوزیہ نسرین انجم)، بیٹی (عروج فاطمہ)، بہو (فائزہ حامد)، بیٹوں (حامد علی انجم، احمد علی انجم)، پوتے (محمد علی انجم)، پوتی (ماہ نور فاطمہ)، بہنوں (مسز یاسمین اختر، مسماۃ ناہید اختر)، برادران (میاں مقصود علی چشتی نصیری، میاں سجاد احمد قادری، میاں فیاض احمد، میاں شہباز احمد، میاں اعجاز احمد، میاں خرم یٰسین، میاں عاصم یٰسین، میاں افتخار احمد، میاں ابرار احمد، میاں عمران احمد، میاں نسیم اختر) اوران کے اہل وعیال، مسٹر ومسز نصیر واہلِ خانہ، مس شمائلہ مشتاق، خالد محمود (پروپرائٹر: خالد بک ڈپو، لاہور)، کاشف حسین گوہر (پروپرائٹر: ہمدرد کتب خانہ)، الطاف حسین گوہر (پروپرائٹر: گوہر سنز پبلی کیشنز)، تمام مسلمان آباؤ اجداد، بہن بھائیوں، بیٹوں، بیٹیوں، دامادوں، بہوؤں، نسلِ نو، احباب، رفقا، اساتذہ، تلامذہ، ظاہری وباطنی بلاواسطہ وبالواسطہ محسنین، علمی نسبی، روحانی تعلق رکھنے والے تمام احباب، بندہ عاجز کے چاہنے والوں اوران سب کو جن سے بندہ عاجز کو محبت ہے، تاابدالآباد اس کا ثواب ایصال ہو۔ بندہ عاجز سے جانے انجانے کسی بھی صورت میں ایسے تمام افراد جن کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سرزد ہوئی انہیں بھی اس کارِ خیر کا ثواب ایصال ہو اور ذاتِ باری تعالیٰ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے اپنے فضل وکرم سے اسے بطور قضا وکفارہ شمار فرما کر اُن سب کی اور بندہ عاجز کی مغفرت فرمادے۔ (آمین)

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ ۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o

اور وہ لوگ (بھی) جواُن (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جوایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے o الحشر [59:10]

پیش لفظ

علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کے پہلے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۳۰ء میں رموزِ اوقاف اور چھوٹے بڑے حروف کی چند تبدیلیوں کے ساتھ انگریز مستشرق جان میڈوز راڈویل کا قرآنی آیات کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے جو کہ کئی مقامات پر قرآن حکیم کے متن کے مطابق درست نہیں ہے۔ یہی ترجمہ تحقیقی وتنقیدی جائزہ کے بغیر دوسرے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۳۴ء، محمد سعید شیخ کے مدوّن کردہ ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۸۶ء اور دیگر تمام ملکی وغیر ملکی اشاعتوں میں قریباً ۹۰ برس سے شائع ہو رہا ہے۔ انگریزی خطبات کی طرح علامہ اقبال کی انگریزی نثر کے دیگر مجموعات میں بھی اسی نوعیت کی اغلاط موجود ہیں۔

متعدد ملکی وغیر ملکی ادارے انگریزی خطباتِ اقبال اور اردو، پنجابی، عربی وفارسی کے علاوہ کئی دیگر زبانوں میں متعدد ان کے تراجم اور مطالعات کے متعدد ایڈیشنز شائع کر چکے ہیں۔ بنیادی ماخذ کا معیاری نسخہ شائع نہ ہونے کی وجہ سے اصل نسخہ میں موجود اغلاط قریباً ایک صدی پر محیط طویل اشاعتی سلسلہ کی وجہ سے بہت سی کتب وتراجم کی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق ان کتب وتراجم کے ناشرین، شارحین، ناقدین اور محققین کی طرح ان کے مترجمین میں سے بھی کسی نے ان امور کی تحقیق نہیں کی:

۱۔ قرآنی آیات کا اصل مترجم کون ہے؟

۲۔ اس ترجمہ میں کہاں اور کس نوعیت کی تبدیلیاں کی گئی ہیں؟

۳۔ کیا اصل ترجمہ میں کی گئی تبدیلیاں درست ہیں؟

۴۔ کیا دیا گیا ترجمہ آیاتِ مقدسہ کے متن کے مطابق درست ہے؟ اگر یہ ترجمہ درست نہیں تو اس میں کہاں اور کس نوعیت کی اغلاط موجود ہیں؟

مندرجہ بالا تحقیق طلب امور پیشِ نظر نہ رکھنے کی وجہ سے ان خطبات اور ان کے تراجم کی بھی تمام اشاعتوں میں قرآنی آیات کے حوالہ جات اور ان کے ترجمے کے حوالہ سے یکساں نوعیت کی بہت سی طباعتی، متنی اور فکری اغلاط قریباً نوے سال سے بار بار شائع ہو رہی ہیں۔

اغلاط پر مبنی اس اشاعتی سلسلہ کو روکنے اور ان کتب وتراجم کی اصلاح ودرستگی کے لیے وسیع بنیادوں پر ایک جامع منصوبہ بنا کر اس پر نہایت صدق وخلوص، صبر واستقامت اور محنت سے عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

تصانیفِ اقبال اور ان کے تراجم کے ناشرین خصوصاً اقبال اکیڈمی، بزمِ اقبال اور ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کے ڈائریکٹر حضرات سے التماس ہے کہ ان تصانیف وتراجم اور مطالعات میں دیے گئے قرآنی آیات کے انگریزی تراجم کو قرآن حکیم کے متن کے مطابق درست کر کے، اصل متن، ترجمہ اور درست حوالہ جات کے ساتھ دوبارہ شائع کریں۔ ان کتب کی تدوینِ نو، تصحیح اور تحشیہ کے لیے زیرِ مطالعہ مقالہ میں پیش کی گئی تحقیقات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل امور کا خیال رکھا جائے:

۱۔ انگریزی خطباتِ اقبال میں آیاتِ مقدسہ کا متن شامل کیا جائے۔

۲۔ آیاتِ مقدسہ کے متن اور انگریزی ترجمہ میں جہاں کہیں فرق ہے اس کی نشاندہی کی جائے۔ انگریزی ترجمہ متن کے مطابق درست کر کے دیا جائے اور حواشی میں اس فرق اور تبدیلی کا ذکر کیا جائے۔

۳۔ ان خطبات کے اردو و دیگر زبانوں میں کیے گئے تراجم میں بھی آیاتِ مقدسہ کا متن دیا جائے۔ اس متن کے ساتھ انگریزی متن کا

اردو ترجمہ دیا جائے۔

۴۔ انگریزی خطبات میں جہاں کہیں انگریزی متن کی تصحیح کی گئی ہے وہاں اسی تصحیح شدہ متن کا ترجمہ دیا جائے اور حواشی میں ضروری امور کی نشاندہی کی جائے۔

علامہ اقبال کی اردو و انگریزی نثر کی تدوین کا کام بہت مشکل اور نہایت محنت طلب ہے۔ اسے سرانجام دینے کے لیے بہت زیادہ وسائل کی ضرورت ہے۔ اقبالیات سے وابستہ ایسے افراد اور ادارے جنھیں حکومت ضروری وسائل مہیا کر رہی ہے انھیں یہ کام ضرور سرانجام دینا چاہیے۔ اغلاط سے مبرا ''کلیات نثر اقبال اردو'' اور ''کلیات نثر اقبال انگریزی'' کی تدوین نہایت ضروری ہے۔ اس اہم علمی و ادبی کام کی ضرورت اور تقاضوں کے پیشِ نظر راقم الحروف نے اب تک مدون اور طبع ہونے والی نثر اقبال انگریزی کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لے کر دو کتابوں کی شکل میں مطالعات پیش کیے ہیں تاکہ اس مجرمانہ علمی و ادبی غفلت سے در آنے والی اغلاط کی تصحیح کی جا سکے اور معیاری نسخوں کی تدوین کے کام کو آگے بڑھایا جا سکے۔ زیر مطالعہ کتاب مذکورہ بالا موضوع پر لکھے گئے درج ذیل ریسرچ پیپرز پر مشتمل ہے جو کہ HEC کے مقررہ معیار کے مطابق معیاری قرار دیے گئے۔

اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم (تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

Turnitin Originality Report: Processed on 07-Aug-2019, 22:19 PKT, ID: 1158383858, Word Count: 4779, Similarity Index: 9%, Source 1: 1%

اقبال کے انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے ترجمے کا معیار (تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

Turnitin Originality Report: Processed on 08-Aug-2019, 18:24 PKT, ID: 1158607354, Word Count: 5797, Similarity Index: 5%, Source 1: 1%

خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے ترجمے کا معیار (تحقیقی وتنقیدی جائزہ)

Turnitin Originality Report: Processed on 15-Nov-2019, 17:43 PKT, ID: 1214397033, Word Count: 4072, Similarity Index: 5%, Source 1: 1%

خطباتِ اقبال کے اردو تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

Turnitin Originality Report: Processed on 26-Aug-2019, 18:43 PKT, ID: 1163617344, Word Count: 7518, Similarity Index: 6%, Source 1: 2%

محاکمہ: اقبال کا پہلا خطبہ_ علم اور مذہبی تجربہ

Turnitin Originality Report: Processed on 13-Nov-2019, 21:00 PKT, ID: 1213038038, Word Count: 7829, Similarity Index: 16%, Source 1: 2%

شہپرِ جبریل وروحِ جبریل

تمام ریسرچ پیپرز، درج ذیل ریسرچ جرنلز میں شائع ہو چکے ہیں:

نمبر	عنوان مقالہ	یونیورسٹی	مجلّہ
۱۔	اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم (تحقیقی وتنقیدی جائزہ)	GCUF	ضیائے تحقیق
	(جلد: ۹، شمارہ: ۱۸، سال: ۲۰۱۹ء، صفحات: ۱۵)		
۲۔	اقبال کے انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے ترجمے کا معیار (تحقیقی وتنقیدی جائزہ)	UOP	خیابان
	(شمارہ: ۴۱، سال: ۲۰۱۹ء، صفحات: ۱۹)		
۳۔	خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے ترجمے کا معیار (تحقیقی وتنقیدی جائزہ)	LGU	نورِ تحقیق

	(جلد:۴،شمارہ:۱۶،سال:۲۰۲۰ء،صفحات:۱۳)		
۴۔	خطباتِ اقبال کے اردو تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	LGU	نورِ تحقیق
۵۔	محاکمہ: اقبال کا پہلا خطبہ_ علم اور مذہبی تجربہ	GCUF	زبان وادب
	(شمارہ:۱۵،سال:۲۰۱۹ء،صفحات:۱۸)		
۶۔	شہپرِ جبریل وروحِ جبریل	GCUF	زبان وادب
	(شمارہ:۲۱،سال:۲۰۱۷ء،صفحات:۲۰)		

ان ریسرچ پیپرز میں میں علامہ محمد اقبال کی انگریزی نثر اور اس کے اردو تراجم پر مشتمل درج ذیل کتب میں قرآنی آیات کے ترجمے میں موجود اغلاط، ان کے بعض غلط حوالہ جات اور متن کی کتابت سے متعلق اغلاط کی نشاندہی کی گئی ہے اور قرآنِ حکیم کے دیگر مشہور انگریزی وارد وتراجم سے تقابل وموازنہ کے ساتھ اصلاحات تجویز کی گئی ہیں۔ قرآنی آیات کے متن اور ان کے انگریزی وارد وترجمے کے تقابلی مطالعہ میں جے ایم راڈویل کے انگریزی ترجمہ 'The Koran' اور اس کی مختلف اشاعتوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔

<u>English Books</u>

1. DISCOURSES OF IQBAL

Compiler & Editor	Publisher	Ed.	Year
Shahid Hussain Razzaqi	Iqbal Academy, Lahore	2nd	2003

2. LETTERS & WRITINGS OF IQBAL

Compiler & Editor	Publisher	Ed.	Year
B.A. Dar	Iqbal Academy, Lahore	2nd	1981

3. LETTERS OF IQBAL

Compiler & Editor	Publisher	Ed.	Year
B.A. Dar	Iqbal Academy, Lahore	3rd	2015

4. MEMENTOS OF IQBAL

Compiler & Editor	Publisher		Year
Dr. Rahim Bakhsh Shaheen	All-Pakistan Islamic Education Congress		

5. SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL

Compiler & Editor	Publisher	Ed.	Year
Latif Ahmed Sherwani	Iqbal Academy, Lahore	6th	2015

6. Stray Reflections

Compiler & Editor	Publisher	Ed.	Year
Dr. Javid Iqbal	Iqbal Academy, Lahore		2012

7. The Reconstruction of Religious Thought in Islam

Compiler & Editor	Publisher	Ed.	Year
	The Kapur Art Printing Press, Lahore	1st	1930
	Oxford University Press, London	1st	1934
Muhammad Saeed Sheikh	Iqbal Academy, Lahore	1st	1986
Muhammad Saeed Sheikh	Iqbal Academy, Lahore	3rd	2015
Muhammad Saeed Sheikh	Institute of Islamic Culture, Lahore	10th	2017

8. Thoughts and Reflections of IQBAL

Compiler & Editor	Publisher	Ed.	Year
Syed Abdul Vahid	Sh. Muhammad Ashraf, Lahore	2nd	1992

انگریزی نثر کا اردو ترجمہ

عنوانِ ترجمہ	مترجم	ناشر	بارِ اشاعت	سنِ اشاعت
علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات	اقبال احمد صدیقی	اقبال اکادمی پاکستان	دوم	۲۰۱۵ء

انگریزی خطباتِ اقبال کے اردو تراجم

عنوانِ ترجمہ	مترجم	ناشر	بارِ اشاعت	سنِ اشاعت
تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ	سید نذیر نیازی	بزمِ اقبال، لاہور	اول	۱۹۵۸ء
مذہبی افکار کی تعمیرِ نو	شریف کنجاہی	بزم اقبال لاہور	اول	۱۹۹۲ء
تفکیر دینی پر تجدیدِ نظر	ڈاکٹر محمد سمیع الحق	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلوی	اول	۱۹۹۴ء
تجدیدِ فکریاتِ اسلام	ڈاکٹر وحید عشرت	اقبال اکادمی پاکستان	اول	۲۰۰۲ء
اسلامی فکر کی نئی تشکیل	شہزاد احمد	مکتبہ خلیل، لاہور	اول	جنوری ۲۰۰۵ء
تجدیدِ تفکرِ اسلامی	پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان	اقبال اکیڈمی، لاہور	زیرِ طبع	

☆ The Koran

Translator	Compiler & Editor	Publisher	Ed.	Year
J.M. Rodwell		J.M. Dent & Sons, London	1st	1909
		J.M. Dent & Sons, London	Reprint	1929
	Jones, Alan	Everyman Library, UK, London		1994

نثرِ اقبال انگریزی اور اس کے اردو تراجم سے متعلق مندرجہ بالا کتب کے علاوہ، راقم الحروف نے علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کے تحقیقی، تنقیدی اور توضیحی مطالعہ سے متعلق درج ذیل کتب میں بھی خطبات میں منقول آیاتِ قرآنی کے انگریزی ترجمے کے ضمن میں شاملِ تحقیق رکھا ہے:

انگریزی خطباتِ اقبال کی تحقیقی، تنقیدی و توضیحی کتب

عنوانِ ترجمہ	محقق، نقاد، شارح	ناشر	بار	سنِ اشاعت
اقبال کا پہلا خطبہ علم اور مذہبی تجربہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان	اقبال اکیڈمی، لاہور	اول	۲۰۰۸ء
اقبال کا دوسرا خطبہ_ تحقیقی و توضیحی مطالعہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان	مثال پبلشرز، فیصل آباد	اول	۲۰۱۶ء
اقبال کا تیسرا خطبہ_ تحقیقی و توضیحی مطالعہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان	بزمِ اقبال	اول	۲۰۱۰ء
تسہیلِ خطباتِ اقبال	ڈاکٹر محمد ریاض و دیگر	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد	دوم	۱۹۹۷ء
تلخیص خطباتِ اقبال	ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	بزمِ اقبال	اول	۱۹۸۸ء
خطباتِ اقبال (تسہیل و تفہیم)	ڈاکٹر جاوید اقبال	سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور		۲۰۱۱ء
خطباتِ اقبال (چند فکری اور تفہیمی مسائل)	محمد شعیب آفریدی	ادارہ فکرِ جدید، لاہور	اول	۲۰۱۴ء
خطباتِ اقبال پر ایک نظر	مولانا سعید اکبر آبادی	اقبال اکیڈمی، لاہور	دوم	۱۹۸۷ء

عنوانِ ترجمہ	محقق، نقاد، شارح	ناشر	بار	سنِ اشاعت
خطباتِ اقبال پر ایک نظر	محمد شریف بقا	اسلامک پبلی کیشنز، لاہور	دوم	۱۹۷۸ء
خطباتِ اقبال نئے تناظر میں	محمد سہیل عمر	اقبال اکیڈمی، لاہور	چہارم	۲۰۱۸ء
خطباتِ اقبال میں قرآنی حوالے اور مباحث	مسعود احمد خان	اظہار سنز، لاہور	اول	۲۰۱۵ء
فکرِ اسلامی کی تشکیلِ نو	پروفیسر محمد عثمان	سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور		۲۰۱۱ء
فلسفہِ اقبال خطبات کی روشنی میں	سید وحید الدین	نذیر سنز پبلشرز، لاہور		۱۹۸۹ء
مباحث خطباتِ اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد عارف خان	جہلم بک کارنر	اول	۲۰۱۹ء
معارفِ خطباتِ اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان	نشریات، ۴۰، اردو بازار، لاہور	دوم	۲۰۱۴ء

اقبال کی انگریزی نثر، اس کے اردو تراجم اور توضیحی کتب میں قرآنِ حکیم کی آیات کے ترجمے میں موجود اغلاط کی نشاندہی کے لیے راقم الحروف نے قدرے مفصل کتاب ''اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (جلد دوم)'' بھی تحریر کی ہے جس کے مطالعہ سے اس موضوع کے بارے میں مزید معلومات اور آگہی حاصل کی جاسکتی ہے۔

طالبِ دعا
محمود علی انجم

فہرست

غرض و غایتِ تصنیف	04
اظہارِ تشکر	05
انتساب	06
پیش لفظ	07
اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم تحقیقی و تنقیدی جائزہ	13
اقبال کے انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے ترجمے کا معیار	27
خطباتِ اقبال کے اردو تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ	45
خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے ترجمے کا معیار (تحقیقی و تنقیدی جائزہ)	66
محاکمہ: اقبال کا پہلا خطبہ: علم اور مذہبی تجربہ	82
شہپرِ جبریل و روحِ جبریل	103

اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم[1]
(تحقیقی و تنقیدی جائزہ)

Abstract:
"Several collections of English and Urdu prose of Allama Iqbal have been edited and printed since 1930. Their deep study shows that these collections have not been edited and annotated carefully. Even verses of the Holy Quran, their English and Urdu translation and references are not quoted with 100% accuracy. These collections need editing and correction. It is dire need of time to edit and print standard copies of "Kuliyat a Iqbal English Prose" and "Kuliyat a Iqbal Urdu Prose" as early as it is possible."
Keywords:
Translations of the Holy Quran, "Speeches, Writings & Statements of Iqbal", "Allama Muhammad Iqbal", "George Sale", "J. M. Rodwell", "Marmaduke Pickthall", "Yusuf Ali"

فکرِ اقبال کی تفہیم میں ان کے اردو و فارسی کلام کے علاوہ ان کی اردو و انگریزی نثر کو بھی بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ان کی اردو و انگریزی نثر میں ان کی تقاریر، تحاریر، بیانات، مکاتیب، شذرات، ملفوظات، دیباچے، پیغامات، وغیرہ شامل ہیں جن کے متعدد مجموعے مرتب ہو کر طبع ہو چکے ہیں۔

علامہ اقبال کے تمام افکار و تصورات کا محور و مرکز قرآن حکیم ہے۔ فرقہ وارانہ تعصب سے بالاتر قرآن فہمی کے بغیر فکرِ اقبال کی کماحقہ' تفہیم ممکن نہیں۔ قرآن فہمی کے لیے، قرآن حکیم کے حوالے سے ان کے متون کا مطالعہ اور ان پر غور و فکر کرنا ہو گا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ان کی تاحال طبع شدہ چند ایک معیاری کتب میں بھی کئی مقامات پر قرآنی آیات کے متون اور ان کے انگریزی ترجمہ میں بے ترتیبی پائی جاتی ہے اور اغلاط بھی نظر آتی ہیں جو کہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ ان کتب کی تدوین کا فریضہ احسن طور پر سرانجام نہیں دیا گیا۔

۱۹۴۴ء کو علامہ محمد اقبال کی تقریروں اور بیانات پر مشتمل انگریزی مجموعہ مرتبہ لطیف احمد شیروانی، المنار اکیڈمی' لاہور سے شائع ہوا۔ ۱۹۴۸ء میں چند اضافوں کے ساتھ یہ کتاب دوبارہ شائع ہوئی اور پروف خوانی صحیح طریقے سے نہ ہو سکنے کی وجہ سے اس

[1] یہ ریسرچ پیپر شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد کے ایچ ای سی سے منظور شدہ مجلے، ضیائے تحقیق، جلد ۹، شمارہ ۱۸، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۹ء کے صفحات ۱ تا ۱۵ پر شائع ہوا۔

میں چند اغلاط کی تصحیح نہ ہو سکی اور وہ جوں کی توں چھپ گئیں۔ ۱۹۷۷ء تک اس اغلاط زدہ متن کے متعدد ایڈیشن منظرِ عام پر آتے رہے۔ ۱۹۷۷ء کو اقبال صدی کے موقع پر ۱۹۴۴ء کے ایڈیشن کی تصحیح اور اس میں اقبال کی دریافت شدہ نثری تحریروں کے اضافے کے بعد اقبال اکیڈمی سے اس کا نیا ایڈیشن شائع ہوا۔ نئے ایڈیشن کی تصحیح اور تدوینِ نو کا کام لطیف احمد شیروانی نے از خود سرانجام دیا اور ذیلی حاشیوں کے ذریعے اس امر کی وضاحت کر دی کہ متعلقہ مواد پر کس ذریعہ سے دوبارہ نظر ڈالی گئی یا اسے لیا گیا۔

۱۹۷۷ء کی طباعت میں معمولی غلطیوں کے علاوہ بہت سی بڑی اغلاط بھی نظر آتی ہیں۔ اس میں بعض مقامات پر قرآنی آیات کا دیا گیا ترجمہ درست نہیں ہے۔ ان کے حوالہ جات بھی درست نہیں۔ اس کتاب کے علاوہ علامہ اقبال کی انگریزی نثر پر مشتمل دیگر کتب میں بھی کم و بیش یہی صورتِ حال ہے۔ راقم الحروف کا یہ مقالہ لکھنے کا بنیادی مقصد اقبال کی انگریزی نثر پر مشتمل زیرِ تبصرہ کتاب "Speeches, Writings & Statements of Iqbal" میں قرآنی آیات کے ترجمہ اور ان کے حوالہ جات سے متعلق اغلاط کی نشاندہی کرنا اور ان کی اصلاح تجویز کرنا ہے۔(1)

زیرِ تبصرہ کتاب میں شامل درج ذیل ایک خطبے، چار تحریروں اور ایک بیان میں کم و بیش ۴۰ آیاتِ مقدسہ اور ان کے حواشی میں ۵ آیاتِ مقدسہ کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ قرآنی آیات کے اس مشمولہ انگریزی ترجمہ میں کئی مقامات پر کچھ کمی بیشی نظر آتی ہے۔

1. "Presidential Address Delivered at the Annual Session of the All-India Muslim League", 29th December 1930, (Page # 3...29)
2. "Islam as a Moral and Political Ideal (1909)", (Page # 97-117)
3. "A Plea for Deeper Study of the Muslim Scientists", April 1929, (Page # 168-178)
4. "Corporeal Resurrection", Sept. 1932, (Page # 188-192)
5. "Islam and Ahmadism", 1936, (Page # 214-239)
6. "Statement on Islam and Nationalism in Reply to a Statement of Maulana Hussain Ahmad", Published in the Ehsan on 9th March,1938. (Page # 300-313)

مذکورہ خطبے، تحریروں اور بیانات کا تعلق اپریل ۱۹۰۹ء تا ۹ مارچ ۱۹۳۸ء کے دورانیے سے ہے۔ ان میں سے علامہ اقبال کا انگریزی کا مقالہ "Islam as a Moral and Political Ideal" (اسلام بحیثیت ایک اخلاقی اور سیاسی تصور) اپریل ۱۹۰۹ء کو لاہور سے شائع ہونے والے اخبار "Observer" میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ مقالہ الٰہ آباد کے اخبار "Hindustan Review" (ہندوستان ریویو) کے جولائی اور دسمبر کے شماروں میں شائع ہوا تھا۔ یہ مقالہ قریباً ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۱۲ آیاتِ مقدسہ کے انگریزی تراجم دیے گئے ہیں۔ ایک آیت "البقرہ(2)177" جارج سیل (George Sale) کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔ دو آیات "النحل(16)125" اور "آلِ عمران(3)20" راڈویل (Rodwell) کے انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہیں۔ اس مقالہ میں شامل دیگر نو آیاتِ مقدسہ کے ترجمہ کی نشاندہی نہیں ہو سکی کہ یہ ترجمہ علامہ اقبال نے خود کیا یا کسی اور کا ترجمہ دیا ہے۔ ایک ہی مقالے میں آیات کے ترجمہ میں اس رنگارنگی اور عدم یکسانیت کی وجہ ناقابلِ فہم ہے۔

کتاب میں شامل انگریزی مقالہ "A Plea for Deeper Study of the Muslim Scientists" (مسلم سائنس دانوں کے عمیق مطالعے کی ضرورت) قریباً دس صفحات (صفحہ ۱۶۸ تا ۱۷۷) پر مشتمل ہے۔ یہ مقالہ اپریل ۱۹۲۹ء کو مجلہ "Islamic Culture" (اسلامک کلچر) حیدر آباد دکن کے صفحات ۲۰۱ تا ۲۰۹ پر شائع ہوا تھا۔ اس میں تین آیاتِ مقدسہ "المجادلہ(58)7"، "یونس(10)61" اور "ق(50)16" کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ Rodwell کا ہے۔[(2)]

اس کتاب کا اردو ترجمہ "علامہ اقبال: تقریریں، تحریریں اور بیانات" کے عنوان سے اقبال اکادمی پاکستان نے ۱۹۹۹ء میں شائع کیا اور ۲۰۱۵ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ اس کے مترجم معروف صحافی 'اقبال احمد صدیقی' ہیں۔ علامہ اقبال کی انگریزی نثر کا اردو میں ترجمہ کرتے وقت قرآنی آیات کے انگریزی تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ نہیں لیا گیا جس وجہ سے قرآنی آیات کے انگریزی ترجمہ میں موجود علمی و ادبی اور حوالہ جاتی اغلاط کی و بیشی اور بعض مقامات پر اضافہ کے ساتھ ترجمہ میں بھی آ گئی ہیں۔ موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآنی آیات کے اردو تراجم کو بھی شاملِ تحقیق کیا گیا ہے۔

ذوقِ مطالعہ اور ذوقِ تحقیق رکھنے والے قارئین کی سہولت اور تدوینِ نو کے عمل کو سہل بنانے کے لیے زیرِ تبصرہ کتاب میں آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے انگریزی تراجم کی چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔ موازنہ کے لیے سب سے پہلے عربی متن اور 'عرفان القرآن' سے اس کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد کتاب میں دیا گیا انگریزی ترجمہ اور اس کتاب کے اردو ترجمہ میں منقول اِس آیتِ مقدسہ کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس کے بعد تبصرہ پیش کیا گیا ہے۔ اگر کتاب میں انگریزی ترجمہ کچھ تبدیلی کے ساتھ دیا گیا ہے تو اصل ترجمہ دے کر تبدیلیوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

" قُلۡ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ تَعَالَوۡا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اَلَّا نَعۡبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشۡرِكَ بِهٖ شَيۡـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعۡضُنَا بَعۡضًا اَرۡبَابًا مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُوۡلُوا اشۡهَدُوۡا بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ۝"

" آپ فرما دیں: اے اہلِ کتاب! تم اس بات کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے، (وہ یہ) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہیں بنائے گا، پھر اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دو کہ گواہ ہو جاؤ کہ ہم تو اللہ کے تابع فرمان (مسلمان) ہیں۔"[(3)]

<u>Translation Given in the Book</u>

"O people of the Book! Come, let us join together on the 'word' (Unity of God), that is common to us all." [(4)]

<u>اردو ترجمہ از اقبال احمد صدیقی</u>

" اے اہلِ کتاب، آئیں ہم اللہ تعالیٰ کی توحید پر متفق ہو جائیں جو ہم سب کے درمیان مشترک ہے۔"[(5)]

کتاب میں سورہ آلِ عمران کی آیت 64 کا کچھ ابتدائی حصہ بغیر حوالہ کے دیا گیا ہے۔ دیا گیا انگریزی و اردو ترجمہ عربی متن کے مطابق نہیں ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک اس کا انگریزی و اردو ترجمہ کچھ تبدیلی کے ساتھ یوں ہونا چاہیے:

"O people of the Book! Come, let us join together on the 'word' (Unity of God), that is common between us and you."

" اے اہلِ کتاب! تم اس بات (توحیدِ باری تعالیٰ) کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔"

" يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَيۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ‌ۚ لَا يَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَيۡتُمۡ‌ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‏o"

"اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو، تمہیں کوئی گمراہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر تم ہدایت یافتہ ہو چکے ہو، تم سب کو اللہ ہی کی طرف پلٹنا ہے، پھر وہ تمہیں ان کاموں سے خبردار فرمادے گا جو تم کرتے رہے تھے۔"[6]

<u>Translation Given in the Book</u>

"Hold fast to yourself; no one who erreth can hurt you, provided you are well guided. (5:104)" [7]

<u>اردو ترجمہ از اقبال احمد صدیقی</u>

" خود کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ کوئی شخص جو غلطی کا مرتکب ہو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا بشرطیکہ تمہاری اچھی طرح رہنمائی کی جا رہی ہو۔(5:104)"[8]

انگریزی کتاب اور اس کے اردو ترجمہ میں دیا گیا حوالہ "5:104" درست نہیں ہے۔ درست حوالہ المائدہ(5)105 ہے۔ انگریزی و اردو ترجمہ میں ہدایت کا تصور صحیح طور پر واضح نہیں کیا گیا۔ فلاح پانے کے لیے ضروری ہے کہ درست رہنمائی ملے اور اس پر صحیح طور پر عمل کیا جائے۔ بلاشک و شبہ قرآن حکیم کتابِ ہدایت ہے۔ تاہم، ہدایت پانے اور اہلِ شر کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اس پر صدق و خلوص سے عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ ہدایت و فلاح اور حفظ و امان و سلامتی کے اس تصور کے تحت ،راقم الحروف کے نزدیک آیتِ مقدسہ کے منتخبہ حصے کا درج ذیل اردو و انگریزی ترجمہ زیادہ موزوں ہے:

"(O believers,) upon you is [responsibility for] yourselves. Those who have gone astray cannot harm you if you truly follow the right guidance".

"اے ایمان والو تم پر لازم ہے کہ تم اپنی جانوں کی فکر کرو۔ اگر تم راہِ ہدایت پر صحیح طور پر چلتے رہے تو وہ لوگ جو گمراہ ہو چکے ہیں تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔"

" تِلۡكَ الدَّارُ الۡاٰخِرَةُ نَجۡعَلُهَا لِلَّذِيۡنَ لَا يُرِيۡدُوۡنَ عُلُوًّا فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فَسَادًا‌ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ‏o"

"(یہ) وہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے ایسے لوگوں کے لیے بنایا ہے جو نہ (تو) زمین میں سرکشی و تکبر چاہتے ہیں اور نہ فساد انگیزی، اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لیے ہے۔"[9]

<u>Translation Given in the Book</u>

"That is the home in the next world which We build for those who do not mean rebellion and disturbance in the earth, and the end is for those who fear God". [10]

<u>ترجمہ از اقبال احمد صدیقی</u>

"وہ گھر ہے دوسری دنیا میں جسے ہم بنائیں گے ان کے لئے جنہیں زمین پر بغاوت اور فتنہ و فساد برپا کرنے سے غرض نہیں ہوتی اور یہ خاتمہ ان کے لیے ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔"[11]

کتاب میں حوالہ نہیں دیا گیا۔ درست حوالہ "القصص28(83)" ہے۔ 'بنایا ہے' کا ترجمہ فعل حال کے بجائے فعل حال مکمل میں

ہونا چاہیے۔ یہاں فعل 'build' کے بجائے 'have built' آنا چاہیے۔ اگر یہاں انگریزی ترجمہ درست بھی تصور کر لیا جائے تو اردو میں اس کا ترجمہ 'بناتے ہیں' ہونا چاہیے تھا نہ کہ 'بنائیں گے'۔ لفظ 'بنائیں' کی املا (بنایں) بھی درست نہیں ہے۔ اس لحاظ سے آیت مقدسہ کے متن کے مطابق انگریزی و اردو ترجمہ، دونوں ہی اصلاح طلب ہیں۔ راقم الحروف کے مطابق اردو ترجمہ یوں ہونا چاہیے:

"(یہ) وہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے ایسے لوگوں کے لیے بنایا ہے جو زمین میں سرکشی اور فساد انگیزی نہیں چاہتے اور نیک انجام ان کے لیے ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔"

" وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ o"

"اور بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ہم اُن وسوسوں کو (بھی) جانتے ہیں جو اس کا نفس (اس کے دل و دماغ میں) ڈالتا ہے۔ اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔"(12)

Translation Given in the Book

"We created man; and We know what his soul whispereth to him, and We are closer to him than his neck-vein. (50:15)" (13)

ترجمہ از اقبال احمد صدیقی

"اور ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں۔ (۱۶۔۵۰)"(14)

انگریزی کتاب میں سورہ ق کی آیت 16 کا دیا گیا حوالہ (50:15) درست نہیں۔ اردو ترجمہ میں دیا گیا حوالہ "50:16" درست ہے۔ انگریزی ترجمہ راڈویل کا ہے۔ وَلَقَدْ (بے شک) کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ انگریزی ترجمہ کے شروع میں الفاظ 'No doubt' اور اردو ترجمہ کے شروع میں لفظ 'بے شک' کا اضافہ کرنا چاہیے۔ انگریزی میں لفظ 'نفس' کا ترجمہ 'soul' اور اردو میں اس کا ترجمہ 'دل' کیا گیا ہے۔ قرآنی اصطلاح میں دل، روح اور نفس، انسانی شخصیت کے مختلف پہلو یا حصے ہیں۔ قرآنی آیات کی رو سے نفسِ امارہ برائی کا اور نفسِ لوامہ اچھائی کا حکم دیتا ہے۔ جب برائی کے جذبہ پر اچھائی غالب آ جائے اور نفسِ امارہ کی سرکشی جاتی رہے تو ایسے نفس کو نفسِ مطمئنہ کہتے ہیں۔ نفسِ امارہ کا سورہ یوسف (12) کی آیت 53، نفسِ لوامہ کا سورہ قیامہ (75) کی آیت 2 اور نفسِ مطمئنہ کا سورہ فجر (89) کی آیت 27 میں ذکر آیا ہے۔ انسان کے جسم (body) میں روح (soul) داخل ہونے سے نفسِ انسانی وجود میں آتا ہے۔ جسمانی لحاظ سے نظامِ دورانِ خون میں کلیدی کردار ادا کرنے والے عضو کو قلب یا دل کہتے ہیں۔ روح کا وہ مرکزی حصہ یا عضو جو خیالات و الہامات کا مرکز ہے، اسے بھی قلب یا دل کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے انگریزی میں 'نفس' کا ترجمہ 'person' اور اردو میں اس کا ترجمہ 'نفس' ہونا چاہیے۔ جو مترجمین نفس، دل اور روح کے اس فرق سے آگاہ نہیں ہوتے وہ درست ترجمہ نہیں کر پاتے۔

" اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ o بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ o"

"کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو (جو مرنے کے بعد ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گی) ہرگز اِکٹھا نہ کریں گے۔ کیوں

نہیں! ہم تو اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اُس کی اُنگلیوں کے ایک ایک جوڑ اور پوروں تک کو درست کر دیں۔"[15]

Translation Given in the Book

"Does man think that We will not bring together his bones? Yea. We are powerful that We should complete all his limbs. (75:3-4)" [16]

ترجمہ از اقبال احمد صدیقی

"کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے۔ ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں۔ (۷۵۔۳۔۴)"[17]

کتاب میں سورہ القیامہ (75) کی آیات 3 تا 4 کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس لیے وہاں دیا گیا حوالہ "75:3-4" درست ہے۔ آیت 4 کا ترجمہ درست نہیں ہے۔ بَنَانَهٗ کا مطلب ہے 'انگلیوں کے پور' (finger tips) جبکہ اس کا ترجمہ 'limbs' کیا گیا ہے جس کا مطلب بازو اور ٹانگیں ہے۔ دیگر مشہور مترجمین نے اس کا ترجمہ درست کیا ہے۔ موازنہ کے لیے یوسف علی اور ادارہ صحیح انٹر نیشنل کے تراجم ملاحظہ فرمائیں۔ ان کے تراجم متن کے مطابق اور درست ہے۔

Translation by Yusuf Ali

"Does man think that We cannot assemble his bones? Nay, We are able to put together in perfect order the very tips of his fingers ". [18]

Sahih International

"Does man think that We will not assemble his bones? Yes. [We are] Able [even] to proportion his fingertips." [19]

" وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَامِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّاo اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًاo "

"اور انسان کہتا ہے کیا جب میں مر جاؤں گا تو عنقریب زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ o کیا انسان یہ بات یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اس سے پہلے (بھی) اسے پیدا کیا تھا جب کہ وہ کوئی چیز ہی نہ تھا۔"[20]

Translation Given in the Book

"And man says: What! When I have died, shall I be raised to life again? Does not man consider that We created him before while he was nothing? (19:66-67)" [21]

"اور (کافر) انسان کہتا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو کیا زندہ کر کے نکالا جاؤں گا کیا (ایسا) انسان یاد نہیں کرتا کہ ہم نے اس کو پہلے بھی تو پیدا کیا تھا۔ اور وہ کچھ چیز بھی نہ تھا۔"[22]

کتاب میں سورۂ مریم کی آیات 66 تا 67 کا ترجمہ دیا گیا ہے اور دیا گیا حوالہ "19:66-67" درست ہے۔ آیت مقدسہ کے ابتدائی حصے کا انگریزی ترجمہ درست نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ 'When I have died' کے بجائے 'When I am dead' ہونا چاہیے۔ اردو ترجمہ کافی حد تک درست ہے۔ اس میں لفظ 'while' کا ترجمہ 'اور' کے بجائے 'جبکہ' آنا چاہیے۔

" حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِo لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ o "

یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجائے گی (تو) وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے (دنیا میں) واپس بھیج دےo تاکہ میں اس (دنیا) میں کچھ نیک عمل کر لوں جسے میں چھوڑ آیا ہوں۔ ہرگز نہیں، یہ وہ بات ہے جسے وہ (بطورِ حسرت) کہہ رہا ہوگا، اور ان کے آگے اس دن تک ایک پردہ (حائل) ہے (جس دن) وہ (قبروں سے) اٹھائے جائیں گےo (23)

Translation Given in the Book

"When death overtakes any one of them, he says, my Lord! Send me back (to the world) so that I may do good in what I have left behind. Never! In front of him there is a barrier till the day of resurrection. (23:99-101)" (24)

ترجمہ از اقبال احمد صدیقی

"یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے پاس موت آجائے گی تو کہے گا پروردگار! مجھے پھر دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک کام کروں۔ ہرگز نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ وہ اسے زبان سے کہہ رہا ہو گا اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہو گا اور ان کے پیچھے برزخ ہے (جہاں) وہ اس دن تک کہ (دوبارہ اٹھائے جائیں گے)۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ان میں قرابتیں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیں گے۔(۱۰۱۔۹۹۔۲۳)"(25)

انگریزی کتاب میں دیا گیا حوالہ "23:99-101" درست نہیں ہے۔ درست حوالہ المومنون (23)99 تا 100 ہے۔ آیت 100 کا انگریزی ترجمہ نامکمل ہے۔ "اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا" کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ اس کا ترجمہ ہے۔ "It is but a word he says" "یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہتا ہے"۔ اردو مترجم نے انگریزی متن کے بجائے حوالہ پیشِ نظر رکھتے ہوئے آیات 99 تا 100 کے بجائے آیات 99 تا 101 کا ترجمہ دیا ہے۔ انہوں نے "اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا" کا ترجمہ بھی دیا ہے۔ جس کا ابتدائی حصہ عربی متن کے لحاظ سے درست ہے مگر بعد کا حصہ 'اور اس کے ساتھ عمل نہیں ہو گا' متن سے زائد ہے۔

صفحہ 218 پر قرآن حکیم کے حوالے سے لکھا گیا ہے:

"Do not seek out the shortcomings of others and carry not tales against your brethren." (26)

اردو ترجمہ از اقبال احمد صدیقی

"دوسروں کی کوتاہیوں کا کھوج مت لگاؤ اور اپنے بھائیوں کے بارے میں کہانیاں نہ پھیلاؤ۔"(27)

بہت زیادہ کوشش کے باوجود دیے گئے ترجمہ سے متعلقہ آیت کی نشاندہی نہیں ہو سکی۔ راقم الحروف کے خیال میں دیا گیا متن دراصل سورۂ حجرات (49) کی آیات 11 تا 12 سے اخذ شدہ مفہوم پر مشتمل ہے۔

انگریزی کتاب کے صفحات 307 تا 309 پر آیات "یوسف (12)37"، "الاعراف (7)127"، "النساء (4)125" اور "البقرہ (2)127 تا 128" کے منتخبہ حصوں کا عربی متن بغیر اعراب اور حوالہ جات کے دیا گیا ہے۔ سورۂ یوسف (12) کی آیت کے متن میں لفظ "مِلَّة" کے بجائے "ملہ" اور سورۂ بقرہ (2) کی آیات 127 تا 128 کے متن میں لفظ "مُسْلِمَة" کے بجائے "مسلمہ" دیا گیا ہے۔ اردو ترجمہ کے صفحات ۳۴۶ تا ۳۴۸ پر مندرجہ بالا آیات کے دیے گئے متن میں مزید اغلاط نظر آتی ہیں۔

انگریزی کتاب کے مدوّن نے صفحات 307 تا309 پر دی گئی آیات "الاعراف (7)127"، "النساء (4)125"، "یوسف (12)37" اور "البقرہ (2)127 تا128" کے منتخبہ حصوں کے حاشیہ میں انگریزی ترجمہ اور حوالہ جات بھی دیے ہیں مگر فاضل مترجم نے اول تا آخر تمام حواشی کا ترجمہ نہیں دیا۔ آیاتِ مقدسہ کے ترجمہ کے علاوہ انہوں نے کہیں بھی فارسی اشعار کا ترجمہ بھی نہیں دیا۔ اردو ترجمہ میں صحتِ متن کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔

مندرجہ بالا مطالعہ کے مطابق، علامہ اقبال کی انگریزی نثر پر مشتمل کتاب میں آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے ۱۷ حوالہ جات میں سے ۷ حوالہ جات غلط ہیں جبکہ ۱۰ حوالہ جات درست ہیں۔ بارہ مقامات پر آیاتِ مقدسہ کا انگریزی ترجمہ بغیر حوالہ جات کے دیا گیا ہے۔ انگریزی ترجمہ میں اس امر کی نشاندہی نہیں کی گئی کہ یہ ترجمہ علامہ اقبال نے خود کیا ہے یا کسی انگریزی ترجمہ سے نقل کیا ہے۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق صفحہ ۱۰۴ پر سورۂ بقرہ کی آیت 127 کا دیا گیا انگریزی ترجمہ George Sale کا ہے۔ اصل ترجمہ چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ دیا گیا ہے۔ اسی طرح صفحہ ۱۱۱ پر آیات "النحل (16)125" اور "آلِ عمران (3)20" اور صفحہ ۱۴۷ پر آیات "المجادلہ (58)7"، "ق (50)16" اور "یونس (10)61" کا انگریزی ترجمہ J. M. Rodwell کا ہے۔ صفحہ ۳۰۷ پر آیت "النساء (4)125"، صفحہ ۳۰۸ پر آیات "الاعراف (7)127" اور "یوسف (12)37" اور صفحہ ۳۰۹ پر سورہ بقرہ کی آیات 127 تا128 کا بغیر اعراب کے عربی متن دیا گیا ہے۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق حاشیہ میں ان آیاتِ مقدسہ کا دیا گیا انگریزی ترجمہ Marmaduke Pickthall کا ہے مگر کتاب میں اس امر کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ آیت "یوسف (12)37" کے ترجمہ میں کچھ ترمیم و تبدیلی بھی کی گئی ہے مگر اس تبدیلی کا ذکر تو ایک طرف رہا اصل ماخذ و مترجم کا حوالہ بھی نہیں دیا گیا۔

تمام مقامات پر دیے گئے انگریزی ترجمہ میں آیت نمبر یا علامتِ وقف دے کر مختلف آیات کے ترجمہ میں فرق قائم نہیں کیا گیا۔ بعض آیات کے ابتدائی، آخری یا درمیانی حصہ سے منتخبہ متن کا ترجمہ دیا گیا ہے اور عربی متن کے ساتھ موازنہ سے ہی اس امر کا تعین ہو سکتا ہے۔ چونکہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ عربی متن نہیں دیا گیا اس لیے ضروری تھا کہ ترجمہ کے شروع یا آخری میں حذف کا نشان (...) دے کر اس امر کی نشاندہی کر دی جاتی۔ بعض مقامات پر دیا گیا ترجمہ نامکمل اور اصل متن سے مختلف ہے۔ صفحہ 218 پر قرآن حکیم کے حوالے سے دیے گئے انگریزی ترجمہ کے مطابق متعلقہ آیتِ مقدسہ کی نشاندہی نہیں ہو سکی۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق دیا گیا انگریزی ترجمہ سورہ الحجرات (49) کی آیات 11 تا12 کے مفہوم پر مشتمل ہے اور اسے غلطی سے کسی آیتِ مقدسہ کا ترجمہ سمجھ لیا گیا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب کا ترجمہ کرتے وقت بھی کتاب کے صحتِ متن کو نہیں پرکھا گیا اور کم و بیش تمام اغلاط اس کے ترجمہ "علامہ اقبال: تقریریں، تحریریں اور بیانات" میں بھی آگئی ہیں۔ بلکہ ترجمہ میں قرآنی آیات کے ترجمہ کے علاوہ مزید کچھ اغلاط کا اضافہ نظر آتا ہے۔ مثلاً ترجمہ کی فہرست مندرجات میں صفحہ ۸ پر سیریل نمبر ۲۵ کے تحت ۱۹ ستمبر ۱۹۳۳ء کے بجائے ۱۹/ اکتوبر ۱۹۳۳ء اور سیریل نمبر ۲۰ کے تحت ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء کے بجائے ۱۹ جون ۱۹۳۴ء کی تاریخ دی گئی ہے۔ ترجمہ میں انگریزی کتاب کے INDEX کے مطابق اشاریہ بھی نہیں دیا گیا۔[28]

اردو ترجمہ میں حوالہ جات بھی یکساں ترتیب سے نہیں دیے گئے۔ صفحہ نمبر ۴۵ پر حوالہ ۵:۱۰۴ میں سورہ نمبر بائیں طرف دیا گیا ہے۔ صفحہ نمبر ۱۲۳ اور ۱۲۴ پر حوالہ ۲:۱۷۷ میں سورہ نمبر دائیں طرف دیا گیا ہے۔ صفحہ نمبر ۲۱۶ پر سورہ نمبر کے بغیر صرف آیات کے نمبر ۴۸۔۴۷ دیے گئے ہیں۔ کتاب میں کئی آیاتِ مقدسہ کا عربی متن بغیر اعراب وترجمہ کے دیا گیا ہے۔ فارسی اشعار درست املا سے نہیں دیے گئے۔ ان کا انگریزی واردو ترجمہ بھی نہیں دیا گیا۔

علامہ اقبال (۹ نومبر ۱۸۷۷ء۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء) کے سنِ وفات تک قرآن حکیم کے درج ذیل نو انگریزی تراجم شائع ہو چکے تھے۔ ان میں سے چار تراجم غیر مسلم، انگریز مستشرقین (الیگزینڈر روس، جارج سیل، جان میڈوز راڈویل، ایڈورڈ ہنری پالمر) کے ہیں۔ تین تراجم مسلم سکالرز (عبد الحکیم خان، مرزا ابو الفضل، مرزا حیرت دہلوی) کے اور دو تراجم قادیانی سکالرز (محمد علی، غلام سرور) کے ہیں۔

مندرجہ بالا تراجم میں سے عبد الحکیم خان اور مرزا حیرت دہلوی کے تراجم تک راقم الحروف کی رسائی نہیں ہو سکی۔ اس کے علاوہ مندرجہ بالا تمام تراجم اور عصرِ حاضر تک شائع ہونے والے زیادہ تر مشہور تراجم کی مدد سے راقم الحروف نے تصانیفِ اقبال میں آیاتِ مقدسہ کے انگریزی تراجم کے مآخذ کا کھوج لگانے اور ان کا معیار پرکھنے کی کوشش کی اور جو شواہد ملے وہ سپردِ قلم کیے ہیں۔

مسلم سکالرز اور قادیانی سکالرز کے انگریزی تراجم کا علمی وادبی معیار زیادہ اچھا نہیں ہے۔ غیر مسلم مستشرقین کے تراجم کا لسانی معیار تو اچھا ہے مگر انہوں نے حواشی کی مدد سے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا اور قرآن فہمی میں رکاوٹیں حائل کی ہیں۔[29]

علامہ اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی تراجم کے تحقیقی وتنقیدی مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انگریز سکالر راڈویل کا انگریزی ترجمہِ قرآن بیسویں صدی کے پہلے عشرے سے علامہ اقبال کے زیرِ استعمال تھا۔ کسی مسلم سکالر کا معتبر ترجمہ میسر نہ آنے کی وجہ سے علامہ نے زیادہ تر راڈویل کے ترجمہ پر اور چند ایک آیات کے ترجمہ کے لیے جارج سیل کے ترجمہ پر انحصار کیا۔

علامہ اقبال کے مشہورِ زمانہ انگریزی خطبات "Reconstruction of Religious Thought in Islam" میں بھی بہت سی قرآنی آیات کے انگریزی تراجم دیے گئے ہیں۔ یہ سب تراجم انگریز مستشرق جان میڈوز راڈویل (John Medows Rodwell) کے ہیں مگر ان کے مدون محمد سعید شیخ، تصانیفِ اقبال کے محقق پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اور ان خطبات کے مترجمین نے ان قرآنی آیات کے تراجم، ان کے حوالہ جات اور ان کی صحتِ متن کے بارے میں کوئی نشاندہی نہیں کی۔

راڈویل اور جارج سیل کی اسلام دشمنی کے پیشِ نظر ضروری تھا کہ اُن کے تراجمِ قرآن سے استفادہ کرتے وقت انہیں پرکھ لیا جاتا اور عربی متن کے لحاظ سے ترجمہ میں کہیں فرق نظر آتا تو اس کی نشاندہی کر کے درست ترجمہ دے دیا جاتا مگر زیرِ تبصرہ کتاب "Speeches, Writings & Statements of Iqbal" اور انگریزی خطبات "Reconstruction of Religious Thought in Islam" میں دیے گئے انگریزی تراجم اور ان کے حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ضمن میں خاطر خواہ احتیاط نہیں کی گئی۔

زیرِ تبصرہ کتاب کے بالترتیب ۱۹۴۴ء، ۱۹۴۸ء، ۱۹۷۷ء، ۱۹۹۵ء، ۲۰۰۹ء، اور ۲۰۱۵ء میں چھ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اس

کتاب کا اردو ترجمہ "علامہ اقبال: تقریریں، تحریریں اور بیانات" ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا اور ۲۰۱۵ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ۔ زیرِ تبصرہ کتاب (۱۹۴۴ء تا ۲۰۱۵ء تک) قریباً ۷۱ سال کا اور اس کا اردو ترجمہ (۱۹۹۹ء تا ۲۰۱۵ء تک) قریباً ۱۶ سال کا علمی و ادبی سفر طے کر چکے ہیں۔

اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود ان کتابوں میں موجود قرآن حکیم سے متعلقہ متنی و حوالہ جاتی اغلاط کی نشاندہی و تصحیح نہیں ہو سکی۔ ان مذکورہ اغلاط اور چند ایک بیان کردہ دیگر اصلاح طلب امور کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ زیرِ تبصرہ کتاب اور اس کے ترجمہ کا محنت، خلوص اور توجہ سے جائزہ لے کر ان کی تصحیح اور تدوینِ نو کا فریضہ سرانجام دیا جائے اور ان کتب کو نقل در نقل پر مبنی اغلاط سے پاک کر کے مفادِ عامہ میں شائع کیا جائے۔

تصانیفِ اقبال اور ان کے تراجم کے ناشرین خصوصاً اقبال اکیڈمی، بزمِ اقبال اور ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کے ڈائریکٹر حضرات سے التماس ہے کہ ان تصانیف و تراجم میں دیے گئے قرآنی آیات کے انگریزی تراجم کو قرآن حکیم کے متن کے مطابق درست کر کے، اصل متن، ترجمہ اور درست حوالہ جات کے ساتھ دوبارہ شائع کریں۔ اس ضمن میں راقم الحروف نے زیرِ نظر مقالہ میں تمام ضروری امور کی نشاندہی کر دی ہے۔ اس کی مدد سے اصلاح کا عمل بآسانی سرانجام دیا جا سکتا ہے۔

علامہ اقبال کی اردو و انگریزی نثر کی تدوین کا کام بہت مشکل اور نہایت محنت طلب کام ہے۔ اسے سرانجام دینے کے لیے بہت زیادہ وسائل کی ضرورت ہے۔ اقبالیات سے وابستہ ایسے افراد اور ادارے جنہیں حکومت ضروری وسائل مہیا کر رہی ہے انہیں یہ کام ضرور سرانجام دینا چاہیے۔ اغلاط سے مبرا "کلیات نثر اقبال اردو" اور "کلیات نثر اقبال انگریزی" کی تدوین نہایت ضروری ہے۔ اس اہم علمی و ادبی کام کی ضرورت اور تقاضوں کے پیشِ نظر راقم الحروف نے اب تک مدون اور طبع ہونے والی نثر اقبال انگریزی کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لے کر مطالعات پیش کیے ہیں تاکہ اس مجرمانہ علمی و ادبی غفلت سے در آنے والی اغلاط کی تصحیح کی جا سکے اور معیاری نسخوں کی تدوین کے کام کو آگے بڑھایا جا سکے۔

حوالہ جات و حواشی

1. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Compiled and Edited by: Latif Ahmed Sherwani (Lahore: Iqbal Academy, 6th Edition, 2015), Page # iii to v.

2۔ جان میڈوز راڈویل(John Medowz Rodwell) (۱۸۰۸ء۔۱۹۰۹ء) چارلس ڈارون کا دوست تھا اور اُس کے ساتھ ہی اِس نے کیمبرج سے میٹرک کیا تھا۔ اِس نے دین اسلام میں گہری دلچسپی لی اور غیر مسلم اسلامی سکالر کے طور پر معروف ہوا۔ اس نے گریجوایشن تک تعلیم حاصل کی۔ چرچ آف انگلینڈ میں بطور پادری خدمات سرانجام دیناشروع کیں۔ وہ ۱۸۳۶ تا ۱۹۰۰ء تک لندن کے گرجاؤں میں بطور ناظم (rector) متعین رہا۔ اس نے اسلام دشمنی کی نیت سے قرآن حکیم کا انگریزی میں ترجمہ کیا جس کا پہلا ایڈیشن ۱۸۶۱ء اور دوسرا ایڈیشن ۱۸۷۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد بھی متعدد ایڈیشن شائع ہوئے۔

3۔ آلِ عمران (3) 64؛ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن، (لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، بار سوم، جنوری2012ء)، ص ۱۰۲

4. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Page # 26

5۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، مترجم: اقبال احمد صدیقی(لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، بار دوم، ۲۰۱۵ء)، ص ۴۱

6۔ المائدہ(5)105؛ عرفان القرآن، ص ۲۱۶

7. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Page # 29

8۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، ص ۴۵

9۔ القصص(28)83؛ عرفان القرآن، ص ۶۷۳

10. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Page # 112

11۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، ص ۱۳۲

12۔ ق(50)16؛ عرفان القرآن، ص ۸۸۱

13. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Page # 174

14۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، ص ۲۰۰

15۔ القیامہ (75) 3تا4؛ عرفان القرآن، ص ۹۸۸

16. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Page # 190

17۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، ص ۲۱۶

18. Abdullah Yusuf Ali, The Holy Quran (Eng. Tr.) (Saudi Arabia: Shah Fahad Holy Quran Printing Complex, 1987), Page # 302

19. Translation of the Meaning of the Qur'an (Saudia Arabia: Jeddah, Al-Muntada Al-Islami & Saheeh International), Page # 602
Visit: Quran@almontada.org

20۔ مریم (19) 66تا67؛ عرفان القرآن، ص ۵۲۸تا۵۲۹

21. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Page # 190

22۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، ۲۱۷

23۔ المومنون (23) 99تا100؛ عرفان القرآن، ص ۵۹۴

24. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Page # 191

25۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، ص ۲۱۷

26. Muhammad Iqbal, Dr. Allama, 'SPEECHES, WRITINGS & STATEMENTS of IQBAL', Page # 218

27۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، ص ۲۴۷

28۔ محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، 'علامہ اقبال، تقریریں، تحریریں اور بیانات'، ص ۸

29۔ الیگزینڈر روس (Alexander Ross) (۱۵۹۰ء۔۱۶۵۴ء) سکاٹ لینڈ کا باشندہ تھا۔ اس نے سب سے پہلے قرآن حکیم کا فرانسیسی سے انگریزی میں ترجمہ کیا تھا۔ اس نے اپنے ترجمہ میں اس بے بنیاد، متعصبانہ اور گمراہ کن رائے کا اظہار کیا کہ پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے قرآن حکیم خود لکھا تھا اور وہ صرف اہلِ ترک کے پیغمبر تھے۔

Websites-:
alhafeez.org/rashid/qtranslate.html
www.islam101.com/quran/transAnalysis.html
www.cyberistan.org/islamic/quranetr.htm
www.qawaher.com/topic/739942

اقبال کے انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے ترجمے کا معیار[2]

(تحقیقی و تنقیدی جائزہ)

Abstract:
"The Reconstruction of Religious Thought in Islam" is a well-known book of Allama Mohammad Iqbal. Its first edition was published in 1930 from Lahore and the second edition was published in 1934 from London. Since then, its several editions have been published by different publishers at national and international levels. Its edited and annotated edition was published in 1986 by Islamic Culture Centre and Iqbal Academy, Lahore. This research study reveals that the English translation of verses given in all editions of this book contains errors. It is dire need of time to edit and print its standard copy."

Keywords:
"Translations of the Holy Quran", "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", "Allama Muhammad Iqbal", "John Medows Rodwell", "Iqbal and Rodwell's Translation of the Quran"

علامہ محمد اقبال کے چھ انگریزی خطبات پر مشتمل کتاب "Six Lectures on the Reconstruction of Religious Thought in Islam" ۱۹۳۰ء میں کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس، لاہور نے شائع کیا۔(1)

علامہ محمد اقبال نے ۱۹۳۲ء میں انگلستان میں "Is Religious Possible?" کے عنوان سے مقالہ لکھا جو ۱۹۳۲ء کو وہیں پڑھا گیا۔ اس مقالے کو ساتویں خطبے کے طور پر شامل کرکے، انگریزی خطبات کے اس مجموعہ کو ۱۹۳۴ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس انگلستان نے شائع کیا۔(2)

ان خطبات کے مندرجات کی تائید و تردید اور تفہیم و تسہیل کے لیے بہت سی کتابیں اور مقالے لکھے گئے۔ ان کے دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم شائع ہوئے۔

خطبات میں علامہ اقبال نے مشرق و مغرب کے ڈیڑھ سو سے زائد علما، حکما، فقہا، سائنس دانوں اور فلسفیوں کے خیالات سے استفادہ کیا اور ان سے کلی یا جزوی اتفاق یا اختلاف کرتے ہوئے اپنے موقف کو واضح کیا ہے۔ انہوں نے اِن خطبات میں اکثر مقامات پر حوالے دیے ہیں مگر بعض مقامات پر دیے گئے حوالہ جات نامکمل ہیں۔ اس طرح انہوں نے ان خطبات میں قریباً ۱۶۴ آیات کا الگ سے انگریزی ترجمہ دیا ہے۔ بعض مقامات پر انہوں نے آیات کا ذکر تو کیا ہے مگر حوالہ نہیں دیا یا انہوں نے بغیر کسی حوالے کے کسی آیت یا چند آیات کا اپنے الفاظ میں مفہوم دیا ہے۔ ان خطبات کا سید نذیر نیازی کا کیا ہوا اردو ترجمہ "تشکیل جدید الٰہیاتِ

2 یہ ریسرچ پیپر شعبہ اردو، جامعہ پشاور کے ایچ ای سی سے منظور شدہ مجلے، خیابان، شمارہ ۴۱، خزاں ۲۰۱۹ء کے صفحات ۱۴۵ تا ۱۶۲ پر شائع ہوا۔

اسلامیہ" ۱۹۵۸ء میں بزم اقبال، لاہور نے شائع کیا۔ اس میں انہوں نے خطبات کے حوالے سے مذکورہ بالا وضاحت طلب امور کے بارے میں خاطر خواہ معلومات فراہم کیں مگر پھر بعض الجھنیں رہ گئیں۔

ڈاکٹر سید عبد اللہ نے سید نذیر نیازی کے کام کو آگے بڑھاتے ہوئے خطبات کی مشکل اصطلاحات، ان میں مذکور دقیق نظریات و تصورات کی بہتر تفہیم اور اعلام و اشخاص کے مزید بہتر تعارف کے لیے ماہرینِ اقبالیات سے مقالات لکھوا کر ۱۹۷۷ء میں "متعلقاتِ خطباتِ اقبال" کے نام سے شائع کیے۔ اس مجموعہ میں شامل تمام مقالے بہت زیادہ افادیت کے حامل ہیں۔

شعبہ فلسفہ، گورنمنٹ کالج لاہور کے سابق سربراہ ایم سعید شیخ نے ۱۹۸۶ء میں ان خطبات کی تدوین کی اور حوالہ جات و حواشی میں خطبات میں مذکور مغربی و مشرقی علماء و حکما اور فلاسفہ 'ان کے افکار و نظریات اور کتب و تصانیف کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کیں۔

پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ "تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ" کے صفحہ ۳۱۷ تا ۳۲۳ پر علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کی ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۴ء، ۱۹۴۴ء، ۱۹۵۴ء، ۱۹۶۰ء، ۱۹۶۵ء، ۱۹۶۸ء اور ۱۹۷۱ء کی اشاعتوں میں موجود متنی اغلاط اور قرآنی حوالہ جات کی اغلاط کی نشاندہی کی۔ انہوں نے اپنے مقالہ کے دوسرے ایڈیشن مطبوعہ ۲۰۰۱ء اور تیسرے ایڈیشن مطبوعہ ۲۰۱۰ء میں پروفیسر محمد سعید شیخ کے "Reconstruction of Religious Thought in Islam" کے مرتبہ ایڈیشن کو معیاری و مثالی نسخہ قرار دیا۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ اقبال کی مستقل نثری تصانیف کی تدوینِ نو کے بعد ان کے جدید ایڈیشن شائع کیے جائیں۔ تصحیحِ متن پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اقبال نے جن مصنفین اور کتابوں کے حوالے دیے ہیں، اصل کتابوں کی روشنی میں دیکھا جائے کہ کہیں نقلِ اقتباس یا حوالے میں کوئی غلطی تو نہیں رہ گئی۔ علامہ اقبال نے "علم الاقتصاد" میں انگریزی کتابوں سے اور انگریزی تصانیف میں قرآن و حدیث یا دیگر عربی، فارسی یا اردو کتب و مخطوطات سے بعض اقتباسات بصورتِ تراجم نقل کیے ہیں۔ متعلقہ مقام پر تراجم سے پہلے ان کا اصل متن بھی درج کیا جائے اور مرتب کی طرف سے یہ صراحت کر دی جائے کہ اصل عبارت و اقتباسات بعد میں بڑھائے گئے ہیں۔ (3)

پروفیسر محمد سعید شیخ نے نہایت توجہ اور محنت سے "Reconstruction of Religious Thought in Islam" کی تدوین و تالیف اور تصحیح و تحشیہ کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے خطبات میں دیے گئے اقتباسات سے متعلقہ اصل عربی، جرمن، فارسی اور ترکی متون حواشی میں درج کیے ہیں۔ انہوں نے بعض حوالوں کی تصحیح بھی کی ہے۔ خطبہ دوم (ص ۲۹ تا ۳۰) میں برٹرینڈ رسل کا ایک اقتباس دیا گیا ہے۔ ایم سعید شیخ نے تحقیق کے بعد اس امر کی نشاندہی کی کہ یہ اقتباس رسل کا نہیں، ولڈن کار کا بیان ہے اور اس نے یہ بات رسل پر تنقید کرتے ہوئے کہی ہے۔ (4)

پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، فاضل مرتب کی نہایت گراں قدر خدمات کے اعتراف میں لکھتے ہیں:

"... جناب مرتب کی محنت و جانکاہی اور تلاش و تحقیق کی جس قدر داد دی جائے، کم ہے۔ کہنے کو یہ صرف 47 صفحات ہیں، اگر قرآنی اشاریے کے صفحے بھی شامل کر لیے جائیں تو 52 صفحات بن جاتے ہیں، مگر گنتی کے یہ صفحے، مقدار سے قطع نظر، اپنی قدر و قیمت کے اعتبار سے سینکڑوں، بلکہ ہزاروں صفحات پر بھاری ہیں۔ فاضل مرتب نے اس ضمن میں کیا کیا کھکھیڑ اٹھائی،

اس کا اندازہ، اس غیر معمولی کام کو دیکھنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔"(5)

فاضل محقق، پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے فاضل مرتب ایم سعید شیخ کی اسی نہایت گراں قدر علمی و ادبی کاوش کو بجا طور پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ تاہم، **انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے دیے گئے تراجم کے سلسلہ میں تحقیق نہایت ضروری تھی۔ اس طرف، فاضل مرتب "محمد سعید شیخ اور "پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی" سمیت انگریزی خطبات کے دیگر ناقدین، مترجمین اور مبصرین میں سے کسی کی بھی توجہ نہ ہو سکی۔**

اس امر کی تحقیق کے لیے راقم الحروف نے "اقبال اور قرآن" اور "علامہ اقبال کے انگریزی خطبات" کے موضوعات پر لکھے گئے انتقادات کا مطالعہ کیا۔ ان خطبات کے تراجم کا بھی بغور جائزہ لیا۔ مگر اس سوال کا جواب نہ ملا کہ خطبات میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی تراجم علامہ اقبال کے اپنے ہیں یا کسی اور مترجم کے ہیں۔ دورانِ تحقیق علم میں آیا کہ یہ تراجم انگریز مستشرق "John Medows Rodwell" کے ہیں۔ انگریزی خطبات کے مدوّن "محمد سعید شیخ"، تصانیف اقبال اور اقبالیاتی ادب کے نامور محقق "پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی" اور ان خطبات کے ناقدین، مترجمین اور مبصرین کی توجہ ان قرآنی آیات کے اصل مترجم، اور اس ترجمہ کی صحتِ متن کی طرف مبذول نہ ہوئی۔

دورانِ تحقیق، ڈاکٹر صدیق جاوید کا تحقیقی مقالہ "Iqbal and Rodwell's Translation of the Quran" پڑھنے کو ملا۔ راقم الحروف کی طرح انہیں جستجو ہوئی کہ علامہ اقبال کے انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کا دیا گیا انگریزی ترجمہ کس کا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ یہ ترجمہ جے ایم راڈویل کا ہے۔

محمد سعید شیخ نے انگریزی خطبات کی "Bibliography" میں حوالہ جات و حواشی میں استعمال کیے گئے ثانوی مآخذ "Secondary Works and Articles Referred to in Notes and Text" کے عنوان کے تحت راڈویل کے ترجمے کا ذکر کیا ہے۔

ڈاکٹر عبداللہ چغتائی کے ڈاکٹر این میری شمل کے نام لکھے گئے مکتوب (محررہ ۱۹/اکتوبر ۱۹۶۱ء) سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ اقبال قرآن حکیم کے علاوہ عموماً جے ایم راڈویل کے انگریزی ترجمۂ قرانِ حکیم سے بھی استفادہ کیا کرتے تھے۔ اس مکتوب کی بنیاد پر ڈاکٹر این میری شمل لکھتی ہیں:

> "Besides the text, he used generally the translation by J.M Rodwell (1861) which was always on his right hand though he might use in this respect any book which was early available to him and rightly served his purposes." (6)
>
> "(قرآن حکیم کے) متن کے علاوہ وہ عموماً جے ایم راڈویل کے (انگریزی) ترجمہ (مطبوعہ ۱۸۶۱ء) کو بھی استعمال کرتے تھے جو ہمیشہ ان کے دائیں ہاتھ کی طرف پڑا ہوتا تھا اگرچہ وہ اس ضمن میں کوئی بھی بآسانی میسر آنے والی اور ان کی ضروریات کو صحیح طور پر پورا کرنے والی ترجمہ کی کتاب استعمال کر سکتے تھے۔"

محمد سعید شیخ اور ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے دائرہ تحقیق میں یہ بات شامل تھی کہ وہ قرآنی آیات کے انگریزی ترجمہ کے مآخذ کا سراغ لگاتے اور اس کے متن کی درستگی کی تصدیق کرتے مگر ایسا نہ ہو سکا۔(7)

ڈاکٹر صدیق جاوید کا کہا بجا ہے کہ قرآنی آیات کے انگریزی ترجمہ کے ماخذ کا پتہ چلا کر متن کی درستگی کی تصدیق کی جانی چاہیے تھی۔

ڈاکٹر صدیق جاوید نے اپنے مقالہ میں تقابل و موازنہ کے لیے راڈویل کے انگریزی ترجمہ مطبوعہ ۱۹۰۹ء اور ۱۹۹۴ء سے اور "Reconstruction of Religious Thought in Islam" سے قرآنی آیات کے انگریزی تراجم دیے ہیں۔ انہوں نے اس ترجمہ کا عربی متن سے تقابل و موازنہ پیش نہیں کیا جس وجہ سے ان کی تحقیق نامکمل رہی۔ تاہم، دیے گئے **انگریزی متون کے موازنہ سے واضح ہوتا ہے کہ علامہ اقبال نے زیادہ تر آیات میں، چند ایک مقامات پر رموزِ اوقاف اور چھوٹے بڑے حروف کی تبدیلیوں کے ساتھ یہ ترجمہ دیا ہے۔**

مسعود احمد خان نے اپنی کتاب "خطباتِ اقبال میں قرآنی حوالے اور مباحث" میں قرآنی آیات کا عربی متن اور اردو ترجمہ دے کر اردو کی چند تفاسیر ("معارف القرآن"، "ضیاء القرآن"، "تدبر القرآن"، "تفسیر عثمانی"، وغیر ہم) سے ان آیات کی تفسیر دی ہے۔ انہوں نے خطبات میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کے مفہوم کو پیشِ نظر نہیں رکھا اور نہ ہی انہوں نے ترجمہ کا عربی متن سے موازنہ کر کے موافقت و اختلاف دریافت کرنے اور ترجمہ کا معیار پرکھنے کی کوشش کی۔ انہوں نے خطبات سے حوالہ جات لے کر اپنا کام آگے بڑھایا۔ **انہوں نے خطبات سے چند اقتباسات، متعلقہ آیات کا عربی متن، اردو ترجمہ اور مختصر سی تفسیر تو دی ہے مگر اس مواد سے اخذ و قبول کے بعد محاکمہ قائم نہیں کیا۔**(8)

خطبات کی تدوین و تصحیح کے سلسلہ میں پروفیسر محمد سعید شیخ نے نہایت گراں قدر خدمت سرانجام دی ہیں۔ انہوں نے نہایت محنت اور کوشش سے تدوین و تصحیح متن اور تحشیہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور اور اقبال اکیڈمی، لاہور نے ۱۹۸۶ء میں محمد سعید شیخ کا مدون کردہ یہ نسخہ شائع کیا۔ خطباتِ اقبال کے پہلے ایڈیشن (مطبوعہ ۱۹۳۰ء) اور آکسفورڈ ایڈیشن (مطبوعہ ۱۹۳۴ء) میں قرآنی آیات کے دیے گئے ۲۴ میں سے ۱۹ حوالہ جات درست نہیں تھے۔ محترم محمد سعید شیخ نے تمام حوالہ جات درست کر دیے۔(9)

تقابلی مطالعہ و جائزہ سے واضح ہوتا ہے کہ خطباتِ اقبال کے پہلے ایڈیشن میں قرآنی آیات کا دیا گیا ترجمہ مع حوالہ جات کے بغیر کسی تبدیلی کے آکسفورڈ ایڈیشن میں دے دیا گیا تھا۔ محمد سعید شیخ نے بھی خاطر خواہ تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیے بغیر یہ ترجمہ چند تبدیلیوں کے ساتھ دے دیا۔

حوالہ جات کی طرح قرآنی آیات کے ماخذ کی نشاندہی کرنا اور انگریزی تراجم کا عربی متن کے ساتھ تقابل و موازنہ کر کے اور ان کا "تحقیقی و تنقیدی" جائزہ لے کر تدوین و تصحیح متن کا نہایت اہم کام سرانجام دینا بھی ضروری تھا۔ مگر، پروفیسر محمد سعید شیخ نے ترجمہ کے ماخذ کی نشاندہی نہیں کی، اس کا معیار متعین نہیں کیا اور اس میں موجود کمی و بیشی کی نشاندہی نہیں کی۔

محققِ اقبالیات پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تصانیف، مقالات اور تبصرات ("تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ"، "اقبالیات: تفہیم و تجزیہ"، "علامہ اقبال کے انگریزی خطبات"، "۱۹۸۵ء کا اقبالیاتی ادب"، "۱۹۸۶ء کا اقبالیاتی ادب"، "اقبالیات کے تین سال ۱۹۸۷ء تا ۱۹۸۹ء"، "پاکستان میں اقبالیاتی ادب ۱۹۴۷ء-۲۰۰۸ء") میں انگریزی خطباتِ اقبال کے اس اہم پہلو پر

نقد و تبصرہ پیش نہیں کیا گیا۔ اس امر کی طرف انگریزی خطباتِ اقبال کے مترجمین، شارحین اور ناقدین نے توجہ نہیں کی۔

انگریزی خطبات کے "Quranic Index" (قرآنی اشاریہ) میں بھی درج ذیل اغلاط، خطبات اور اس میں شامل مواد پر نظرِ ثانی کا تقاضا کرتی ہیں:

Reference	Page# (Incorrect)	Page# (Correct)	Page# of Index
2:228	134	135	246
7:10	66	67	247
10:61	107-08	108	247
35:1	9,55(III 16)(V 22)	8, 55(III 16), (V22)	249
53:1-18	17	16-17	250
58:71	07-08	107-108	250

انڈیکس کے صفحہ 246 پر سورہ بقر کی آیت 228 کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ یہ کتاب کے صفحہ 134 پر دی گئی ہے جبکہ وہ اس صفحہ کے بجائے صفحہ 135 پر موجود ہے۔ اسی طرح مندرجہ بالا جدول کے مطابق انڈیکس میں دیگر اغلاط موجود ہیں۔

جان میڈوز راڈویل کا قرآن حکیم کا انگریزی ترجمہ پہلی بار ۱۸۶۱ء میں شائع ہوا تھا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۸۷۶ء میں اور تیسرا ایڈیشن ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا تھا۔ ۱۹۰۹ء کا ایڈیشن، ۱۹۰۹ء کے علاوہ ۱۹۱۱ء، ۱۹۱۳ء، ۱۹۱۵ء، ۱۹۱۸ء، ۱۹۲۱ء، ۱۹۲۴ء، ۱۹۲۶ء اور ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔ اس کا چوتھا ایڈیشن ۱۹۹۲ء میں اور پانچواں ایڈیشن ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا۔

پروفیسر محمد سعید شیخ نے ثانوی مآخذ کے تحت 'راڈویل' کے انگریزی ترجمہ 'قرآن کے ۱۹۴۸ء کے ایڈیشن کا ذکر کیا ہے۔ وہ صفحہ 236 پر لکھتے ہیں:

"Rodwell, J.M. (Tr), The Koran (1876), London, 1948."

ان کا دیا گیا حوالہ درست نہیں۔ اس میں پبلشر کا بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ **ڈاکٹر محمد صدیق جاوید اور راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق اس ترجمہ کا ۱۹۴۸ء میں کوئی ایڈیشن شائع نہیں ہوا تھا اور پروفیسر محمد سعید شیخ نے حوالہ جات و حواشی میں کہیں بھی اس ترجمہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہے اس میں سے کوئی حوالہ دیا ہے۔**

راڈویل کے ترجمہ، خطبات کے پہلے ایڈیشن، آکسفورڈ ایڈیشن اور محمد سعید شیخ کے مدون کردہ ایڈیشن میں قرآنی آیات کے دیے گئے ترجمہ کے تقابلی جائزہ سے واضح ہوتا ہے کہ پہلے ایڈیشن میں راڈویل کا ترجمہ کئی الفاظ کی تبدیلیوں کے ساتھ دیا گیا ہے۔ پہلے ایڈیشن میں دیا گیا ترجمہ بغیر کسی تبدیلی کے آکسفورڈ ایڈیشن میں بھی دے دیا گیا۔ محمد سعید شیخ نے اس ترجمہ میں صرف چند ایک مقامات پر کچھ تبدیلیاں کی ہیں اور باقی ترجمہ بغیر کسی تبدیلی کے ویسے ہی دیا ہے۔

تحقیقی و تنقیدی جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ انگریزی خطبات میں بعض مقامات پر قرآنی آیات کا دیا گیا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے انگریزی خطبات کے قلمی نسخوں میں یہ اغلاط نہ ہوں مگر مطبوعہ نسخوں میں اغلاط موجود ہیں جو کہ ان خطبات کے شائع ہونے والے مختلف نسخوں اور مختلف زبانوں میں شائع ہونے والوں تراجم میں بڑھتی جا رہی ہیں۔

مندرجہ بالا حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ خطباتِ اقبال قریباً ۸۸ برس سے مکرر شائع ہو رہے ہیں مگر اب تک ان کی تدوین و تصحیح اور تحشیہ کا فریضہ احسن طور پر سر انجام نہیں دیا جا سکا۔ ان کے متن پر مزید تحقیق اور ان کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ ضروری ہے

کہ ان میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ پر مشتمل متون کا اصل متون اور عربی متن سے موازنہ کر کے ان کا علمی و ادبی معیار متعین کیا جائے اور جہاں کہیں کمی بیشی نظر آئے اس کی نشاندہی کی جائے۔

اس علمی و ادبی کام کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر راقم الحروف نے یہ تحقیقی مقالہ تحریر کیا ہے اور اس ضمن میں درج ذیل طریقہ اختیار کیا ہے:

۱۔ خطبات میں قرآنی آیات کے دیے گئے تراجم کے اصل ماخذ کی نشاندہی کی ہے اور بنیادی ماخذ اور عربی متن کے ساتھ ان تراجم کا تقابل و موازنہ پیش کر کے محاکمہ قائم کیا ہے۔

۲۔ عربی متن کے ساتھ قارئین کی سہولت کے لیے ڈاکٹر طاہر القادری کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر مختلف مذاہب اسلامیہ کے دیگر جید علماء (فتح محمد جالندھری، مولانا مودودی، ڈاکٹر طاہر القادری، محمد حسین نجفی اور عبد السلام بھٹوی سلفی) کے اردو تراجم بھی دیے گئے ہیں۔

۳۔ انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کے متن کا جائزہ لیتے وقت راڈویل کے انگریزی ترجمہ کا ۱۹۰۹ء کا ایڈیشن، اس کی اشاعت مطبوعہ ۱۹۲۹ء اور ۱۹۹۴ء کے ایڈیشن کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

۴۔ خطبات میں آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کا اردو ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے۔

۵۔ انگریزی خطبات کے پہلے ایڈیشن (مطبوعہ ۱۹۳۰ء) میں زیادہ تر مقامات پر راڈویل کا ترجمہ کچھ تبدیلیوں کے ساتھ دیا گیا ہے۔ بعد میں یہی ترجمہ بغیر کسی خاص تبدیلی کے آکسفورڈ ایڈیشن (مطبوعہ ۱۹۳۴ء)، محمد سعید شیخ کے مدون کردہ ایڈیشن (مطبوعہ ۱۹۸۶ء) اور دیگر تمام اشاعتوں میں دیا گیا ہے۔ حوالہ جات میں متذکرہ قابلِ ذکر اہم اشاعتوں کے صفحات کے نمبر دے دیے گئے ہیں۔ ترچھے الفاظ (Italics) سے ان تبدیلیوں کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آیات کے انگریزی ترجمہ کے اصلاح طلب حصوں کی نشاندہی بھی کر دی گئی ہے۔

۶۔ قرآنی آیات کے انگریزی ترجمہ میں جہاں کہیں فرق نظر آیا راقم الحروف نے اس کی نشاندہی کی اور درست ترجمہ تجویز کیا ہے۔

علامہ اقبال نے پہلے انگریزی خطبے "Knowledge and Religious Experience" ("علم اور مذہبی تجربہ") میں قرآن حکیم کی ۶۳ آیات کا ترجمہ دیا ہے۔ بطور مثال ان میں سے صرف چند ایک آیات، ان کا اردو ترجمہ، خطبے میں ان آیات کا دیا گیا انگریزی ترجمہ، آیات کے انگریزی ترجمے کا اردو ترجمہ اور راڈویل کا انگریزی ترجمہ پیشِ خدمت ہے۔

"يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ"o

<u>اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری</u>

"اور اللہ رات اور دن کو (ایک دوسرے کے اوپر) پلٹتا رہتا ہے، اور بے شک اس میں عقل و بصیرت والوں کے لیے (بڑی) رہنمائی ہےo" النور [24:44]

<u>English Translation Given in the three (1930's, 1934's & 1986's) editions</u>

"God causeth the day and the night to take their turn. Verily in this is teaching for

men of insight (24:44)" [(10)]

انگریزی متن کا اردو ترجمہ از مقالہ نگار

اللہ تعالیٰ دن اور رات کو اپنی اپنی باری پر لاتا ہے۔ بے شک اس میں اہلِ نظر لوگوں کے لیے سبق ہے۔

English Translation Given by JM Rodwell

"God causeth the day and the night to take their turn. Verily in this is teaching for men of insight ".[(11)]

راڈویل کا ترجمہ بغیر کسی تبدیلی کے دیا گیا ہے۔ عربی متن میں 'دن' سے پہلے 'رات' کا ذکر آیا ہے۔ اس لیے انگریزی ترجمہ بھی اسی ترتیب سے ہونا چاہیے تھا۔ راڈویل کی طرح پکتھال اور آربری کے ترجمہ میں بھی یہی غلطی نظر آتی ہے۔ دیگر مشہور اردو و انگریزی مترجمین نے رات اور دن کی ترتیب کا خیال رکھا ہے اور درست ترجمہ کیا ہے۔

"اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًیo اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰیo ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰیo فَجَعَلَ مِنۡہُ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰیo اَلَیۡسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی"o

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری

"کیا اِنسان یہ خیال کرتا ہے کہ اُسے بے کار (بغیر حساب و کتاب کے) چھوڑ دیا جائے گاo کیا وہ (اپنی اِبتداء میں) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا جاتا ہےo پھر وہ (رحم میں جال کی طرح جما ہوا) ایک معلق وجود بن گیا، پھر اُس نے (تمام جسمانی اَعضاء کی اِبتدائی شکل کو اس وجود میں) پیدا فرمایا، پھر اس نے (انہیں) درست کیاo پھر یہ کہ اس نے اسی نطفہ ہی کے ذریعہ دو قسمیں بنائیں: مرد اور عورتo تو کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مُردوں کو پھر سے زندہ کر دے"o القیامۃ [75:36-40]

English Translation Given in the three(1930's, 1934's & 1986's) editions

"Thinketh man that he shall be *thrown away as an object of no use?* Was he not a mere *embryo*? Then he became thick blood of which God formed him and fashioned him, and made him twain, male *and* female. Is not He powerful enough to quicken the dead? (75:36-40)" [(12)]

انگریزی متن کا اردو ترجمہ از مقالہ نگار

کیا انسان سمجھتا ہے کہ اسے بے کار شے کی طرح دور پھینک دیا جائے گا؟ کیا وہ محض ایک جنین نہیں تھا؟ پھر وہ ایک لو تھڑا بنا جس سے اللہ تعالیٰ نے اُسے بنایا اور اس کے اعضا درست کیے اور اُسے نر اور مادہ کا جوڑا بنایا۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو پھر سے زندہ کر دے؟

English Translation Given by JM Rodwell

"Thinketh man that he shall be *left supreme?* Was he not a mere *embryo?* Then he became thick blood of which God formed him and fashioned him; *And* made him twain, male and female. Is not He powerful enough to quicken the dead." [(13)]

خطبہ میں جے ایم روڈویل (J. M. Rodwell) کا انگریزی ترجمہ کچھ تبدیلیوں کے ساتھ دیا گیا ہے۔ خط کشیدہ الفاظ کے تقابل و موازنہ سے ان تبدیلیوں کو سمجھا جا سکتا ہے۔ اس میں آیت ۳۷ کا ترجمہ نامکمل ہے اور یہ درست بھی نہیں ہے۔ "اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی" میں 'نطفہ' سے مراد قطرہ (drop) ہے۔ "نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ" سے مراد منی کا ایک قطرہ (a drop of semen) ہے۔ "یُّمۡنٰی" کا مطلب ہے جو 'ٹپکا دیا جاتا ہے' ۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ emitted، ejaculated،

'a drop of semen' کا ترجمہ" نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ "کیا جاتا ہے۔ اس میں discharged، gushed forth یا spilled کے بجائے 'mere embryo' کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔ اس میں لفظ 'يُمْنٰى' کا ترجمہ بھی نہیں دیا گیا۔ دیگر مسلم و غیر مسلم مترجمین نے اس آیت کا ترجمہ درست دیا ہے:

اردو ترجمہ از امام احمد رضا خان

"کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے۔"

اردو ترجمہ از فتح محمد جالندھری

"کیا وہ منی کا جو رحم میں ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا؟"

اردو ترجمہ از مولانا مودودی

"کیا وہ ایک حقیر پانی کا نطفہ نہ تھا جو (رحم مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے؟"

اردو ترجمہ از محمد حسین نجفی

"کیا وہ شروع میں منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (رحم میں) ٹپکایا جاتا ہے؟"

اردو ترجمہ از عبد السلام بھٹوی سلفی

"کیا وہ منی کا قطرہ نہ تھا جو گرایا جاتا ہے؟"

Yusuf Ali:
"Was he not a drop of sperm emitted (in lowly form)?"
Pickthal
"Was he not a drop of fluid which gushed forth?"
Arberry
"Was he not a sperm-drop spilled?" (14)

قرآن حکیم میں کم از کم گیارہ مقامات پر اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کو نطفہ سے تخلیق کیا گیا ہے۔ 'نطفہ' سے مراد ہے مائع کی نہایت قلیل مقدار (قطرہ)۔ درج ذیل آیات ملاحظہ کیجئے۔ بائیں سے دائیں پہلے سورہ نمبر اور بعد میں آیت نمبر دیا گیا ہے۔
16:4, 18:37, 22:5, 23:13, 35:11, 36:77, 40:67, 53:46, 75:37, 76:2, 80:19

نر اور مادہ جنسی خلیات یعنی سپرم (sperm) اور انڈے (egg) کے ملاپ سے زائیگوٹ (zygote) بنتا ہے۔ یہ عمل ایک تا تین دن میں مکمل ہوتا ہے۔ دوسرے دن سے لے کر دوسرے ہفتے کے دوران زائیگوٹ بلاسٹوسسٹ (blastocyst) کی شکل اختیار کرتا ہے۔ تیسرے سے آٹھویں ہفتے کے درمیانی عرصہ میں بلاسٹوسسٹ تخلیق کے مراحل طے کر کے امبریو (embryo) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ نویں ہفتے سے لے کر پیدائش کے مرحلہ تک نمو پانے والے بچے کو فیٹس (fetus) کا نام دیا جاتا ہے۔ پیدائش کے بعد ایک سال کی عمر تک کے بچے کو شیر خوار (infant) کہا جاتا ہے ایک سے بارہ سال کی عمر تک کے بچے کو (child) کہا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا تمام مراحل کو درج ذیل خاکے کی مدد سے سمجھا جا سکتا ہے:
sperm + egg … zygote … blastocyst … embryo … fetus … infant … child

درج بالا تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ عربی متن" نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ "کا انگریزی ترجمہ 'embryo' درست نہیں ہے۔

"اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْشَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْہِ دَلِیْلًاo ثُمَّ قَبَضْنٰہُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا"o

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری

"کیا آپ نے اپنے رب (کی قدرت) کی طرف نگاہ نہیں ڈالی کہ وہ کس طرح (دوپہر تک) سایہ دراز کرتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اسے ضرور ساکن کر دیتا پھر ہم نے سورج کو اس (سایہ) پر دلیل بنایا ہےo پھر ہم آہستہ آہستہ اس (سایہ) کو اپنی طرف کھینچ کر سمیٹ لیتے ہیں"o الفرقان[25:45-46]

English Translation Given in the three (1930's, 1934's & 1986's) editions

"Hast thou not seen how thy Lord lengthens out the shadow? Had He pleased *He* had made it motionless. But *We* made the sun to be its guide; *then* draw it in unto Us with *easy in drawing* (25:45-46)" (15)

اردو ترجمہ از مقالہ نگار

کیا آپ نے نہیں دیکھا کس طرح آپ کا رب سائے کو پھیلاتا ہے؟ اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کر دیتا۔ مگر ہم نے سورج کو اس کا رہنما بنایا۔ پھر ہم آہستہ آہستہ اس (سائے) کو اپنی طرف کھینچ کر سمیٹ لیتے ہیں۔

English Translation Given by JM Rodwell

"Hast thou not seen how thy Lord lengtheneth out the shadow? Had He pleased *he* had made it motionless. But *we* made the sun to be its guide; *Then* draw it in unto Us with *easy indrawing."* (16)

راڈویل کا ترجمہ کچھ تبدیلی کے ساتھ دیا گیا ہے۔ پرانی انگریزی میں لفظ 'lengtheneth' کا مطلب ہے 'وہ پھیلاتا ہے'۔ اب اس کی جگہ پر لفظ 'lengthens' استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی خطبہ میں یہ لفظ بجا طور پر تبدیل کیا گیا ہے۔ آخری آیت کا ترجمہ غیر تسلی بخش ہے۔ ترجمہ میں لفظ Then کے بعد اسمِ ضمیر We آنا چاہیے تھا۔ انگریزی زبان و ادب میں لفظ 'indrawing' کے استعمال کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ راڈویل نے اسمِ صفت easy کے ساتھ یہ لفظ بطور اسم (noun) 'آہستہ کھنچاؤ' کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ 'indrawing' سے ملتا جلتا انگریزی لفظ draw in بطور phrasal verb استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے، 'اپنی طرف کھینچنا'، 'مرکز کی طرف کھینچنا'۔ اسد نے اس آیت مقدسہ کے انگریزی ترجمہ میں اس phrasal verb سے بننے والا noun (اسم) drawing-in درست طور پر استعمال کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"We draw it in towards Ourselves with a gradual drawing-in. [i.e., "We cause it to contract in accordance with the `laws of nature' which We Ourselves have instituted." .....]"

خطبات کے آکسفورڈ ایڈیشن میں راڈویل کا ترجمہ بغیر کسی تبدیلی کے دیا گیا ہے۔ اس میں دیا گیا لفظ 'indrawing' بعد کی اشاعتوں میں الفاظ 'in drawing' سے بدل دیا گیا ہے جو کہ غلطی پر غلطی کے مترادف ہے۔ دیگر انگریزی مترجمین نے اس آیت کا درست، قابلِ فہم ترجمہ دیا ہے۔

George Sale

" ...and afterwards We contract it by an easy and gradual contraction".

Sahih International

"Then We hold it in hand for a brief grasp".

Pickthall

"Then We withdraw it unto Us, a gradual withdrawal"?

Yusuf Ali

"Then We draw it in towards Ourselves,- a contraction by easy stages".

Shakir

"Then We take it to Ourselves, taking little by little".

Muhammad Sarwar

"Then He reduces it in gradual steps".

Mohsin Khan

"Then We withdraw it to Us a gradual concealed withdrawal".

Arberry

..."thereafter We seize it to Ourselves, drawing it gently".

راقم الحروف کے نزدیک اس آیت مقدسہ کے آخری حصے کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے:

Then We contract it unto Us *with a gradual contraction.*

"اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ٥ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ٥ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ٥ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ"٥

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری

"(منکرین تعجب کرتے ہیں کہ جنت میں یہ سب کچھ کیسے بن جائے گا تو) کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح (عجیب ساخت پر) بنایا گیا ہے؟٥ اور آسمان کی طرف (نگاہ نہیں کرتے) کہ وہ کیسے (عظیم وسعتوں کے ساتھ) اٹھایا گیا ہے؟٥ اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (زمین سے ابھار کر) کھڑے کیے گئے ہیں؟٥ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (گولائی کے باوجود) بچھائی گئی ہے؟"٥ الغاشیہ [88:17-20]

English Translation Given in the three (1930's, 1934's & 1986's) editions

"Can they not look up to the clouds, how they are created; *and* to the Heaven how it is upraised; *and* to the mountains how they are rooted, *and* to the earth how it is outspread? (88:17-20)" (17)

انگریزی متن کا اردو ترجمہ از مقالہ نگار

کیا وہ بادلوں کی طرف نہیں دیکھتے، انہیں کس طرح بنایا گیا ہے؟ اور آسمان کی طرف (نہیں دیکھتے) اِسے کیسے بلند کیا گیا؟ اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (زمین میں) کھڑے کیے گئے ہیں اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح یہ بچھائی گئی ہے؟

English Translation Given by JM Rodwell

"Can they not look up to the clouds, how they are created; *And* to the heaven how it is upraised; *And* to the mountains how they are rooted; *And* to the earth how it is outspread?" (18)

خطبہ میں جے ایم روڈویل (J. M. Rodwell) کا انگریزی ترجمہ کچھ تبدیلیوں کے ساتھ دیا گیا ہے۔ ترچھے الفاظ کے تقابل و موازنہ سے ان تبدیلیوں کو سمجھا جا سکتا ہے۔ راڈویل اور اسد نے سورۃ الغاشیہ کی آیت 17 کے لفظ الْاِبِل کا ترجمہ 'clouds' کیا ہے۔ ان کے علاوہ درج ذیل مشہور اردو و انگریزی مترجمین نے اس لفظ کا ترجمہ اونٹ (camel) یا اونٹوں (camels) کیا ہے۔

اردو ترجمہ از امام احمد رضا خان

"تو کیا اونٹ کو نہیں دیکھتے کیسا بنایا گیا؟"

اردو ترجمہ از فتح محمد جالندھری

"یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب) پیدا کیے گئے ہیں؟"

اردو ترجمہ از مولانا مودودی

"(یہ لوگ نہیں مانتے) تو کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟"

اردو ترجمہ از محمد حسین نجفی

"کیا یہ لوگ اونٹ کو (غور سے) نہیں دیکھتے کہ وہ کیونکر پیدا کیا گیا ہے؟"

اردو ترجمہ از عبد السلام بھٹوی سلفی

"تو کیا وہ اُونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے وہ پیدا کیے گئے ہیں؟"

Sahih International:
"Then do they not look at the camels - how they are created?"
Pickthall:
"Will they not regard the camels, how they are created?"
Yusuf Ali:
"Do they not look at the camels, how they are made?"
Shakir:
"Will they not then consider the camels, how they are created?"
Muhammad Sarwar:
"Have they not looked at how the camel is created?"
Mohsin Khan:
"Do they not look at the camels, how they are created?"
Arberry:
"What, do they not consider how the camel was created?"

انگریزی خطبہ کے تینوں متون اور راڈویل کے انگریزی ترجمہ کے اصل متن میں اَلْاِبِلِ (اونٹوں) کا ترجمہ 'camels' کے بجائے 'clouds' دیا گیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ دیکھیے: خطبات کا آکسفورڈ ایڈیشن، صفحہ نمبر ۱۳؛ اقبال اکیڈمی ایڈیشن، صفحہ نمبر ۱۱، ادارہ ثقافت اسلامیہ ایڈیشن، صفحہ نمبر ۱۱، راڈویل کا انگریزی ترجمہ، صفحہ نمبر ۵۴۔

اس آیت (88:17) کے علاوہ لفظ اَلْاِبِلِ سورۂ انعام کی آیت ۱۴۴ میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اُس آیت (6:144) میں راڈویل اور اسد نے بھی اس لفظ کا ترجمہ اونٹوں (camels) کیا ہے۔

خطبے میں سورہ نجم کی پہلی اٹھارہ آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کا عربی متن سے موازنہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ آیات ۴، ۱۰ اور ۱۴ کا انگریزی ترجمہ عربی متن کے مطابق نہیں ہے۔ عربی متن اور تراجم ملاحظہ فرمائیں۔

"اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیo" النجم [53:4]

"وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے۔"

"*The Qur'an* is no other than the revelation revealed to him":

"قرآن حکیم اُس کی طرف نازل کی جانے والی وحی کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

انگریزی ترجمہ میں الفاظ The Quran کے بجائے لفظ It, This یا That آنا چاہیے۔

"فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰىؕ" النجم[53:10]

"تو اس نے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی۔"

"And he revealed to *the servant of God* what he revealed":

انگریزی ترجمہ میں the servant of God کے بجائے His servant ہونا چاہیے۔

"عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰىؕ" النجم[53:14]

"سِدرۃ المنتھیٰ کے قریب"

"Near the Sidrah tree *which marks the boundary*":

انگریزی ترجمہ میں خط کشیدہ حصہ زائد ہے۔

سورہ نجم کی آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے J. M. Rodwell کے ترجمہ میں درج ذیل پانچ آیات کے ترچھے الفاظ تبدیل شدہ ہیں۔ یہ تبدیلیاں انگریزی خطبات کے آکسفورڈ ایڈیشن (1934) کے صفحات 19 تا 20 پر دیے گئے ترجمہ میں اور دیگر تمام ایڈیشنز میں اسی طرح موجود ہیں۔

Verse No.	**Rodwell's Translation**	**Translation given in Lecture**
04	Koran	Quran
04	A	The
05	Terrible	Strong
06	Endued	Endowed
10	his servant	The servant of God
18	His	The

حاصل کلام یہ ہے کہ علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کے پہلے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۳۰ء میں رموزِ اوقاف اور چھوٹے بڑے حروف کی چند تبدیلیوں کے ساتھ انگریز مستشرق جان میڈوز راڈویل کا قرآنی آیات کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے جو کہ کئی مقامات پر قرآن حکیم کے متن کے مطابق درست نہیں ہے۔ یہی ترجمہ تحقیقی و تنقیدی جائزہ کے بغیر دوسرے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۳۴ء، محمد سعید شیخ کے مدوّن کردہ ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۸۶ء اور دیگر تمام ملکی و غیر ملکی اشاعتوں میں قریباً ۹۰ برس سے شائع ہو رہا ہے۔

ان خطبات کے اردو، پنجابی، عربی و فارسی کے علاوہ کئی دیگر زبانوں میں متعدد تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ انگریزی خطباتِ اقبال کے ناشرین، شارحین، ناقدین اور محققین کی طرح ان کے مترجمین میں سے بھی کسی نے ان امور کی تحقیق نہیں کی:

۱۔ قرآنی آیات کا اصل مترجم کون ہے؟

۲۔ اس ترجمہ میں کہاں اور کس نوعیت کی تبدیلیاں کی گئی ہیں؟

۳۔ کیا اصل ترجمہ میں کی گئی تبدیلیاں درست ہیں؟

۴۔ کیا دیا گیا ترجمہ آیاتِ مقدسہ کے متن کے مطابق درست ہے؟ اگر یہ ترجمہ درست نہیں تو اس میں کہاں اور کس نوعیت کی

اغلاط موجود ہیں؟

مندرجہ بالا تحقیق طلب امور پیشِ نظر نہ رکھنے کی وجہ سے ان خطبات اور ان کے تراجم کی بھی تمام اشاعتوں میں قرآنی آیات کے حوالہ جات اور ان کے ترجمہ کے حوالہ سے یکساں نوعیت کی بہت سی طباعتی، متنی اور فکری اغلاط قریباً نوے سال سے بار بار شائع ہو رہی ہیں۔ مندرجہ بالا تحقیقات کی روشنی میں انگریزی خطبات اور ان تراجم کے ناشرین سے درخواست ہے کہ اس مقالہ میں پیش کی گئی تحقیقات و معروضات کے مطابق یہ کتب تدوینِ نو، تصحیح اور تحشیہ کے بعد شائع کریں۔ اس ضمن میں درج ذیل امور کا خیال رکھا جائے:

۱۔ انگریزی خطباتِ اقبال میں آیاتِ مقدسہ کا متن شامل کیا جائے۔

۲۔ آیاتِ مقدسہ کے متن اور انگریزی ترجمہ میں جہاں کہیں فرق ہے اس کی نشاندہی کی جائے۔ انگریزی ترجمہ متن کے مطابق درست کر کے دیا جائے اور حواشی میں اس فرق اور تبدیلی کا ذکر کیا جائے۔

۳۔ ان خطبات کے اردو و دیگر زبانوں میں کیے گئے تراجم میں بھی آیاتِ مقدسہ کا متن دیا جائے۔ اس متن کے ساتھ انگریزی متن کا اردو ترجمہ دیا جائے۔

۴۔ انگریزی خطبات میں جہاں کہیں انگریزی متن کی تصحیح کی گئی ہے وہاں اسی تصحیح شدہ متن کا ترجمہ دیا جائے اور حواشی میں ضروری امور کی نشاندہی کی جائے۔

متعدد ملکی و غیر ملکی ادارے انگریزی خطباتِ اقبال اور ان کے تراجم کے متعدد ایڈیشنز شائع کر چکے ہیں۔ بنیادی ماخذ کا معیاری نسخہ شائع نہ ہونے کی وجہ سے اصل نسخہ میں موجود اغلاط قریباً ایک صدی پر محیط طویل اشاعتی سلسلہ کی وجہ سے بہت سی کتب و تراجم کی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ اغلاط پر مبنی اس اشاعتی سلسلہ کو روکنے اور ان کتب و تراجم کی اصلاح و درستگی کے لیے وسیع بنیادوں پر ایک جامع منصوبہ بنا کر اس پر نہایت صدق و خلوص، صبر و استقامت اور محنت سے عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ جاوید اقبال، ڈاکٹر، جسٹس (ر)، زندہ رُود، سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور، بارِ دوم، ۲۰۰۸ء، ص ۲۳۴

2۔ ایضاً، ص ۲۳۴

نذیر نیازی، سید، مقدمہ از مترجم، مشمولہ: تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ از ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، مترجم: سید نذیر نیازی، بزمِ اقبال، لاہور، ص ۷

3۔ رفیع الدین ہاشمی، پروفیسر ڈاکٹر، تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، اقبال اکیڈمی، لاہور، بار سوم، ۲۰۲۰ء، ص ۳۱۷تا۳۲۳

4. M. Saeed Sheikh, Notes And References, included: The Reconstruction of Religious Thought in Islam, by: Allama Muhammad Iqbal, Iqbal Academy, Lahore, 3rd Edition, 2015, Page # 165; See Reference No. 16

5۔ رفیع الدین ہاشمی، پروفیسر ڈاکٹر،

”علامہ اقبال کے انگریزی خطبات“، مشمولہ: اقبالیات (اردو)، جلد: ۳۷، شمارہ: ۴، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، جنوری تامارچ ۱۹۹۷ء، ص ۱۷

”۱۹۸۶ء کا اقبالیاتی ادب، ایک جائزہ“، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، بارِ اول ۱۹۸۸ء، ص ۲۷

6. Annemerie Schimmel, Dr., Gabriel's Wing, Iqbal Academy, Pakistan, Lahore, 2nd Edition, 1989, Page # 221,421

جان میڈوز راڈویل کا قرآن حکیم کا انگریزی ترجمہ 'The Koran' ۱۸۶۱ء میں شائع ہوا تھا۔ ۱۸۷۶ء کو اس کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ یہ ترجمہ سورۂ مقدسہ کی زمانی ترتیب پر مشتمل تھا۔ اس کا مقدمہ راڈویل نے اور ابتدائیہ جی۔ مارگولیتھ نے لکھا تھا۔ ۱۹۰۹ء میں اس کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ اس ایڈیشن میں سورۂ مقدسہ روایتی ترتیب سے دی گئیں۔ ۱۹۹۴ء کو اسے نظرِ ثانی کے بعد روایتی ترتیب سے ہی شائع کیا گیا۔ اس ایڈیشن میں راڈویل کا مقدمہ، اس کے دیے گئے کچھ نوٹس اور مارگولیتھ کا ابتدائیہ شامل نہیں کیے گئے۔ اس میں ایلن جونز (Alan Jones) کا لکھا ہوا نیا ابتدائیہ شامل کیا گیا۔

مزید دیکھیے:

https://en.wikipedia.org/wiki/John_Medows_Rodwell

7. Siddique Javed, Iqbal and Rodwell's Translation of the Quran, included: Iqbal Review, Volume: 42, Number: 4, Iqbal Academy, Pakistan, Lahore, October 2001, Page # 152-153

8۔ دیکھیے: مسعود احمد خان، خطباتِ اقبال میں قرآنی حوالے اور مباحث، اظہار سنز، لاہور، بار اول، ۲۰۱۵ء

9۔ رفیع الدین ہاشمی، پروفیسر ڈاکٹر، تصانیفِ اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، ص ۳۲۳

10. Allama Muhammad Iqbal, The Reconstruction of Religious Thought in Islam,
The Kapoor Art Printing Works, Lahore, First Edition, 1930, Page # 14,
Oxford University Press, London, Second Edition, 1934, Page # 10;
Iqbal Academy, Lahore, 2015, Page # 8

11. J.M. Rodwell, English Translation of the Holy Quran, Editions 1909 & 1929, Page # 447, Edition 1994, Page # 234

12. Allama Muhammad Iqbal, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, First Edition 1930, Page # 15, Oxford Edition 1934, Page # 11; Edition 2015, Page # 9

13. J.M. Rodwell, English Translation of the Holy Quran, Editions 1909 & 1929, Page # 56-57, Edition 1994, Page # 401

14. For Urdu and English Translation of the verse(s) mentioned here, visit these sites:
http://www.openburhan.net/
http://corpus.quran.com/
http://al-hadees.com/alquran

15. Allama Muhammad Iqbal, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, First Edition 1930, Page # 17, Oxford Edition 1934, Page # 13; Edition 2015, Page # 11

16. J.M. Rodwell, English Translation of the Holy Quran, Editions 1909 & 1929, Page # 162, Edition 1994, Page # 239

17. Allama Muhammad Iqbal, The Reconstruction of Religious Thought in Islam, First Edition 1930, Page # 17, Oxford Edition 1934, Page # 13; Edition 2015, Page # 11

18. J.M. Rodwell, English Translation of the Holy Quran, Editions 1909 & 1929, Page # 54, Edition 1994, Page #

خطباتِ اقبال کے اردو تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

Abstract:
"The Reconstruction of Religious Thought in Islam" is a world-renowned book of Allama Dr. Muhammad Iqbal. It is a collection of his seven English lectures. Its five Urdu Translations have been published to date and the sixth translation is going to be published soon. This book and its translations contain multiple errors. We need to revise these books. We also need to improve our standards of writing, translating and editing to make progress in all fields of knowledge and life as well.
Keywords:
The Reconstruction of Religious Thought in Islam, Tashkeel-a-Jadeed Ilahiyat-a-Islamia, Mazhabi Ifkar Ki Taamera-a-No, Tafkeer-a- Deeni Pr Tajdeed-a-Nazar, Tajdeed-a-Fikryat-a-Islam, Islami Fikr Ki Tashkeel-a-No

علامہ اقبال کے چھ انگریزی خطبات کے مجموعہ پر مشتمل کتاب "Six Lectures on the Reconstruction of Religious Thought in Islam" کا پہلا ایڈیشن ۱۹۳۰ء میں لاہور سے شائع ہوا تھا۔ اس میں ساتویں خطبے "Is Religion Possible?" کے اضافہ کے بعد اس کا دوسرا ایڈیشن "آکسفورڈ پرنٹنگ پریس، لندن" نے ۱۹۳۴ء میں شائع کیا۔ علامہ اقبال نے پہلے پانچ خطبات میں مختلف مقامات پر ۱۶۴ آیات کا انگریزی ترجمہ دیا ہے۔

1. یہ ترجمہ ایک انگریز مستشرق "John Medows Rodwell" کا ہے۔
2. اکثر آیات کا اصل ترجمہ کئی مقامات پر چھوٹے بڑے حروف اور بعض مقامات پر چند الفاظ کی تبدیلی سے دیا گیا ہے۔
3. بعض آیات کا ترجمہ چند ایک مقامات پر عربی متن کے مطابق نہیں ہے۔
4. آیاتِ مقدسہ کے نصف کے قریب حوالہ جات بھی درست نہیں ہیں۔

یہی ترجمہ نظر ثانی اور اصلاح کے بغیر ۱۹۳۴ء کے ایڈیشن میں دے دیا گیا۔ ان ابتدائی اشاعتوں کے کئی ایڈیشنز شائع ہوئے۔ ۱۹۸۶ء کو پروفیسر محمد سعید شیخ نے نہایت محنت سے اس کتاب کی تدوین و تصحیح اور تحشیہ کا فریضہ سرانجام دیا۔ انہوں نے قرآنی آیات کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ دیے گئے حوالہ جات بھی درست کر دیے مگر انہوں نے عربی متن کے ساتھ انگریزی ترجمہ کا تقابل و موازنہ نہ کیا جس وجہ سے ترجمہ کی اغلاط ان کے مدون کردہ ایڈیشن میں بھی آ گئیں۔ ان کا مدون کردہ ایڈیشن ۱۹۸۶ء کو ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، لاہور اور اقبال اکیڈمی، لاہور نے شائع کیا۔ تب سے اب تک یہ دونوں ادارے اور کئی دیگر ملکی اور غیر ملکی ادارے اس کے متعدد ایڈیشنز شائع کر چکے ہیں۔ انگریزی خطباتِ اقبال کے ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۴ء اور ۱۹۸۶ء کے ایڈیشنز کے اردو، پنجابی، عربی، فارسی کے علاوہ دنیا کی چند دیگر زبانوں میں بھی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ اس طرح ان نسخوں میں موجود قرآنی آیات کے ترجمہ میں موجود اغلاط ان کی مختلف اشاعتوں میں اور ان کے متعدد تراجم میں اضافہ کے ساتھ آ گئی ہیں اور تراجم میں برتی گئی

لاپرواہی کی وجہ سے یہ اغلاط کئی گنا ہو چکی ہیں۔ علامہ اقبال کے انگریزی خطبات پر مبنی یہ کتاب علمی و ادبی لحاظ سے نہایت قدر و قیمت کی حامل ہے۔ قریباً نوے برس سے یہ کتاب اور اس کے تراجم اغلاط سمیت شائع ہو رہے ہیں۔

انگریزی خطباتِ اقبال کے اب تک درج ذیل پانچ عدد اردو تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان کا ترجمہ "تجدیدِ تفکرِ اسلامی" زیرِ طبع ہے۔

	عنوانِ ترجمہ	مترجم	ناشر	بار	سن اشاعت
۱۔	"تشکیل جدید الٰہیاتِ اسلامیہ"	"سید نذیر نیازی"	"بزمِ اقبال، لاہور"	اول	۱۹۵۸ء
۲۔	"مذہبی افکار کی تعمیرِ نو"	"شریف کنجاہی"	"بزمِ اقبال، لاہور"	اول	۱۹۹۲ء
۳۔	"تفکیر دینی پر تجدیدِ نظر"	"ڈاکٹر محمد سمیع الحق"	"ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلوی"	اول	۱۹۹۴ء
۴۔	"تجدیدِ فکریاتِ اسلام"	"ڈاکٹر وحید عشرت"	"اقبال اکادمی پاکستان"	اول	۲۰۰۲ء
۵۔	"اسلامی فکر کی نئی تشکیل"	"شہزاد احمد"	"مکتبہ خلیل، لاہور"	اول	۲۰۰۵ء

انگریزی خطباتِ اقبال کے دو ابتدائی نسخوں (مطبوعہ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۴ء) کی طرح ان کے اردو تراجم میں بھی قرآنی آیات کے دیے گئے متن، اردو ترجمہ اور حوالہ جات میں کافی اغلاط موجود ہیں۔ کسی بھی مترجم نے آیاتِ مقدسہ کے انگریزی ترجمہ کے ماخذ اور عربی متن سے اس ترجمے کا موازنہ کر کے اس کی درستی کا جائزہ نہیں لیا۔ ان میں سے زیادہ تراجم میں قرآنی آیات کے دیے گئے حوالہ جات درست نہیں ہیں۔ بعض آیات کا ترجمہ انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے ترجمہ و حوالہ جات دینے میں برتی گئی عدم احتیاط اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ دیگر متن کا ترجمہ کرتے وقت بھی بہت زیادہ احتیاط نہیں کی گئی۔ متن کے ساتھ ان تراجم کا موازنہ کرنے سے بہت سے مقامات پر کمی بیشی نظر آتی ہے۔

"تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" میں قرآنی آیات کا عربی متن بغیر اعراب کے دیا گیا ہے۔ تاہم، دیا گیا عربی متن درست ہے۔ **"تفکیر دین پر تجدید نظر"**، **"تجدید فکریاتِ اسلام"** اور **"اسلامی فکر کی نئی تشکیل"** میں بھی قرآنی آیاتِ مقدسہ کا عربی متن دیا گیا ہے۔ **"مذہبی افکار کی تعمیرِ نو"** اور **"تجدید تفکرِ اسلامی"** میں آیاتِ مقدسہ کا عربی متن نہیں دیا گیا۔ **"تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ"** میں انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کا اردو ترجمہ نہیں دیا گیا۔ **"اسلامی فکر کی نئی تشکیل"** میں فاضل مترجم نے آیاتِ مقدسہ کا خود اردو میں ترجمہ کرنے کے بجائے 'تفہیم القرآن' سے ترجمہ نقل کیا ہے۔ دیگر تراجم میں آیات کے انگریزی متن کا ترجمہ دیا گیا ہے مگر ترجمہ کرتے وقت اس کا عربی متن سے موازنہ نہیں کیا گیا جس وجہ سے اصل متن کی اغلاط ان تراجم میں بھی آ گئی ہیں۔ زیرِ تبصرہ اردو تراجم میں قرآنی آیات اور دیگر متن کے ترجمہ کے سلسلہ میں نظر آنے والی کوتاہیوں کا اگر تفصیلی ذکر کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی۔ اس مختصر تحقیقی مقالہ کے علمی و ادبی تقاضوں کے پیشِ نظر چند ایک مثالوں پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔[1]

سورۂ قیامہ (۷۵) کی آیت ۳۷ "اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی" میں "نُطۡفَةً" سے مراد قطرہ (drop)، "نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِیٍّ" سے مراد منی کا ایک قطرہ (a drop of semen) اور "یُمۡنٰی" کا مطلب ہے جو 'ٹپکا دیا جاتا ہے'۔ راڈویل نے "

نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ" کا ترجمہ 'a drop of semen' کے بجائے 'mere embryo' کیا ہے جو کہ درست نہیں۔ اس نے لفظ " یُمْنٰی " کا ترجمہ بھی نہیں دیا۔ خطباتِ اقبال کی پہلی اشاعت میں یہ ترجمہ اسی طرح دے دیا گیا۔ اس کے بعد کی تمام اشاعتوں میں یہ ترجمہ اسی طرح شائع ہوتا رہا ہے۔ یہ غلطی محمد سعید شیخ کے مدون کردہ نسخہ اور اس کے بعد کی تمام اشاعتوں میں اسی طرح موجود ہے۔ آیاتِ مقدسہ کا عربی متن، ان کا اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری، خطباتِ اقبال کے مجموعے "The Reconstruction of Religious Thought in Islam" اور راڈویل کے انگریزی ترجمہ سے اقتباسات پیشِ خدمت ہیں۔

"اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰىo"

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری

"کیا وہ (اپنی اِبتداء میں) منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکا دیا جاتا ہےo"[2]

English Translation Given in the three(1930's, 1934's & 1986's) editions of 'The Reconstruction of Religious Thought in Islam'

"Was he not a mere **embryo**" [3]

انگریزی متن کا اردو ترجمہ از مقالہ نگار

"کیا وہ محض ایک جنین نہیں تھا؟"

English Translation Given by JM Rodwell

"Was he not a mere **embryo?"** [4]

ڈاکٹر طاہر القادری کی طرح دیگر تمام مشہور اردو مترجمین، امام احمد رضا خان، فتح محمد جالندھری، مولانا مودودی، محمد حسین نجفی، عبد السلام بھٹوی سلفی اور انگریزی زبان کے مترجمین یوسف علی، پکتھال اور آربری نے " نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ" کا ترجمہ 'mere embryo' کے بجائے 'a drop of semen' (منی کا ایک قطرہ) ہی کیا ہے۔[5]

"نطفہ" سے مراد "مائع کی نہایت قلیل مقدار (قطرہ)" ہے۔ قرآن حکیم میں کم از کم گیارہ مقامات پر ذکر کیا گیا ہے کہ انسان کو "نطفہ" سے تخلیق کیا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

آیات ۱۹:۸۰، ۲:۷۶، ۲:۷۵، ۳۷:۵۳، ۴۶:۴۰، ۶۷:۳۶، ۷۷:۳۵، ۱۱:۲۳، ۱۳:۲۲، ۵:۱۸، ۳۷:۱۶، ۴:۱۶

شکمِ مادر میں نر جنسی خلیے (sperm) اور مادہ جنسی خلیے (egg) کے ملاپ سے ایک تا تین دن میں زائیگوٹ (zygote) بنتا ہے۔ دوسرے دن تا اکیسویں دن کے دوران زائیگوٹ، بلاسٹوسسٹ (blastocyst) کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اکیس سے اکہتر دن کے درمیانی عرصہ میں بلاسٹوسسٹ، امبریو (embryo) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔[6]

اس لحاظ سے عربی متن " نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ" کا انگریزی ترجمہ 'embryo' درست نہیں ہے۔ "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" کے صفحہ ۲۴ پر اور "تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر" کے صفحہ ۲۱ پر اس کا ترجمہ "منی کی ایک بوند" دیا گیا ہے۔ "اسلامی فکر کی نئی تشکیل" کے صفحہ ۲۹ پر اس کا ترجمہ "حقیر پانی کا نطفہ"، "تجدید فکریاتِ اسلام" کے صفحہ ۲۶ پر اور "تجدیدِ تفکرِ اسلامی" کے قلمی نسخہ کے صفحہ ۱۱ پر اس کا ترجمہ "منی کا ایک قطرہ" دیا گیا ہے جو کہ عربی متن "نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ" کے مطابق اور درست ہے مگر انگریزی متن 'embryo' کے مطابق نہیں ہے۔ ان میں سے کسی بھی مترجم نے انگریزی ترجمہ میں موجود اس غلطی کی نشاندہی نہیں کی۔

پہلے خطبے میں سورۂ غاشیہ (۸۸) کی آیت ۱۷ کے راڈویل کے دیے گئے انگریزی ترجمہ میں "اَلْاِبِل" (اونٹوں) کا ترجمہ 'camels' کے بجائے 'clouds' دیا گیا ہے۔ بعد میں یہی ترجمہ انگریزی خطبہ کے تینوں متون دے دیا گیا۔ ۱۹۳۰ء سے لے کر آج ۲۰۱۹ء تک یہ ترجمہ اسی طرح شائع ہو رہا ہے عربی متن اور اس کے تراجم ملاحظہ فرمائیں۔

"اَفَـلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡo"

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری

"(منکرین تعجب کرتے ہیں کہ جنت میں یہ سب کچھ کیسے بن جائے گا تو) کیا یہ لوگ **اونٹ** کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح (عجیب ساخت پر) بنایا گیا ہے؟o"(7)

English Translation Given in the three(1930's, 1934's & 1986's) editions of 'The Reconstruction of Religious Thought in Islam'

"Can they not look up to the **clouds**, how they are created;.." (8)

انگریزی متن کا اردو ترجمہ از مقالہ نگار

"کیا وہ **بادلوں** کی طرف نہیں دیکھتے، انہیں کس طرح بنایا گیا ہے؟"

English Translation Given by JM Rodwell

"Can they not look up to the clouds, how they are created;.." (9)

سورۂ غاشیہ (۸۸) کی آیت ۱۷ کے علاوہ لفظ "اَلْاِبِل" سورۂ انعام (۶) کی آیت ۱۴۴ میں بھی استعمال ہوا ہے۔ اُس آیت (۶:۱۴۴) میں راڈویل نے بھی اس لفظ کا ترجمہ اونٹوں (camels) کیا ہے۔

جے ایم روڈویل (J. M. Rodwell) کے علاوہ دیگر تمام مشہور اردو مترجمین، امام احمد رضا خان، فتح محمد جالندھری، مولانا مودودی، محمد حسین نجفی، عبد السلام بھٹوی سلفی، ڈاکٹر طاہر القادری اور انگریزی مترجمین یوسف علی، پکتھال، آربری، شاکر، محمد سرور اور محسن خان نے " اَلْاِبِل "کا ترجمہ 'camel' یا 'camels' ہی کیا ہے۔ تفسیر ابنِ عباس، تفسیر ابنِ کثیر، تفسیر بغوی، تفسیر بیضاوی، تفسیر در منثور، تفسیر ماجدی تفسیر قرطبی، معارف القرآن، ضیاء القرآن اور تبیان القرآن میں بھی اس کا ترجمہ "اونٹوں" دیا گیا ہے۔(10)

"مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" کے صفحہ نمبر ۲۷ پر، "تفکیر دینی پر تجدید نظر" کے صفحہ نمبر ۲۴ پر اور "تجدید تفکرِ اسلامی" کے قلمی نسخہ کے صفحہ نمبر ۱۴ پر "اَلْاِبِل" کا ترجمہ "اونٹ" یا "اونٹوں" کے بجائے "بادلوں" کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ "تجدید فکریاتِ اسلام" کے صفحہ ۳۰ نمبر پر "اَلْاِبِل" کا ترجمہ "اونٹ" اور "اسلامی فکر کی نئی تشکیل" کے صفحہ نمبر ۳۴ پر اس کا ترجمہ "اونٹوں" دیا گیا ہے جو کہ قرآنِ حکیم کے متن کے مطابق درست ہے۔ مترجمین میں سے کسی نے بھی قرآنِ حکیم کے متن اور انگریزی ترجمہ کے اس اختلاف کا ذکر نہیں کیا اور ان میں سے ہر ایک نے کسی ایک قرآن حکیم کے متن یا انگریزی متن کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترجمہ کر دیا۔

"وَهُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوۡمَ لِتَہۡتَدُوۡا بِہَا فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَo وَ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ فَمُسۡتَقَرٌّ وَّ مُسۡتَوۡدَعٌ ؕ قَدۡ فَصَّلۡنَا الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّفۡقَهُوۡنَo وَ هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ نَبَاتَ کُلِّ شَیۡءٍ فَاَخۡرَجۡنَا مِنۡہُ خَضِرًا نُّخۡرِجُ مِنۡہُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا ۚ وَ مِنَ النَّخۡلِ مِنۡ

طَلۡعِهَا قِنۡوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّالزَّيۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُشۡتَبِهًا وَّغَيۡرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنۡظُرُوۡۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ
اَثۡمَرَ وَيَنۡعِهٖ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكُمۡ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝"[11]

اردو ترجمہ از ڈاکٹر طاہر القادری

"اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستاروں کو بنایا تاکہ تم ان کے ذریعے بیابانوں اور دریاؤں کی **تاریکیوں** میں راستے پا سکو۔ بے شک ہم نے علم رکھنے والی قوم کے لیے (اپنی) نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں○ اور وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں **ایک جان** (یعنی ایک خلیہ) سے پیدا فرمایا ہے پھر (تمہارے لیے) ایک جائے اقامت (ہے) اور ایک جائے امانت (مراد رحم مادر اور دنیا ہے یا دنیا اور قبر ہے)۔ بے شک ہم نے سمجھنے والے لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں○ اور وہی ہے جس نے آسمان کی طرف سے پانی اتارا پھر ہم نے اس (بارش) سے ہر قسم کی روئیدگی نکالی پھر ہم نے اس سے سرسبز (کھیتی) نکالی جس سے **ہم اوپر تلے پیوستہ دانے** نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغات اور زیتون اور انار (بھی پیدا کیے جو کئی اعتبارات سے) آپس میں ایک جیسے (لگتے) ہیں اور (پھل، ذائقے اور تاثیرات) جداگانہ ہیں۔ تم درخت کے پھل کی طرف دیکھو جب وہ پھل لائے اور اس کے پکنے کو (بھی دیکھو)، بے شک ان میں ایمان رکھنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں○"[12]

English Translation Given in the three(1930's, 1934's & 1986's) editions of 'The Reconstruction of Religious Thought in Islam'

“And it is He Who hath ordained for you that ye may be guided thereby in the darkness of the land and of the sea! Clear have We made Our signs to “men of knowledge”. And it is He Who hath created you of one breath, and hath provided you an abode and resting place (in the womb). Clear have We made Our signs for “men of insight”! And it is He Who sendeth down rain from Heaven: and We bring forth by it the buds of all the plants and from them bring We forth the green foliage, and the close-growing grain, and palm trees with sheaths of clustering dates, and gardens of grapes, and the olive, and the pomegranate, like and unlike. Look you on their fruits when they ripen. Truly herein are signs unto people who believe.” [13]

انگریزی متن کا اردو ترجمہ از مقالہ نگار

"اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے....بنائے ہیں تاکہ تم زمین اور سمندر کی تاریکی میں ان سے رہنمائی حاصل کر سکو! بے شک ہم نے ”علم رکھنے والوں کے لیے“ اپنی نشانیاں واضح کر دی ہیں۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں ایک نَفَس (سانس) سے پیدا کیا ہے اور تمہیں ایک ٹھکانا اور (رحم مادر میں) آرام کی جگہ عطا کی ہے۔ ہم نے ”بصیرت رکھنے والے لوگوں“ کے لیے اپنی نشانیاں واضح کر دی ہیں۔ اور وہی ہے جو آسمان سے بارش برساتا ہے: اور اس سے ہم تمام پودوں کی کلیاں اگاتے ہیں اور اُن سے ہم سبز پتے وجود میں لاتے ہیں اور ان سے ہم اوپر تلے پیوستہ دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغات اور زیتون اور انار ایک دوسرے سے مشابہ اور غیر مشابہ۔ تم ان کے پھل کی طرف دیکھو جب وہ پکتے ہیں۔ بے شک ان میں ایمان رکھنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

English Translation Given by JM Rodwell

“And it is He who hath ordained the stars for you that ye may be guided thereby in the darknesses of the land and of the sea! clear have we made our signs to men of knowledge. And it is He who hath produced you from one man, and hath provided for you an abode and resting-place! Clear have we made our signs for men of insight. And it is He who sendeth down rain from Heaven: and we bring forth by it the buds of all the plants, and from them bring we forth the green foliage, and the close growing grain, and palm trees with sheaths of clustering dates, and gardens of grapes, and the olive

and the pomegranate, like and unlike. Look ye on their fruits when they fruit and ripen. Truly herein are signs unto people who believe." (14)

خطبہ میں جے ایم روڈویل (J. M. Rodwell) کا انگریزی ترجمہ (خط کشیدہ الفاظ میں) کچھ تبدیلیوں کے ساتھ دیا گیا ہے۔ راڈویل نے سورہ انعام کی آیت ۹۷ کے انگریزی ترجمہ میں لفظ "النُّجُوْمَ" کا ترجمہ (stars) دیا ہے، مگر خطبات کے ۱۹۳۰ء کے ایڈیشن میں اور بعد کی تمام اشاعتوں میں دیے گئے انگریزی ترجمہ میں لفظ "النُّجُوْمَ" کا ترجمہ (stars) نہیں دیا گیا۔ تمام اردو تراجم میں بھی اس غلطی کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ راڈویل نے لفظ "ظُلُمٰتِ" کا ترجمہ darknesses کیا ہے جو کہ عربی متن کے مطابق درست ہے مگر خطبات میں اس کا ترجمہ darkness دیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔ اسی طرح آیت ۹۸ میں تمام مترجمین نے "نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ" کا ترجمہ ایک انسان (one man)، ایک شخص (one person) یا ایک جان (one soul) دیا ہے۔ راڈویل نے بھی اس کا ترجمہ 'one man' دیا ہے مگر انگریزی خطبہ میں اس کا ترجمہ 'one breath' دیا گیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ آیت ۹۹ میں "حَبًّا مُّتَرَاكِبًا" (اوپر تلے پیوستہ دانے، تہ بہ تہ چڑھے ہوئے دانے، ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے دانے) کا ترجمہ "the close growing grain" دیا گیا ہے۔ آکسفورڈ ایڈیشن میں یہاں ترجمہ grain کے بجائے green دیا ہے جس کی ادارہ ثقافتِ اسلامیہ اور اقبال اکیڈمی کے ایڈیشن میں اصلاح کر دی گئی ہے۔

"تجدید فکریاتِ اسلام" میں سورۂ انعام (۶) کی آیات ۹۷ تا ۹۹ میں سے صرف آیت ۹۹ کا متن اور ترجمہ دیا گیا ہے۔ دیگر دو آیات (۹۷ اور ۹۸) جن میں الفاظ "النُّجُوْمَ" اور "نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ" استعمال ہوئے ہیں ان کا عربی متن اور اردو ترجمہ نہیں دیا گیا۔ خطبات کے دیگر تمام مترجمین نے مذکورہ تینوں آیاتِ مقدسہ کا اردو ترجمہ دیا ہے۔ اگرچہ انگریزی متن میں لفظ "النُّجُوْمَ" کا ترجمہ stars نہیں دیا گیا مگر سب نے اس کا اردو میں ترجمہ "ستاروں"، "ستارے" یا "تاروں" دیا ہے۔

انگریزی ترجمہ میں "نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ" کا ترجمہ "one breath" دیا گیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ "تفکیر دینی پر تجدید نظر" کے صفحہ نمبر ۲۳ پر اس کا ترجمہ "ایک سانس" دیا گیا ہے جو کہ انگریزی متن کے مطابق درست مگر قرآنی متن کے مطابق غلط ہے۔ "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" کے صفحہ نمبر ۲۶ پر اس کا ترجمہ "ایک نفس"، "اسلامی فکر کی نئی تشکیل" کے صفحہ نمبر ۳۳ پر اس کا ترجمہ "ایک متنفس" اور "تجدیدِ تفکرِ اسلامی" کے قلمی نسخہ کے صفحہ نمبر ۱۴ پر اس کا ترجمہ "ایک جان" دیا گیا ہے۔ سب کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست ہے مگر انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ ان مترجمین میں سے کسی نے بھی انگریزی ترجمہ میں موجود ان اغلاط کی نشاندہی نہیں کی اور اپنے ترجمہ میں انگریزی متن سے اتفاق یا اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔

خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے متن، حوالہ جات اور ترجمہ سے متعلق مذکورہ بالا نوعیت کی کافی اغلاط پائی جاتی ہیں۔ مثلاً

"تجدید فکریاتِ اسلام" میں سورۂ بقرہ (۲) کی آیات ۳۰ تا ۳۳ کے ترجمہ میں الفاظ 'اور یاد کرو' زائد از متن ہیں اور انہیں قوسین میں دیا جانا چاہیے تھا۔ " فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ " "And when he had informed them of the names" کا اردو ترجمہ نہیں دیا گیا۔[15]

"اسلامی فکر کی نئی تشکیل" میں سورۂ آلِ عمران (۳) کی آیات ۱۹۰ اور ۱۹۱ کے ترجمے میں "السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" کا ترجمہ

"آسمانوں اور زمین" ہونا چاہیے جبکہ ان کا ترجمہ "زمین اور آسمان" کیا گیا ہے۔ سورۂ لقمان (۳۱) کی آیت ۲۰ میں "مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ" کا ترجمہ "جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے" ہونا چاہیے مگر اس کا ترجمہ "زمین اور آسمان کی ساری چیزیں" کیا گیا ہے۔[16]

خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں آیاتِ مقدسہ کے ترجمہ کے علاوہ دیگر متن کے ترجمہ میں بھی کئی مقامات پر کمی بیشی، الفاظ کی تقدیم و تاخیر اور زمانے کا فرق نظر آتا ہے۔ اس ضمن میں اختصار کے لیے صرف پہلے خطبے کے ترجمہ سے چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

of 'The Reconstruction of Religious Thought in Islam'

"Yet it cannot be denied that faith is more than mere feeling. It has something like a cognitive content, and the existence of rival parties– scholastics and mystics– in the history of religion shows that idea is a vital element in religion."[17]

اردو ترجمہ از "تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ"

"بایں ہمہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ مذہب کی حیثیت محض احساس کی نہیں، اس میں تعقل کا ایک عنصر شامل رہتا ہے۔ **یہی وجہ ہے کہ** مذہب کی تاریخ صوفیہ اور متکلمین ایسی دو حریف جماعتوں کی موجودگی سے **کبھی خالی نہیں رہی، جس سے پھر اس امر کا ثبوت ملتا ہے** کہ مذہب کے لیے فکر کا وجود ناگزیر ہے۔"[18]

اردو ترجمہ از "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو"

"اس کے باوجود انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایمان احساس محض سے فزوں تر ہے **اور** اس کے مافیہ میں دانست سے ملتی جلتی کوئی چیز بھی ہوتی ہے۔ مذہب کی تاریخ میں متکلمین اور متصوفین کی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے والی جماعتوں کا ہونا ظاہر کرتا ہے مذہب میں سوچ کا رنگ خاصا غالب رہا ہے۔"[19]

اردو ترجمہ از "تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر"

"تاہم یہ ایک ناقابلِ انکار امر ہے کہ ایمان احساسِ محض سے بالاتر ہے۔ اس میں کچھ ایسی باتیں موجود ہیں جو عقلی تجسس کا سامان بن سکتی ہیں۔ مذہب کی تاریخ میں دو مخالف گروہ صوفیہ اور متکلمین کا وجود اس بات کا شاہد ہے کہ مذہب میں فکر ایک جاندار عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔"[20]

اردو ترجمہ از "تجدیدِ فکریاتِ اسلام"

"تاہم اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایمان احساس محض سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس میں کسی حد تک وقوف کا عنصر بھی موجود ہوتا ہے۔ تاریخِ مذہب میں مدرسی اور صوفیانہ، دو متخالف مکاتب کی موجودگی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ مذہب میں فکر ایک اہم عنصر کی حیثیت سے موجود ہے۔"[21]

اردو ترجمہ از "اسلامی فکر کی نئی تشکیل"

"اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایمان محض احساس سے بڑی شے ہے، اس میں تفکرانہ مواد سے ملتی جلتی کوئی چیز ہوتی ہے، اس میں متکلمین (Scholastic) اور صوفیا جیسے ایک دوسرے کے مخالف گروہ بھی موجود ہوتے ہیں، جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تاریخ مذاہب میں خیال (Idea) مذہب کا زندگی بخش (Vital) عنصر ہے۔"[22]

اردو ترجمہ از "تجدیدِ تفکرِ اسلامی"

"تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایمان محض احساس سے کچھ بڑھ کر ہے۔ یہ اپنے اندر ایک علمی و ادراکی (Cognitive) سرمایہ رکھتا ہے نیز مذہبی تاریخ میں متکلمین (Scholastics) اور صوفیا (Mystics) کی صورت میں حریف گروہوں کی موجودگی اس امر کو واضح کرتی ہے کہ فکر و خیال مذہب کا ایک ناگزیر پہلو ہے۔"[23]

"تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ" کا ترجمہ متن کے مفہوم پر مبنی ہے۔ الفاظ "faith" اور "religion" دونوں کا ترجمہ "مذہب" کیا گیا ہے جبکہ لفظ "faith" کا ترجمہ "ایمان" ہونا چاہیے۔ الفاظ "scholastics and mystics" کی ترجمہ میں ترتیب بدل دی گئی ہے اور ان کا ترجمہ "متکلمین اور صوفیہ" کے بجائے "صوفیہ اور متکلمین" کیا گیا ہے۔

"مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" میں دیا گیا مندرجہ بالا ترجمہ کافی حد تک ٹھیک ہے۔ پہلے جملے کے الفاظ "mere feeling" کا ترجمہ "محض احساس کے بجائے "احساسِ محض" کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔ دوسرے جملے کے ترجمے میں الفاظ "مافیہ" اور "دانست" کے بجائے قدرے سہل الفاظ استعمال ہونے سے دائرہ تفہیم قدرے وسیع ہو سکتا تھا۔

"تفکیرِ دینی پر تجدید نظر" میں "ڈاکٹر محمد سمیع الحق" نے انگریزی متن کا "بامحاورہ ترجمہ" کرنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے جملے کے الفاظ "mere feeling" کا ترجمہ "محض احساس کے بجائے "احساسِ محض" کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔ دوسرے جملے کا ترجمہ قابلِ غور ہے۔ اس کے ابتدائی حصے "It has something like a cognitive content," کا ترجمہ "اس میں علمی و عقلی سرمایہ (cognitive content) جیسی کوئی چیز ہوتی ہے۔" ہونا چاہیے تھا۔ انہوں نے اس کا ترجمہ کرتے وقت الفاظ کے انفرادی و اجتماعی مفہوم اور فعل (verb) کو پیشِ نظر نہیں رکھا۔ ان کا ترجمہ "اس میں کچھ ایسی باتیں موجود ہیں جو عقلی تجسس کا سامان بن سکتی ہیں۔" اس لحاظ سے درست نہیں ہے۔ ان کے ترجمہ میں بعض مقامات پر اس طرح کی صورتِ حال نظر آتی ہے۔

"تجدید فکریاتِ اسلام" میں زیرِ تبصرہ عبارت کے پہلے جملے کے الفاظ "mere feeling" کا ترجمہ "محض احساس کے بجائے "احساسِ محض" کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔ دوسرے جملے کے ابتدائی حصے "It has something like a cognitive content," کا ترجمہ "اس میں کسی حد تک وقوف کا عنصر بھی موجود ہوتا ہے۔" غور طلب ہے۔ لفظ "something" کا مطلب ہے "کوئی چیز"۔ اس کا ترجمہ "کسی حد تک" نہیں ہو سکتا۔ راقم الحروف کے خیال میں اس کا ترجمہ "اس میں علمی و عقلی سرمایہ (cognitive content) جیسی کوئی چیز ہوتی ہے۔" ہونا چاہیے تھا۔

"اسلامی فکر کی نئی تشکیل" میں فاضل محقق و مترجم "شہزاد احمد" نے لفظی و بامحاورہ ترجمہ نگاری کے اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے زیرِ تبصرہ عبارت کا درست ترجمہ کیا ہے۔

"تجدیدِ تفکرِ اسلامی" میں فاضل محقق و مترجم "پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان" نے نہایت مہارت اور خوبصورتی سے انگریزی متن کے الفاظ کے انفرادی و اجتماعی مفہوم کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے۔ ان کا ترجمہ ہر لحاظ سے لائقِ تحسین ہے۔ انگریزی الفاظ "cognitive content" بطور اسم استعمال ہوتے ہیں۔ ان سے مراد تعلیم و تربیت، تجربہ و مشاہدہ اور غور و فکر یعنی تعلم، تفکر اور تعقل سے حاصل ہونے والا علم، تجربہ، تصور، نظریہ، عقیدہ، فکر (سوچ) اور خیال ہے۔ اس لیے ان کا درست ترجمہ "علمی و ادراکی سرمایہ" یا "علمی و عقلی سرمایہ" ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے زیرِ تبصرہ عبارت کی طرح قریباً تمام خطبات کو اسی طرح اردو ترجمہ کا رُوپ دیا ہے۔

تمام تراجم کے مندرجہ بالا جائزہ کی رو سے راقم الحروف کے نزدیک زیرِ تبصرہ عبارت کا ترجمہ یہ ہونا چاہیے:

"تاہم اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ایمان محض احساس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اس میں علمی و عقلی سرمایہ (cognitive content) جیسی کوئی

چیز ہوتی ہے اور مذہب کی تاریخ میں متکلمین (scholastics) اور صوفیا (mystics) کے مخالف گروہوں کی موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ فکر و خیال مذہب کا ایک حیات بخش (vital) عنصر ہے۔"

مجموعی طور پر خطباتِ اقبال کے تمام مطبوعہ اردو تراجم میں مندرجہ بالا مثالوں کے مطابق کمی بیشی نظر آتی ہے۔ اس ضمن میں تمام تراجم کا اجمالی جائزہ اور چند مزید مثالیں پیشِ خدمت ہیں:

"مذہبی افکار کی تعمیر نو" میں فاضل مترجم "شریف کنجاہی" نے تمام خطبات کے آخر پر مختصر سے حواشی بھی دیے ہیں۔ ان کا ترجمہ کافی حد تک درست ہے۔ تاہم، اس میں مزید اصلاح کی گنجائش ہے۔ انہوں نے ترجمہ میں کئی مقامات پر بہت سے مشکل الفاظ استعمال کیے ہیں۔ کئی مقامات پر ان کا دیا گیا ترجمہ متن کے مطابق نہیں ہے۔ مثلاً، درج ذیل جملے کا ترجمہ صحیح زمانے (Tense) میں نہیں ہوا:

"As we all know, Greek philosophy has been a great cultural force in the history of Islam." (24)

"جس طرح سب کو معلوم ہے کہ اسلام کی تاریخ میں یونانی فلسفہ بہت بڑی ثقافت تھی۔" (25)

اسی ترجمہ میں دی گئی درج ذیل عبارت کے خط کشیدہ الفاظ کا ترجمہ غور طلب ہے۔ ترجمہ کرتے وقت جملے کی بناوٹ، الفاظ کے انفرادی و اجتماعی مفہوم، عبارت کے سیاق و سباق اور اصل مفہوم کو پیشِ نظر نہیں رکھا گیا۔ اسی طرح کی ایک اور مثال پیشِ خدمت ہے۔

"If we are right, feeling is quite as much an objective consciousness as is idea: it refers always to something beyond the present self and has no existence save in directing the self toward that object in whose presence its own career must end!" (26)

"اگر یہ بات سچ ہے تو پھر احساس بھی اتنا ہی باہدف شعور ہے جتنی کہ پنداشت۔ یہ ہمیشہ کسی اس چیز کی طرف اشارہ کرے گا جو اس وقت جو کچھ وہ ہوتا ہے اس سے مختلف ہوتی ہے اور جس کی ہستی اپنا رخ اس شے کی جانب کر دینے میں ہی ہوتی ہے جس کے سامنے آ جانے سے اس کا اپنا سفر ختم ہو جاتا ہے۔" (27)

راقم الحروف کے نزدیک مندرجہ بالا اقتباس کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے:

"اگر ہم درست (نتیجے پر پہنچے) ہیں تو (مطلب یہ ہوا کہ) احساس ایسا ہی معروضی شعور ہے جیسا کہ خیال: یہ ہمیشہ صاحبِ احساس ذات (present self) سے پرے کسی شے کی جانب اشارہ کرتا ہے اور احساس کا اس کے سوا اور کوئی مطلب ہی نہیں کہ وہ ذات کو اس شے کی طرف رہنمائی دے کہ جس کی موجودگی (تحصیل) سے اِس (احساس) کا اپنا کام لازماً مکمل ہو جائے۔"

احساس خیال یا خیالات کی صورت میں انسانی سوچ میں داخل ہوتا ہے۔ احساس اور خیال میں ایک منطقی اور روحانی ربط و تعلق پایا جاتا ہے۔ احساس، خیال کی طرح ہی ہمارے شعور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ اپنے ہدف و مرکز کی طرف رہنمائی کرتا اور وہاں پہنچنے میں مدد کرتا ہے۔ اس کام کی تکمیل پر اس کا مقصد پورا ہو جاتا اور سفر مکمل ہو جاتا ہے۔ مثلاً بھوک کے احساس سے کچھ کھانے کا خیال پیدا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ کچھ اشیاء تصور میں آتی ہیں۔ صاحبِ احساس ان اشیاء تک رسائی حاصل کرکے بھوک مٹا لیتا ہے۔ اس طرح احساس کا سفر مکمل ہو جاتا ہے۔ لفظ "پنداشت" فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب وہم، گمان اور خیال ہے۔ علامہ اقبال نے اپنے اس خطبہ میں یہ لفظ "خیال"، "تصور" اور "فکر" کی حقیقت اور اس کی اثر پذیری بیان کرنے کے لیے استعمال کیا

ہے۔ اس لیے اس کا آسان اور موزوں ترجمہ "خیال" ہے۔ (28)

"مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" میں لفظ "پنداشت" کی طرح کئی الفاظ اور اصطلاحات کے ترجمہ میں مشکل الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ لفظ "stimuli" کا ترجمہ "محرکات" کے بجائے "انگیزوں" اور "system of responses" کا ترجمہ "رد عمل کا نظام" یا "رد عملی نظام" کے بجائے "استجابی نظام" دیا گیا ہے۔ حواشی میں عربی عبارات بغیر اعراب کے دی گئی ہیں۔ املا کی اغلاط بھی نظر آتی ہیں۔ مثلاً "لفظ "Data" کے بجائے "Date" اور "Stimuli" کے بجائے "Stimulik" لکھا ہوا ہے۔ (29)

"تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ" کا ترجمہ متن کے مفہوم پر مبنی ہے۔ ترجمہ کرتے وقت جملوں کی بناوٹ اور الفاظ کی ترتیب مدِ نظر نہیں رکھی گئی۔ بعض مقامات پر اردو ترجمہ میں زائد از متن الفاظ دیے گئے ہیں۔ تمام ترجمہ میں یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ اصولِ ترجمہ کے مطابق زائد از متن الفاظ قوسین میں دیے جانے چاہئیں اور ترجمہ میں کسی خاص ضرورت کے بغیر الفاظ کی ترتیب نہیں بدلنی چاہیے۔ مترجم نے ترجمہ کے شروع میں "مفصل مقدمہ"، ہر خطبہ کے آخر پر مختصر و مفصل "حواشی" اور کتاب کے آخر پر "تصریحات"، "مصطلحات" اور "اشاریہ" دے کر انگریزی متن اور اس کے اردو ترجمہ کی تفہیم سہل تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس لحاظ سے اس ترجمہ کو دیگر تمام تراجم پر فضیلت حاصل ہے۔

"تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر" میں فاضل مترجم ڈاکٹر محمد سمیع الحق نے تمام خطبات کے ترجمہ میں صرف چند ایک مقامات پر اکا دکا حواشی دیے ہیں۔ کئی جملے ایسے ہیں جن کا ترجمہ اصلاح طلب ہے۔ چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔ اختصار کے پیشِ نظر، راقم الحروف نے آئندہ صفحات پر انگریزی متن اور اس کے زیرِ جائزہ ترجمہ کے غور طلب حصوں کے نیچے خط لگا دیا ہے اور ساتھ ہی اپنی صوابدید کے مطابق درست ترجمہ تجویز کر دیا ہے۔

"The essence of religion, on the other hand, is faith; and faith, like the bird, sees its "trackless way" unattended by intellect which, in the words of the great mystic poet of Islam, "only waylays the living heart of man and robs it of the invisible wealth of life that lies within." Yet it cannot be denied that faith is more than mere feeling." (30)

"اس کے برعکس مذہب کی اصل ایمان ہے اور ایمان کی مثال اس طائر کی سی ہے جو عقل کی مدد کے بغیر اپنی دشوار گزار راہوں کو دیکھ لیتا ہے۔ عقل کے متعلق ایک صوفی شاعر کا قول ہے کہ یہ آدمی کے قلبِ حیوان کو گمراہ کرتی اور اس کی غیر محسوس دولتِ حیات جو اس کے اندرون میں جاگزین رہتی ہے لوٹ لیتی ہے۔ تاہم یہ ایک ناقابلِ انکار امر ہے کہ ایمان احساسِ محض سے بالاتر ہے۔" (31)

عربی لغت کے مطابق لفظ "حیوان" کا مطلب "جاندار" ہے۔ اس لحاظ سے "قلبِ حیوان" کا مطلب ہے "جاندار کا دل"۔ انگریزی الفاظ "living heart" کا مطلب "زندہ دل" ہے نہ کہ "زندہ یا جاندار کا دل"۔ "اردو لغت" کے مطابق لفظ "حیوان" انسان کے علاوہ ایسی جان دار مخلوق کے لیے استعمال ہوتا ہے جس میں قوت حس اور ارادی حرکت ہو۔ زیرِ تبصرہ عبارت میں تمام جانداروں کے بجائے انسان کا ذکر ہو رہا ہے۔ اس لیے لفظ "حیوان" کا استعمال درست نہیں ہے۔ (32)

ترجمہ از راقم الحروف

"دوسری طرف مذہب کا جوہر ایمان ہے؛ اور ایمان، پرندے کی طرح، عقل کے سہارے بغیر "بے نشان راستہ" دیکھ لیتا ہے جو، اسلام کے عظیم صوفی شاعر کے بقول 'انسان کے زندہ دل پر حملہ آور ہوتی ہے اور اس میں موجود چھپی ہوئی زندگی کی دولت اس سے چھین لیتی ہے'۔ تاہم اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایمان محض احساس سے کہیں بڑھ کر ہے۔"

"We must not, however, regard it as a mysterious special faculty; it is rather a mode of dealing with Reality in which sensation, in the physiological sense of the word, does not play any part." (33)

"لیکن ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ کوئی مخصوص پر اسرار شعبہ عقل و فراست ہے۔ یہ تو دراصل حقیقتِ کاملہ سے وابستگی حاصل کرنے کا ایک طریقہ ہے جس میں حواسِ ظاہری کی طرح کے اعضا سے کوئی کام نہیں لیا جاتا۔"(34)

ترجمہ از راقم الحروف

"تاہم، ہمیں یہ قطعاً نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ کوئی پُراسرار خصوصی صلاحیت ہے؛ اس کے بجائے یہ حقیقتِ مطلقہ سے تعلق پیدا کرنے کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں اس لفظ کے عضویاتی (physiological) مفہوم کے مطابق احساس (sensation) کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔"

"If we are right, feeling is quite as much an objective consciousness as is idea: it refers always to something beyond the present self and has no existence save in directing the self toward that object in whose presence its own career must end!" (35)

"اگر یہ صحیح ہے تو احساس تصور ہی کی طرح کا ایک مقصدی شعور ہے، اس کا تعلق ہمیشہ کچھ ایسی چیزوں سے ہوتا ہے جو ذاتِ موجود سے ماوراء ہے اور اس کی بقاذات کے رُخ کو اس کے مدرک کی طرف پھیرنے کی ہی حد تک ہے جس کے سامنے اس کی اپنی جدوجہد ختم ہو جاتی ہے۔"(36)

ترجمہ از راقم الحروف

"اگر ہم درست (نتیجے پر پہنچے) ہیں تو (مطلب یہ ہوا کہ) احساس ایسا ہی معروضی شعور ہے جیسا کہ خیال: یہ ہمیشہ صاحبِ احساس ذات (present self) سے پرے کسی شے کی جانب اشارہ کرتا ہے اور احساس کا اس کے سوا اور کوئی مطلب ہی نہیں کہ وہ ذات کو اس شے کی طرف رہنمائی دے کہ جس کی موجودگی (تحصیل) سے اِس (احساس) کا اپنا کام لازماً مکمل ہو جائے۔"

"The foregoing discussion, however, is sure to raise an important question in your mind. Religious experience, I have tried to maintain, is essentially a state of feeling with a cognitive aspect, the content of which cannot be communicated to others, except in the form of a judgement. Now when a judgement which claims to be the interpretation of a certain region of human experience, not accessible to me, is placed before me for my assent, I am entitled to ask, what is the guarantee of its truth?" (37)

"بہر حال متذکرہ بحث سے یقیناً آپ کے دماغ میں ایک اہم سوال اُبھر رہا ہو گا۔ میں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذہبی تجربہ لازمی طور پر عقلی پہلوؤں سے وابستہ ایک حالتِ احساس ہے۔ اس کے اجزائے ترکیبی کا اظہار و ابلاغ ممکن نہیں ہے البتہ یہ ایک فیصلے کی شکل میں پیش کیے جا سکتے ہیں۔ اب جبکہ اس فیصلہ کے لئے انسانی تجربہ کے ایک خاص شعبہ کی ترجمانی مطلوب ہے، جہاں تک ہماری رسائی بھی نہیں ہے، پھر بھی اس کو قبول کرنا ہے، تو ہمیں یہ پوچھنے کا حق پہنچتا ہے کہ اس کے حق ہونے کی کیا ضمانت ہے؟"(38)

ترجمہ از راقم الحروف

"بہر حال، متذکرہ بحث سے آپ کے ذہن میں یقیناً ایک اہم سوال پیدا ہوا ہو گا۔ میں نے یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذہبی تجربہ بنیادی طور پر احساس کی ایک کیفیت ہوتی ہے جس میں ادراک کا پہلو موجود ہوتا ہے جس (ادراکی پہلو) کے نفسِ مضمون کو (احتیاط پر مبنی غور و فکر کے بعد) ایک رائے (judgement) کے علاوہ کسی اور صورت میں دوسروں تک منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ اب (سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ) ایک رائے جو دعویٰ کرتی ہے کہ وہ انسانی تجربے کے کس (ایسے) خاص پہلو کی تعبیر و تفہیم پر مبنی ہے جس تک میری رسائی نہ ہو، میرے سامنے رکھ دی جائے کہ میں اس کی تصدیق کروں تو مجھے یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ اس کی سچائی کی کیا ضمانت ہے؟"

"تجدیدِ فکریاتِ اسلام" میں "ڈاکٹر وحید عشرت" کا تمام خطبات کا دیا ہوا ترجمہ کافی حد تک درست ہے۔ تاہم، بعض مقامات

پر ترجمہ میں کچھ کمی بیشی بھی نظر آتی ہے۔ بہت سے ایسے جملے نظر آتے ہیں جن کے ترجمہ میں متن سے زائد الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ترجمہ میں الفاظ کی ترتیب درست نہیں ہے، واحد کا جمع یا جمع کا واحد میں ترجمہ کیا گیا ہے یا کسی لفظ کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ ترجمہ میں متن کی تفہیم سہل تر بنانے کے لیے حواشی بھی نہیں دیے گئے۔ یہ بات ناقابلِ فہم ہے کہ اردو میں "حواشی و حوالہ جات" کے بجائے ترجمہ کے آخر پر "محمد سعید شیخ" کے انگریزی متن کے آخر پر دیے گئے "Notes and References" کیوں دیے گئے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

"Such being the nature and promise of the universe, what is the nature of man whom it confronts on all sides?" (39)

"کائنات کی اس نوعیت کے پیش نظر جس نے انسان کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے، خود انسان کی اپنی حقیقت کیا ہے؟" (40)

ترجمہ از راقم الحروف

"کائنات کی فطرت (نوعیت، ماہیت) اور بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی صلاحیت (promise) یہ ہے تو انسان کی فطرت کیا ہے جسے یہ (کائنات) ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے؟"

"Its shifting actualities force our being into fresh formations." (41)

"اس کی تغیر پذیر حقیقتیں ہمارے وجود کو نئی صورتیں قبول کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔" (42)

ترجمہ از راقم الحروف

"اس کے تغیر پذیر حقائق ہمارے وجود کو نئی صورتیں قبول کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔"

"Yet the vista of experience thus opened to us is as real and concrete as any other experience." (43)

"تاہم اس طریق سے حاصل ہونے والا مشاہدہ بھی اتنا ٹھوس اور حقیقی ہے جتنا کوئی دوسرا تجربہ اور مشاہدہ ٹھوس اور حقیقی ہو سکتا ہے۔" (44)

ترجمہ از راقم الحروف

"تاہم، اس طریقے سے تجربے کا جو وسیع فکری و ذہنی تصور (vista) ہمارے سامنے منکشف ہوتا ہے وہ اتنا ہی حقیقی اور ٹھوس ہوتا ہے جتنا کہ کوئی اور تجربہ ہو سکتا ہے۔"

"Religious experience, I have tried to maintain, is essentially a state of feeling with a cognitive aspect, the content of which cannot be communicated to others, except in the form of a judgement." (45)

"میں نے یہ کہنے کی کوشش کی ہے کہ مذہبی مشاہدہ ایک ایسی کیفیت احساس ہے جس میں ادراک کا پہلو موجود ہوتا ہے اور جسے دوسروں کے سامنے تصدیقات کی صورت میں پیش کیا جا سکتا ہے مگر اس کے مافیہ کا ابلاغ ممکن نہیں۔" (46)

ترجمہ از راقم الحروف

"میں نے یہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ مذہبی تجربہ بنیادی طور پر احساس کی ایک کیفیت ہوتی ہے جس میں ادراک کا پہلو موجود ہوتا ہے جس (ادراکی پہلو) کے نفسِ مضمون کو (احتیاط پر مبنی غور و فکر کے بعد) ایک رائے (judgement) کے علاوہ کسی اور صورت میں دوسروں تک منتقل نہیں کیا جا سکتا۔"

"اسلامی فکر کی نئی تشکیل" میں تمام خطبات کے دیے گئے ترجمہ کے جائزہ کے مطابق، بعض مقامات پر ترجمے کا زمانہ (Tense) اصل متن کے مطابق نہیں ہے۔ بعض مقامات پر کچھ الفاظ کا ترجمہ نہ ہو سکا یا ترجمہ میں الفاظ کی ترتیب بدل گئی۔ فاضل

مترجم "شہزاد احمد" نے مشکل الفاظ کے قوسین میں انگریزی متبادلات دے کر متن کی تفہیم سہل تر بنانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم، انہوں نے کہیں بھی حوالہ جات و حواشی نہیں دیے ہیں۔ درج ذیل اقتباسات اور ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ زمانے کے اختلاف کو ظاہر کرتے ہیں۔ تقابل و موازنہ کے لیے راقم الحروف نے اپنی صوابدید کے مطابق درست ترجمہ بھی تجویز کر دیا ہے اور اس میں قابلِ موازنہ، غور طلب، متعلقہ حصوں کے نیچے خط لگا دیا ہے:

"Since the Middle Ages, when the schools of Muslim theology were completed, infinite advance has taken place in the domain of human thought and experience. The extension of man's power over Nature has given him a new faith and a fresh sense of superiority over the forces that constitute his environment. New points of view have been suggested, old problems have been restated in the light of fresh experience, and new problems have arisen. It seems as if the intellect of man is outgrowing its own most fundamental categories– time, space, and causality. With the advance of scientific thought even our concept of intelligibility is undergoing a change." [47]

"قرونِ وسطیٰ کے زمانے سے جب مسلم دینیات کے مکاتبِ فکر اپنی تکمیل کو پہنچ چکے تھے، انسان کے فکر اور تجربے کے جہاں میں بے حساب ترقی ہو چکی تھی۔ انسانی قوت نے فطرت پر غلبہ حاصل کر لیا تھا، اس سے اسے نیا اعتماد ملا تھا اور ان قوتوں کے مقابلے میں جو اس کا ماحول تشکیل دیتی ہیں، اسے برتری کا ایک تازہ احساس ہوا تھا۔ نئے نقطہ ہائے نظر تجویز کیے گئے تھے، پرانے مسائل نئے تجربات کی روشنی میں پھر سے بیان ہوئے تھے اور نئے مسائل نے جنم لے لیا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ عقلِ انسانی اپنی بنیادی مقولات (Categories) یعنی زمان، مکان اور علیت (Causality) سے آگے نکل جائے گی۔ سائنسی فکر کی ترقی کے باعث ہمارا تصور مفہومیت (Intelligibility) بھی روبہ تبدیل تھا۔"[48]

ترجمہ از راقم الحروف

"قرونِ وسطیٰ سے لے کر جب مسلمانوں کے دینی مکاتبِ فکر مکمل ہو چکے تھے، اب تک انسان کے فکر اور تجربہ کے میدان میں بے حساب ترقی ہو چکی ہے۔ فطرت پر انسانی طاقت کے اضافہ سے اُسے نیا اعتماد اور ان قوتوں پر جو ماحول تشکیل دیتی ہیں، اُسے ایک تازہ احساسِ برتری حاصل ہوا ہے۔ نئے نقطہ ہائے نظر وجود میں آئے ہیں، نئے تجربہ کی روشنی میں پرانے مسائل کو نئے سرے سے پیش کیا گیا ہے اور نئے مسائل نے (بھی) جنم لیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ عقلِ انسانی اپنی انتہائی بنیادی حدود --- زماں، مکاں اور علت و معلول ((causality سے آگے نکل رہی ہے۔ سائنسی فکر کی ترقی کے ساتھ فہم و فراست سے متعلق ہمارا تصور بھی بدلتا جا رہا ہے۔"

"When attracted by the forces around him, man has the power to shape and direct them; when thwarted by them, he has the capacity to build a much vaster world in the depths of his own inner being, wherein he discovers sources of infinite joy and inspiration." [49]

"جب اس کے اردگرد پھیلی ہوئی قوتوں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا، تو انسان میں یہ طاقت تھی کہ وہ ان کو صورت اور سمت دے سکتا۔ اور جب وہ مزاحمت کریں تو اس میں یہ استطاعت تھی کہ وہ اپنی ہستی کے اندر ہی ان سے وسیع تر جہاں تعمیر کرے اور یہیں وہ لامتناہی مسرت کے ذرائع اور القا دریافت کرتا ہے۔"[50]

ترجمہ از راقم الحروف

"جب اپنے اردگرد موجود قوتوں کی طرف توجہ ہوتی ہے تو انسان کو قدرت حاصل ہے کہ جیسی چاہے انہیں شکل دے اور جس طرف چاہے انہیں موڑ لے؛ جب وہ (قوتیں) اس کا راستہ روک لیں تو وہ صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اپنے باطنی وجود کی گہرائیوں میں ایک بہت زیادہ وسیع تر دنیا آباد کر لے جہاں اس کو لامحدود خوشی اور تحریک کے سرچشمے مل جاتے ہیں۔"

"تجدیدِ فکرِ اسلامی" میں "پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان" نے نہایت مہارت اور خوبصورتی سے تمام خطبات کا لفظی بامحاورہ ترجمہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے ترجمہ کرتے وقت ہر جملے کی بناوٹ، زمانے (Tense) اور الفاظ کے انفرادی و اجتماعی مفہوم کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ ان کے ترجمے میں بہت کم زائد از متن الفاظ یا الفاظ کی تقدیم و تاخیر نظر آتی ہے۔ انہوں نے مشکل الفاظ کے قوسین میں متبادل انگریزی الفاظ دے کر متن کی تفہیم سہل تر بنانے کی کوشش کی ہے۔ دیگر تراجم کی نسبت ان کا ترجمہ قدرے زیادہ سلیس، سہل، رواں اور عام فہم ہے۔ مناسب، موزوں اور خوبصورت الفاظ کے استعمال کی وجہ سے ترجمہ دلچسپ، دل نشین اور شگفتہ ہو گیا ہے۔ ترجمہ میں حواشی کے اضافہ اور عربی متن کے ساتھ آیات کے انگریزی ترجمہ کا تقابل و موازنہ کر کے ان کا درست ترجمہ دینے سے، "تجدیدِ فکرِ اسلامی" کو دیگر تراجم کی نسبت زیادہ مستند ترجمہ کی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔

مندرجہ بالا تحقیقی و تنقیدی جائزہ سے واضح ہے کہ علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کے مجموعہ "The Reconstruction of Religious Thought in Islam" میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کو نظرِ ثانی کر کے بہتر بنانا ضروری ہے۔ اس کے اب تک شائع ہونے والے اردو تراجم کی بھی تدوینِ نو، تصحیح اور تحشیہ کی ضرورت ہے۔ یہ انگریزی خطبات اور ان کے تراجم قریباً نوے برس سے شائع ہو رہے ہیں۔ ان میں موجود اغلاط اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ ہمارے ہاں تصنیف و تالیف اور ترجمہ کا معیار مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے ہم دنیا کی ترقی پذیر اور ترقی یافتہ اقوام سے بہت پیچھے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ اس موضوع پر راقم الحروف اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ "پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض کی علمی خدمات (مطالعاتِ اقبال کے حوالے سے خصوصی جائزہ)"، کتاب "اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے ترجمہ کا معیار" اور ریسرچ پیپرز "اقبال کے انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے ترجمہ کا معیار"، "خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے ترجمہ کا معیار" اور "اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے ترجمہ کا معیار" میں تفصیلی ذکر کر چکا ہے۔

2۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن (اردو ترجمہ قرآنِ حکیم)، ترجمہ سورۂ قیامہ (۷۵) آیت ۳۷، (لاہور: منہاج القرآن پبلی کیشنز، بار سوم، جنوری ۲۰۱۲ء)، ص ۹۹۰

3. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ,"
"Kapur Art Printing Works, Lahore", 1st Edition, 1930, Page # 15
"Oxford University Press, London", 1934, Page # 11
"Iqbal Academy, London",3rd Edition, 2015, Page # 10
4. J.M. Rodwell, The Koran (English Translation of the Holy Quran), (London: J.M. Dent & Sons, 1929), Page # 56
5. http://corpus.quran.com/translation.jsp?chapter=75&verse=37
http://www.openburhan.net/ob.php?sid=75&vid=37
https://al-hadees.com/search-quran?search=&search_verse=37&search_surah =75
6. https://altorahealth.com/the-stages-of-embryo-development/
https://my.clevelandclinic.org/health/articles/7247-fetal-development-stages-of-growth

7۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن (اردو ترجمہ قرآنِ حکیم)، سورۂ غاشیہ (۸۸) آیت ۱۷، ص ۱۰۱۷

8. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ,"
1st Edition, 1930, Page # 17, 2nd Edition 1934, Page # 13, 3rd Edition, 2015, Page # 11
9. J.M. Rodwell, The Koran (English Translation of the Holy Quran), Page # 54

10۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، تفسیر ابن عباس (جلد سوم)، مترجم: حافظ محمد سعید احمد عاکف، ترجمہ قرآن: فتح محمد جالندھریؒ (لاہور: مکی دارالکتب، ۲۰۰۹ء)، ص ۴۶۹ تا ۴۷۰
عماد الدین ابن کثیرؒ
تفسیر ابنِ کثیر (جلد تیس)، مترجم: محمد جوناگڑھیؒ (لاہور: مکتبہ قدوسیہ، ۲۰۰۶ء)، ص ۲۰۷ تا ۲۱۱

تفسیر ابنِ کثیر (جلد چہارم)، مترجم: پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، سید محمد اقبال شاہ، وغیر ہم، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اپریل ۲۰۰۴ء)، ص۸۸۷ تا ۸۸۸

حسین بن مسعود بغوی شافعیؒ (متوفی: ۵۱۶ھ)، تفسیر بغوی المعروف معالم التنزیل، جلد ششم (اردو ترجمہ)، مترجمین: اشرفیہ مجلس علم و تحقیق (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ)، ص۴۸۹ تا ۴۹۰

محمد بن احمد بن ابو بکر قرطبیؒ، الجامع الاحکام القرآن معروف بہ تفسیر قرطبی، جلد دہم، مترجمین: پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، ملک محمد بوستان، وغیر ہم، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، بار اول، اکتوبر ۲۰۱۲ء)، ص۳۳۵ تا ۳۳۶

ناصر الدین ابی الخیر الشیرازی الشافعی البیضاویؒ (متوفی: ۶۹۱ھ)، انوار التنزیل و اسرار التاویل المعروف بتفسیر البیضاوی، جلد پنجم، (لبنان، بیروت: دار احیاء التراث العربی، بار اول)، ص۳۰۸

جلال الدین سیوطیؒ (متوفی: ۹۱۱ھ)، تفسیر درِ منثور، جلد ششم (اردو ترجمہ)، مترجمین: پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ، سید اقبال شاہ، وغیر ہم، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، نومبر ۲۰۰۶ء)، ص۹۶۱ تا ۹۶۶

عبد الماجد دریا آبادیؒ، تفسیر ماجدی (ترجمہ و تفسیر)، (لاہور: پاک اردو کمپنی)، ص۱۱۷۰

محمد شفیعؒ، معارف القرآن (جلد ہشتم)، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، اپریل ۲۰۰۸ء)، ص۷۲۸ تا ۷۳۳

مودودیؒ، ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن، جلد ششم، (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، جلد ششم، بار دوم، ستمبر ۲۰۱۱ء)، ص۳۲۱ تا ۳۲۲

کرم شاہ الازہریؒ، ضیاء القرآن، جلد پنجم، (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ)، ص۵۵۱

غلام رسول سعیدیؒ، تبیان القرآن، جلد دوازدہم، (لاہور: فرید بک سٹال، بار اول، جنوری ۲۰۰۷ء)، ص۱۱۷ تا ۱۲۷

مذکورہ بالا تمام تفاسیر و تراجم میں لفظ "اَلۡاِبِلِ" کا ترجمہ "اونٹوں" کیا گیا ہے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ مبرد کے نزدیک یہاں "اَلۡاِبِلِ" سے مراد "بادل کے عظیم ٹکڑے" ہے۔ ثعلبی نے اس تاویل سے اختلاف کیا ہے اور لکھتے ہیں کہ ہم نے آئمہ کی کتابوں میں اس کی کوئی اصل نہیں دیکھی۔ اس کے بعد امام قرطبی لکھتے ہیں:

> "میں کہتا ہوں: اصمعی ابو سعید عبد الملک بن قریب نے ذکر کیا ابو عمرو نے کہا: جس نے "اَفَلَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَی الۡاِبِلِ کَیۡفَ خُلِقَتۡ۝" میں "اَلۡاِبِلِ" کو تخفیف کے ساتھ پڑھا اس نے اس سے مراد اونٹ لیا ہے کیونکہ یہ چار ٹانگوں والا ہے وہ بیٹھتا ہے تو اس پر بوجھ لادا جاتا ہے جبکہ دوسرے جانوروں پر اس وقت بوجھ لادا جاتا ہے جب وہ کھڑے ہوتے ہیں۔ جس نے "اَلۡاِبِلِ" کو لام شد کے ساتھ پڑھا اس نے اس سے مراد بادل لیا ہے جو پانی اور بارش کو اٹھاتا ہے۔
>
> ماوردی نے کہا: "اَلۡاِبِلِ" میں دو توجیہیں ہیں: (1) دونوں سے زیادہ نمایاں اور مشہور ہے وہ یہ ہے کہ یہ چوپایا ہے (2) یہ بادل ہے۔ اگر اس سے مراد بادل ہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر اور تمام مخلوق کے منافع عام پر دال ہے۔" (تفسیر قرطبی۔ ص ۳۳۵ تا ۳۳۶)

http://corpus.quran.com/translation.jsp?chapter=88&verse=17
http://www.openburhan.net/ob.php?sid=88&vid=17
https://al-hadees.com/search-quran?search=&search_verse=&search_

surah=

11۔ سورہ الانعام (۶) ۹۷تا۹۹

12۔ محمد طاہر القادری، ڈاکٹر، عرفان القرآن (اردو ترجمہ قرآنِ حکیم)، ترجمہ: سورہ الانعام (۶) آیات ۹۷تا۹۹، ص ۲۴۲ "نَفَس" بمعنی "سانس" اور "ہوا" کی جمع "انفاس" ہے۔ "نفس" بمعنی "انسان"، "ذات"، "شخصیت" اور "روح" کی جمع "نفوس" اور "انفُس" ہے۔

13. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ,"
1st Edition, 1930, Page # 17, 2nd Edition 1934, Page # 13, 3rd Edition, 2015, Page # 11

14. J.M. Rodwell, The Koran (English Translation of the Holy Quran), Page # 326

15۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، "تجدیدِ فکریاتِ اسلام"، "اقبال اکادمی پاکستان، لاہور"، بار اول، ۲۰۰۲ء، صفحہ ۲۸

16۔ شہزاد احمد، "اسلامی فکر کی نئی تشکیل"، مکتبہ خلیل، لاہور"، بار اول، جنوری ۲۰۰۵ء، صفحات ۲۶ تا ۲۷

17. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 1

18۔ نذیر نیازی، سید، "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ"، بزمِ اقبال، لاہور"، جون ۲۰۱۲ء، ص ۳۶ تا ۳۷

19۔ شریف کنجاہی، "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو"، "بزمِ اقبال، لاہور"، بار اول، ۱۹۹۲ء، ص ۱۳، ۱۴

20۔ محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، "تفکیر دینی پر تجدید نظر"، "ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی"، بار اول، ۱۹۹۴ء، ص ۹

21۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، "تجدیدِ فکریاتِ اسلام"، صفحہ ۱۶

22۔ شہزاد احمد، "اسلامی فکر کی نئی تشکیل"، ص ۱۶

23۔ محمد آصف اعوان، ڈاکٹر، تجدیدِ تفکرِ اسلامی (غیر مطبوعہ نسخہ)، مملوکہ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان یہ ترجمہ "اقبال اکیڈمی، لاہور" میں زیرِ طباعت ہے۔

24. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 3

25۔ شریف کنجاہی، "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو"، ص ۱۵

26. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 17

27۔ شریف کنجاہی، "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو"، ص ۳۵

28. https://www.vajehyab.com/?q=پنداشت

29۔ شریف کنجاہی، "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو"، ص ۴۱

30. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 1

31۔ محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، "تفکیر دینی پر تجدید نظر"، ص ۹

32۔ عبدالحفیظ، مرتب: مصباح اللغات (عربی اردو ڈکشنری)، (کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۱۹۵۰ء)، ص ۱۸۷

سعد حسن خاں، عبد الصمد صارم، وغیر ہم، المنجد عربی اردو (کراچی: دارالاشاعت، بار یازدہم، ۱۹۹۴ء)، ص ۲۵۳

مولوی عبدالحق، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، وغیر ہم (مرتبین)، اردو لغت جلد ہشتم (کراچی: اردو لغت بورڈ، بار اول، دسمبر ۱۹۸۷ء)، ص ۳۲۸

33. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 13
34. محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، "تفکیر دینی پر تجدید نظر"، ص ۲۶
35. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 17
36. محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، "تفکیر دینی پر تجدید نظر"، ص ۳۳
37. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 21
38. محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، "تفکیر دینی پر تجدید نظر"، ص ۳۷
39. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 9
40. وحید عشرت، ڈاکٹر، "تجدیدِ فکریاتِ اسلام"، صفحہ ۲۵
41. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 12
42. وحید عشرت، ڈاکٹر، "تجدیدِ فکریاتِ اسلام"، صفحہ ۳
43. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 13
44. وحید عشرت، ڈاکٹر، "تجدیدِ فکریاتِ اسلام"، صفحہ ۳۲
45. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 21
46. وحید عشرت، ڈاکٹر، "تجدیدِ فکریاتِ اسلام"، صفحہ ۴۲
47. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 6
48. شہزاد احمد، "اسلامی فکر کی نئی تشکیل"، ص ۲۳ تا ۲۴
49. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ," 3rd Edition, 2015, Page # 9
50. شہزاد احمد، "اسلامی فکر کی نئی تشکیل"، صفحہ ۲۹

خطباتِ اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے ترجمے کا معیار

(تحقیقی و تنقیدی جائزہ)

Evaluation of Translation of the Holy Verses Given in the Urdu Translations of English Lectures of Iqbal

(A Research and Critical Appraisal)

Abstract:
"The Reconstruction of Religious Thought in Islam" is a collection of seven lectures of Allama Mohammad Iqbal. Its first edition comprising six lectures was published in 1930 and the second edition comprising these six lectures along with the seventh, the new lecture was published in 1934. Since then, its several editions have been published by different publishers at national and international levels. This book has also been translated into several languages. In Urdu, its five translations have been published to date and the sixth translation is going to be published this year. This research study reveals that the English translation of verses given in this book and its Urdu translations needs to be reviewed and improved as well ".
Keywords:
"The Holy Quran", "The Reconstruction of Religious Thought in Islam", "Tashkeel a Jadeed Ilahiyat a Islamia", "Mazhabi Ifkar Ki Taameer a No", "Tafkeer a Deeni Pr Tajdeed a Nazar", "Tajdeed a Fikryat a Islam", "Islami Fikr Ki Nai Tashkeel", "Tajdeed Tafakar a Islami", "Allama Mohammad Iqbal"

حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبال کے چھ انگریزی خطبات پر مشتمل کتاب "Six Lectures on the Reconstruction of Religious Thought in Islam" ۱۹۳۰ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔[1]

۱۹۳۲ء کو علامہ اقبال نے انگلستان میں "Is Religious Possible?" (کیا مذہب کا امکان ہے؟) کے عنوان سے مقالہ پڑھا۔ ۱۹۳۴ء کو "آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، انگلستان" نے پہلے چھ خطبات اور ساتویں خطبے "Is Religious Possible?" پر مشتمل کتاب "Reconstruction of Religious Thought in Islam" کے عنوان سے شائع کی۔ علامہ اقبال نے "سید نذیر نیازی" کو "تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ، لاہور" کے عنوان سے ان خطبات کا اردو میں ترجمہ کرنے کو کہا جو کہ ۱۹۵۸ء کو شائع ہوا۔[2]

۱۹۳۲ء کے بعد کئی اداروں نے ان خطبات کے متعدد ایڈیشنز شائع کیے۔ ۱۹۸۶ء کو "ادارہ ثقافتِ اسلامیہ" اور "اقبال اکیڈمی، لاہور" نے شعبہ فلسفہ، "گورنمنٹ کالج لاہور" کے سابق سربراہ "پروفیسر محمد سعید شیخ" کا مدون کیا ہوا نسخہ شائع کیا۔ اس کے بعد ان دونوں اداروں کے علاوہ متعدد ملکی و غیر ملکی اداروں ("سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور؛ علم و عرفان پبلشرز، لاہور؛ کتاب پبلشنگ

ہاؤس دہلی؛ آدم پبلشرز، دہلی، وغیرہم") نے ان انگریزی خطبات کے متعدد ایڈیشنز شائع کیے۔ زیادہ تر اداروں نے "محمد سعید شیخ" کا مدون کیا ہوا نسخہ شائع کیا۔

"پروفیسر محمد سعید شیخ" نے حوالہ جات و حواشی میں خطبات میں مذکور مغربی و مشرقی علماء و حکما اور فلاسفہ' ان کے افکار و نظریات اور کتب و تصانیف کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کیں۔ ۱۹۳۰ء کے "کپور آرٹ پرنٹنگ پریس، لاہور" کے ایڈیشن میں اور ۱۹۳۲ء کے "آکسفورڈ ایڈیشن" میں قرآنی آیات کے دیے گئے ایک تہائی کے قریب حوالہ جات درست نہیں تھے۔ "پروفیسر محمد سعید شیخ" نے قرآنی آیات کے حوالہ جات کی تو تصحیح کر دی مگر انہوں نے قرآنی آیات کے انگریزی ترجمے کا اصل متن سے موازنہ کر کے ترجمہ کا معیار نہیں پرکھا اور نہ ہی اس بات کی تحقیق کی کہ یہ ترجمہ "علامہ محمد اقبال" نے خود کیا ہے یا یہ کسی اور مترجم کا ہے۔ اگر یہ کسی اور مترجم کا ترجمہ ہے تو کیا یہ بغیر کسی تبدیلی کے دیا گیا ہے یا اس میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اگر تبدیلیاں کی گئی ہیں تو وہ کس قسم کی اور کس معیار کی ہیں۔

محققِ اقبالیات "پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی" کی تصانیف، مقالات اور تبصرات میں انگریزی خطباتِ اقبال کے اس اہم پہلو پر نقد و تبصرہ پیش نہیں کیا گیا۔ اس امر کی طرف انگریزی خطباتِ اقبال کے مترجمین، شارحین اور ناقدین میں سے کسی نے بھی توجہ نہیں کی۔

انگریزی خطباتِ اقبال میں قرآنی آیات کے انگریزی ترجمہ میں پائی جانے والی بے قاعدگیوں کی نشاندہی نہ ہونے کی وجہ سے ان خطبات کے مترجمین نے اسی متن کو درست اور قابلِ اعتماد مانتے ہوئے ترجمہ کرتے وقت ضروری احتیاط نہیں برتی جس وجہ سے ان کے تراجم میں کئی گنا زیادہ اغلاط در آئیں۔

راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق یہ ترجمہ انگریز مستشرق ""John Medows Rodwell" کا ہے اور کئی آیات کا ترجمہ تبدیل بھی کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر قرآنی آیات کا دیا گیا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے انگریزی خطبات کے قلمی نسخوں میں یہ اغلاط نہ ہوں مگر مطبوعہ نسخوں میں اغلاط موجود ہیں۔ مثلاً، پہلے خطبے میں، آیت "۷۵:۳۶۔۴۰" کے ترجمے میں " نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِيٍّ" کا ترجمہ 'mere embryo" "کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں اس کا درست ترجمہ a drop of semen"" ہے۔ آیت "۹۸:۶" کے ترجمہ میں "نَفۡسٍ وَاحِدَةٍ" کا ترجمہ "one breath" دیا گیا ہے جبکہ اس کا درست ترجمہ "one man", "one person" یا "one soul" ہے۔ آیت "۱۷:۸۸" کے ترجمہ میں الۡإِبِلِ کا ترجمہ "camels" کے بجائے "clouds" دیا گیا ہے۔ اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔(3)

انگریزی خطباتِ اقبال کے نئے اور پرانے نسخوں کے مطابق، ان کے اردو، پنجابی اور کئی دیگر غیر ملکی زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ خطبات میں قرآنی آیات کے ترجمہ میں موجود اغلاط مختلف نسخوں اور مختلف زبانوں میں شائع ہونے والوں تراجم میں اضافہ کے ساتھ آ گئی ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اغلاط کی اشاعت کا یہ سلسلہ بہت طویل، سنگین اور گمبھیر صورت اختیار کر چکا ہے۔ قریباً نوے برس سے یہ خطبات اور ان کے تراجم بغیر تصحیح کے اسی طرح سے شائع ہو رہے ہیں۔ اگرچہ بہت دیر ہو چکی ہے، تاہم، اس مسئلہ کی نوعیت، اہمیت اور سنگین نوعیت کے پیشِ نظر ان اغلاط کی درستگی کے

لیے فوری اور وسیع البنیاد اقدامات اٹھانا ازحد ضروری ہے۔

۲۰۱۹ء تک انگریزی خطباتِ اقبال کے درج ذیل ۵ اردو تراجم شائع ہو چکے ہیں جبکہ ایک ترجمہ زیرِ طبع ہے۔

۱۔ "تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ" از "سید نذیر نیازی"

۲۔ "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" از "شریف کنجاہی"

۳۔ "تفکیرِ دینی پر تجدیدِ نظر" از "ڈاکٹر محمد سمیع الحق"

۴۔ "تجدیدِ فکریاتِ اسلام" از "ڈاکٹر وحید عشرت"

۵۔ "اسلامی فکر کی نئی تشکیل" از "شہزاد احمد"

۶۔ "تجدیدِ تفکرِ اسلامی (زیرِ طبع)" از "ڈاکٹر محمد آصف اعوان"

"تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" میں قرآنی آیات کا عربی متن بغیر اعراب کے دیا گیا ہے۔ تاہم، دیا گیا عربی متن درست ہے۔ بعض آیات کے شروع، درمیان یا آخر سے منتخبہ متن دیا گیا ہے مگر شروع یا آخر میں علامتِ حذف (.....) نہیں دی گئی جس سے اس امر کی نشاندہی نہیں ہوتی کہ دیا گیا متن مکمل آیت / آیات پر مشتمل ہے یا کہ اس آیت یا آیات سے منتخبہ متن دیا گیا ہے۔ آیات کے دیے گئے ۲۴ حوالہ جات میں سے نصف کے قریب (۱۳) حوالہ جات درست نہیں ہیں۔ اس میں انگریزی خطبات میں قرآنی آیات کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کا اردو ترجمہ بھی نہیں دیا گیا۔ ۱۹۵۸ء سے لے کر اب تک اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ بار بار پرانا مسودہ ہی بغیر نظر ثانی اور اصلاح کے شائع ہو رہا ہے۔ درج ذیل ٹیبل کی مدد سے اس کتاب میں دیے گئے غلط و درست حوالہ جات کی تفہیم ہو سکتی ہے:

صفحہ نمبر	دیا گیا حوالہ	درست حوالہ
	سورہ نمبر: آیت / آیات	سورہ نمبر: آیت / آیات
۴۷	۴۴:۳۸	۴۴:۳۸۔۳۹
	۳:۱۸۸۔۱۹۰	۳:۱۹۰۔۱۹۱
	۳۵:۱	
	۲۹:۱۹	۲۹:۲۰
	۲۴:۴۴	
	۳۱:۱۹	۳۱:۲۰
۴۸	۱۶:۱۲	
	۹۵:۴	۹۵:۴۔۵
	۳۳:۷۲	
	۷۵:۴۰۔۳۶	۷۵:۳۶۔۴۰

۴۹	۱۷_۲۰:۸۴	۱۹_۱۶:۸۴
	۱۲:۱۳	۱۱:۱۳
۵۰	۲۸_۳۱:۲	۳۳_۳۰:۲
	۱۶۴:۲	
۵۱	۹۹:۶	۹۹_۹۷:۶
	۴۶:۲۵	۴۶_۴۵:۲۵
	۲۰_۱۷:۸۸	
	۲۲:۳۰	
۵۳	۹_۷:۶:۳۲	۹_۷:۳۲
۵۷	۶۰:۴۰	
	۱۸۶:۲	
۵۸	۵۱:۴۲	
	۱_۱۸:۵۳	۱۸_۱:۵۳
۶۲	"۵۲:۲۲" (4)	

"مذہبی افکار کی تعمیرِ نو" میں آیاتِ مقدسہ کا عربی متن نہیں دیا گیا۔ آیات کے انگریزی متن کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ انگریزی و عربی متن کے لحاظ سے کئی جگہ پر ترجمہ درست نہیں ہے۔ ترجمہ کرتے وقت جملوں کی بناوٹ اور ہر لفظ کے مفہوم کی پابندی نہیں کی گئی۔ زیادہ تر آیات کے ترجمہ میں متن کا مفہوم بیان کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ حوالہ جات یکساں ترتیب سے نہیں دیے گئے۔ کہیں سورہ مقدسہ کے نام کے ساتھ آیت / آیات نمبر دیے گئے ہیں تو کہیں سورہ مقدسہ کے نام کے بجائے نمبر دیا گیا ہے۔ کہیں سورہ نمبر پہلے دیا گیا ہے اور آیت نمبر بعد میں اور کہیں اس سے برعکس ترتیب اختیار کی گئی ہے۔ دیے گئے زیادہ تر حوالہ جات درست نہیں ہیں۔ بعض آیات کا اردو ترجمہ خطبات کے دیگر متن کے ترجمہ کے ساتھ مخلوط شکل میں دیا گیا ہے جبکہ ضروری تھا کہ انگریزی خطبات کے مطابق ترجمہ میں بھی آیاتِ مقدسہ کا ترجمہ الگ عبارت کی شکل میں دیا جاتا۔

کتاب میں حوالہ جات یکساں ترتیب سے نہیں دیے گئے۔ اکثر حوالہ جات غلط ہیں جیسا کہ درج ذیل جدول میں دیکھا جا سکتا ہے۔

صفحہ	دیا گیا حوالہ	درست حوالہ
	سورہ مقدسہ: آیت / آیات	
۲۲	سورہ زخرف:۳۹،۳۸	۳۹_۳۸:۴۴
	۲۲_۲۳	

	آلِ عمران:۱۹۱	۳:۱۹۰۔۱۹۱
۲۳	سورہ فاطر۔۱	۳۵:۱
	۱۹:۲۹	۲۹:۲۰
	۴۴:۲۴	۲۴:۴۴
	۳۱:۱۹	۳۱:۲۰
	۱۲:۱۶	۱۶:۱۲
۲۴	۵۔۴:۹۵	۹۵:۴۔۵
	۷۲:۳۳	۳۳:۷۲
	القیامتہ:۴۰۔۳۶	۷۵:۳۶۔۴۰
۲۵	۲۰۔۱۷:۸۴	۸۴:۱۶۔۱۹
	۱۲:۱۳	۱۳:۱۱
۲۵۔۲۶	۳۱۔۳۸:۲	۲:۳۰۔۳۳
۲۶	۱۶۴:۲	۲:۱۶۴
	۶۔:۹۹۔۱۰۰	۶:۹۷۔۹۹
۲۶۔۲۷	۴۶:۲۵	۲۵:۴۵۔۴۶
۲۷	۱۷:۸۸	۸۸:۱۷۔۲۰
۲۷	۲۱:۳۰	۳۰:۲۲
۲۸	۸۔۶:۳۲	۳۲:۷۔۹
۳۲	سورہ غافر:۶۰	۴۰:۶۰
	۱۸۲:۲	۲:۱۸۶
۳۳	۴۲:۵۱	
۳۳۔۳۴	النجم:۱۸۔۱	۵۳:۱۔۱۸
۳۷	الحج ۲۲:۵۲	۲۲:۵۲"

درج ذیل ۸ آیات کا ترجمہ قرآنِ حکیم کے متن اور انگریزی ترجمہ کے مطابق، دونوں طرح سے درست ہے:

۳۵:۱، ۳۳:۷۲، ۸۸:۱۷۔۲۰، ۳۰:۲۲، ۲:۱۸۶

مندرجہ ذیل ۲۲ آیات کا ترجمہ کرتے وقت جملوں کی بناوٹ، الفاظ کی ترتیب، مقام اور مطلب کو اچھی طرح پیشِ نظر نہیں رکھا گیا۔ یہ ترجمہ مفہوم پر مبنی ہے۔ اسے مزید بہتر بنانے کی گنجائش ہے۔ کتاب میں دی گئی ترتیب کے مطابق حوالہ جات درج ذیل

ہیں:

۴۴:۳۸۔۳۹،۳:۱۹۰۔۱۹۱،۲۹:۲۰،۳۱:۲۰،۱۶:۱۲،۹۵:۴۔۵،۸۴:۱۶۔۱۹،۱۳:۱۱،۲:۳۰۔۳۳،۲:۱۶۴،۶:۹۷۔۹۹

اس کے علاوہ بھی قرآنی آیات کے دیے گئے ترجمہ میں کئی مقامات پر تصحیح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً، آیات "۷۵:۳۶۔۴۰" کے ترجمہ میں "embryo" کا ترجمہ 'منی کی ایک بوند' کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔ ترجمہ میں 'وہ' کی جگہ پر 'وہی خالق' لکھا ہوا ہے۔ آیات "۸۸:۱۷۔۲۰" میں "اَلۡاِبِلِ" کا ترجمہ بادلوں کیا گیا ہے جو قرآنی متن کے مطابق درست نہیں جبکہ انگریزی متن کے مطابق درست ہے۔ آیات "۳۲:۷۔۹" میں لفظ "God" کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ 'دل دیا' کہ جگہ پر 'دل دریا' لکھا ہے۔ آیت "۴۰:۶۰" کے ترجمہ میں 'اگر' اضافی ہے۔ آیت "۴۲:۵۱" کے انگریزی ترجمہ "what He will" کا اردو میں ترجمہ 'جو کچھ خدا کا منشاء ہوتا ہے' کیا گیا ہے۔ آیات "۵۳:۱۔۱۸" میں سے آیات ۱۰ اور ۱۴ کا ترجمہ متن کے مطابق نہیں۔ آیت ۱۸ میں "For" کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ آیت "۲۲:۵۲" کا ترجمہ انگریزی متن کے مطابق نہیں۔ زمانے (Tense) کا خیال نہیں رکھا گیا۔[5]

"تشکیلِ دین پر تجدیدِ نظر" میں آیات کا عربی متن اور اردو میں ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ چند ایک آیاتِ مقدسہ کے حوالہ جات درست نہیں ہیں۔ عربی متن میں بھی اغلاط ہیں۔ آیات کا ترجمہ دیتے وقت انگریزی خطبات کے متن کو تو مد نظر رکھا گیا مگر عربی متن سے موازنہ نہیں کیا گیا۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں درج ذیل حوالہ جات درست نہیں ہیں:

صفحہ نمبر	دیا گیا حوالہ	درست حوالہ
۱۸	۲۹:۳۰	۲۹:۲۰
۲۱	۸۴:۱۷۔۲۰	۸۴:۱۶۔۱۹
۲۱	۱۳:۱۲	۱۳:۱۱
۲۲	۲:۲۸۔۳۱	۲:۳۰۔۳۳
۲۳	۲:۱۵۹	۲:۱۶۴
۲۶	۳۲:۶۔۸	۳۲:۷۔۹
۳۰	۴۰:۶۲	۴۰:۶۰

"تشکیلِ دین پر تجدیدِ نظر" میں قرآنی آیات کے دیے گئے ترجمہ میں کئی مقامات پر کمی بیشی نظر آتی ہے۔ آیت "۲۹:۲۰" کا ترجمہ عربی و انگریزی متن سے کچھ مختلف ہے۔ عربی متن کے مطابق لفظ 'خدا نے' کی جگہ پر 'اس نے' آئے گا۔ انگریزی متن کے مطابق لفظ 'اللہ' کی جگہ پر 'اُس' آئے گا۔ آیت "۲۴:۴۴" کا ترجمہ عربی متن کے مطابق درست ہے۔ انگریزی متن کے مطابق ترجمہ میں 'رات اور دن' کے بجائے 'دن اور رات' آنا چاہیے۔ آیت "۳۱:۲۰" کے دیے گئے متن "ظَاہِرَۃً وَبَاطِنَۃً" میں 'وَ' پر شد (ـّ) آنا چاہیے۔ اردو ترجمہ قرآنی متن کے مطابق مگر انگریزی متن سے کچھ مختلف ہے۔ آیت "۱۶:۱۲" کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن سے کچھ مختلف ہے۔ ترجمہ میں 'رات دن اور سورج چاند' کے بجائے 'رات اور دن اور سورج اور چاند' آنا

چاہیے۔ آیات "۹۵:۴۔۵" کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست ہے۔ انگریزی متن کے مطابق اردو ترجمہ کے شروع میں 'That of' کا ترجمہ 'وہ یہ کہ' آنا چاہیے تھا۔ آیت "۳۳:۷۲" کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق درست ہے۔ شروع میں اِنَّا (Verily) کا ترجمہ 'بے شک' آنا چاہیے تھا۔ آیات "۷۵:۳۶۔۴۰" کے ترجمہ میں الفاظ 'ٹپکائے ہوئے' کی جگہ پر 'ٹپکائی ہوئی' آنا چاہئیں۔ آیات "۸۴:۱۶۔۱۹" میں سے پہلی آیت کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ آیات "۲:۳۰۔۳۳" میں سے آیت ۳۲ میں " اِنَّکَ اَنْتَ " کا ترجمہ (بے شک تو) نہیں دیا گیا۔ آیت ۳۳ کے ترجمہ 'تو اُس نے کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا' میں الفاظ 'اُس نے' کے بعد لفظ 'کہا' نہ دینے کی وجہ سے مفہوم واضح نہیں رہا۔ آیت "۲:۱۶۴" کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ آیات "۶:۹۷۔۹۹" کے ترجمہ میں " نَّفْسٍ وَاحِدَۃٍ " (ایک جان) کا انگریزی میں ترجمہ "one breath" کیا گیا ہے جو کہ درست نہیں۔ ترجمہ کرتے وقت قرآنی متن سامنے نہیں رکھا گیا اور انگریزی متن کے مطابق اس کا ترجمہ 'ایک سانس' کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ انگریزی متن کے مطابق تو درست ہے مگر قرآنی متن کے مطابق درست نہیں ہے۔ آیات "۲۵:۴۵۔۴۶" کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ آیات "۸۸:۱۷۔۲۰" کے ترجمہ میں 'اَلْاِبِلِ' کا انگریزی متن کے مطابق ترجمہ 'اونٹوں' کے بجائے 'بادلوں' کیا گیا ہے جو کہ قرآنی متن کے مطابق درست نہیں ہے۔ آیت "۳۰:۲۲" میں لِّلْعٰلِمِیْنَ کا ترجمہ 'علم والوں کے لیے' کیا گیا ہے جو کہ درست ہے مگر انگریزی میں اس کا ترجمہ 'for all men' دیا گیا ہے جس کا اردو میں ترجمہ 'تمام لوگوں کے لیے' آنا چاہیے تھا۔ آیات "۳۲:۷۔۹" میں سے آیت ۹ کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ قرآنی متن کے مطابق 'کان، آنکھ اور دل' کے بجائے اس کا ترجمہ 'کان، آنکھیں اور دل' اور انگریزی متن کے مطابق 'سماعت، بصارت اور دل' آنا چاہیے۔ آیت "۴۰:۶۰" کا ترجمہ انگریزی متن کے مطابق فعل مستقبل کے بجائے فعل حال میں ہونا چاہیے تھا۔ آیت "۲:۱۸۶" کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق اور درست ہے۔ آیت "۴۲:۵۱" کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ آیات "۵۳:۱۔۱۸" میں سے آیت ۴ کے ترجمہ میں لفظ 'قرآن' زائد ہے۔ آیت ۱۴ کے ترجمہ 'سدرہ درخت کے پاس جو منتہائے حدود ہے' میں خط کشیدہ حصہ عربی متن کے لحاظ سے زائد مگر انگریزی متن کے مطابق درست ہے۔ آیت "۲۲:۵۲" کے قرآنی متن میں "مِنۡ قَبۡلِکَ" کے الفاظ نہیں دیے گئے۔ ترجمہ انگریزی متن کے مطابق ہے۔ تاہم، قرآنی متن کا مفہوم صحیح طور پر بیان نہیں ہوا۔(6)

"تجدیدِ فکریاتِ اسلام" میں قرآن آیات کا متن اور انگریزی ترجمہ کا اردو میں ترجمہ دیا گیا ہے۔ انگریزی خطباتِ اقبال کے دیگر اردو تراجم کے برعکس اس ترجمہ کے حوالہ جات میں دائیں سے بائیں پہلے آیت یا آیات کا نمبر اور پھر سورہ نمبر دیا گیا ہے۔ ان میں سے بعض آیاتِ مقدسہ کے حوالہ جات درست نہیں۔ بعض مقامات پر اردو ترجمہ انگریزی ترجمہ کے مطابق نہیں ہے۔

اس کتاب میں قرآنی آیات کے دیے گئے ترجمہ میں سے صرف درج ذیل ۷ آیات کا ترجمہ عربی و انگریزی متن کے مطابق اور درست ہے۔ قارئین کی سہولت کے لیے کتاب میں حوالہ جات کی دی گئی ترتیب کے برعکس حوالہ جات میں دائیں سے بائیں، پہلے سورہ نمبر اور پھر آیت یا آیات کا نمبر دیا گیا ہے:

"۴۴:۳۸۔۳۹، ۳:۱۹۰۔۱۹۱، ۲۹:۲۰، ۱۳:۱۱، ۲:۱۸۶"

درج ذیل حوالہ جات درست نہیں ہیں:

صفحہ	دیا گیا حوالہ	درست حوالہ
	سورہ مقدسہ: آیت / آیات	سورہ مقدسہ: آیت / آیات
۲۵	۳۱:۲۰	۲۰:۳۱
۲۵	۴:۹۵	۹۵:۴۔۵
۲۷	۸۳:۱۶۔۱۹	۸۴:۱۶۔۱۹
۲۷	۱۳:۱۲	۱۳:۱۱
۲۸۔۲۷	۲:۲۱۔۲۸	۲:۳۰۔۳۳
۲۹	۶:۱۰۰	۶:۹۷۔۹۹
۲۹	۸۸:۱۸۔۲۰	۸۸:۱۷۔۲۰
۳۱	۳۲:۸۔۹	۳۲:۷۔۹

صرف درج ذیل ۷ آیات کے علاوہ دیگر آیات کے ترجمہ میں بعض مقامات پر کمی بیشی نظر آتی ہے جس کا مختصر سا جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

۴۴:۳۸۔۳۹،۳:۱۹۰۔۱۹۱،۲۹:۲۰،۱۳:۱۱،۲:۱۸۶

آیت "۳۵:۱" کے متن کے مطابق اردو ترجمہ کے شروع میں قوسین میں لفظ (وہ) آنا چاہیے۔ انگریزی متن کے مطابق اردو ترجمہ کے شروع میں 'God' کا ترجمہ 'اللہ تعالیٰ' آنا چاہیے۔ آیات "۴۴:۲۴" کے ترجمہ میں انَّ (Verily) کا ترجمہ (بے شک) نہیں دیا گیا۔ آیت "۳۱:۲۰" کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست ہے۔ انگریزی متن کے مطابق " and hath been bounteous" کا ترجمہ "اور تم پر مہربان ہے" نہیں دیا گیا۔ آیت "۱۶:۱۲" میں "وَ سَخَّرَلَکُمُ" کا ترجمہ "اور اس نے تمہارے لیے مسخر کر رکھا ہے" کے بجائے "اور اللہ تعالیٰ نے مسخر فرما دیا" کیا گیا ہے۔ آیات۔ "۹۵:۴۔۵" کے ترجمہ میں اَحۡسَنِ (goodliest) کا ترجمہ 'بہترین' کے بجائے 'اعلیٰ' کیا گیا ہے۔

آیت "۳۳:۷۲" کے ترجمہ میں اِنَّا (Verily) کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ "فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَهَا (they refused to receive it)" کا درست ترجمہ نہیں دیا گیا۔ آیات "۷۵:۳۶۔۴۰" کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست مگر انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ لفظ 'embryo' کا ترجمہ 'جنین' دے کر حاشیہ میں انگریزی ترجمہ کی اس غلطی کی نشاندہی کرنی چاہیے تھی۔ آیات "۸۴:۱۶۔۱۹" کے ترجمہ میں فَلاَ (But, Nay) کا ترجمہ 'پس نہیں' کے بجائے 'پس' دیا گیا ہے۔ آیات "۲:۳۰۔۳۳" کے ترجمہ میں 'اور یاد کرو' قوسین میں آنا چاہیے۔ " فَلَمَّاۤ اَنۡۢبَاَهُمۡ بِاَسۡمَآئِهِمۡ " "And when he had informed them of the names" کا اردو ترجمہ نہیں دیا گیا۔ آیت "۲:۱۶۴" میں السَّمَا (skies) کا ترجمہ بادلوں کیا گیا ہے۔ آیات "۶:۹۷۔۹۹" کے حوالہ کے مطابق آیات ۹۷ تا ۹۸ اور ان کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ آیت ۹۹ میں 'وَمِنَ النَّخۡلِ' تا

'وَالرُّمَّانَ' کا ترجمہ درست نہیں دیا گیا۔ آیات "۴۵:۲۵-۴۶" کے ترجمہ میں 'کَیْفَ' کا ترجمہ 'کیسے' کے بجائے 'ایسے' کیا گیا ہے۔ آیات "۸۸:۱۷-۲۰" کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست مگر انگریزی متن کے مطابق درست نہیں ہے۔ انگریزی متن میں 'اَلْاِبِلِ' کا ترجمہ 'clouds' کیا گیا ہے۔ حاشیہ میں انگریزی ترجمہ کی اس غلطی کی نشاندہی ہونی چاہیے تھی۔ آیت "۳۰:۲۲" کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست مگر انگریزی متن کے مطابق درست نہیں۔ "for all men" کا ترجمہ 'تمام لوگوں کے لیے ہونا چاہیے تھا'۔ آیات "۳۲:۷-۹" کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست مگر انگریزی متن کے مطابق درست نہیں۔ "hearing and seeing" کا ترجمہ 'کان اور آنکھیں' کے بجائے 'سماعت اور بصارت' ہونا چاہیے تھا۔ آیت "۴۰:۶۰" کا ترجمہ قرآنی متن کے مطابق درست ہے۔ انگریزی متن کے مطابق درست نہیں۔ فعل حال کے بجائے فعل مستقبل میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ آیت "۴۲:۵۱" کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ آیات "۵۳:۱-۱۸" کے حوالہ کے تحت آیات ۴ اور ۶ کا دیا گیا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ آیت "۲۲:۵۲" کا ترجمہ قرآنی متن اور انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ "وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ" کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔(7)

"اسلامی فکر کی نئی تشکیل" میں فاضل مترجم نے آیاتِ مقدسہ کا خود اردو میں ترجمہ کرنے کے بجائے 'تفہیم القرآن' سے ترجمہ نقل کیا ہے۔ آیات کا ترجمہ دیتے وقت عربی متن اور انگریزی ترجمہ کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ بعض آیات کا عربی متن اور اردو ترجمہ، انگریزی متن سے زائد ہے۔ کہیں حوالہ جات درست نہیں تو کہیں سورہ مقدسہ کا نام درست نہیں۔ چند ایک مقامات پر ترجمہ دی گئی آیتِ مقدسہ کے اصل متن کے مطابق نہیں ہے۔ بعض مقامات پر آیات کے آخر پر علامتِ وقف نہیں دی گئی۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں قرآنی آیات کے حوالہ جات انگریزی میں دیے گئے ہیں۔ بائیں طرف سورہ نمبر یا سورہ مقدسہ کا نام اور دائیں طرف آیت / آیات نمبر دیا گیا ہے۔ اس میں سے درج ذیل حوالہ جات درست نہیں ہیں۔ قارئین کی سہولت کے لیے درست حوالہ جات میں دائیں سے بائیں سورہ نمبر پہلے اور آیت / آیات کا نمبر بعد میں دیا گیا ہے:

صفحہ	دیا گیا حوالہ آیت / آیات: سورہ مقدسہ	درست حوالہ سورہ مقدسہ: آیت / آیات
۲۶	23:35:1	۳۵:۱
۳۳-۳۴	25:44-46- الفرقان	۲۵:۴۴-۴۶
۴۰	40:60- مومنون	۴۰:۶۰
۴۰	2:86- البقرۃ	۲:۱۸۶
۴۱	42:51- الزخرف	۴۲:۵۱
۴۶	52:22- الحج	۲۲:۵۲"

درج ذیل آیات کا ترجمہ درست ہے:

صفحہ ۲۶ پر آیات "۳۸:۴۴-۳۹"، اسی صفحہ پر آیت "۳۵:۱"، صفحہ ۲۷ پر آیات "۲۹:۲۰"، صفحہ ۲۹ پر آیات

"۷۵:۳۶-۴۰"، صفحہ ۳۰پر آیات "۸۴:۱۶-۱۹" اور آیت "۱۳:۱۱"

قرآنی آیات کے دیے گئے ترجمہ میں کئی مقامات پر کمی بیشی نظر آتی ہے جس کا اجمالی جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

آیات "۳:۱۹۰-۱۹۱" کے ترجمہ میں "السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ "کا ترجمہ 'آسمانوں اور زمین' کے بجائے 'زمین اور آسمان' دیا گیا ہے۔ آیت ۱۹۱ کے آخری حصے "سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"کا انگریزی متن میں ترجمہ نہیں دیا گیا مگر یہاں اس کا قرآنی متن اور اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ سورہ النور کی آیت "۲۴:۴۴" کا ترجمہ 'تفہیم القرآن' سے لیا گیا ہے۔ کلمات 'اللہ' اور 'اِنَّ' کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ سورہ لقمان کی آیت "۳۱:۲۰" میں "مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ " کا ترجمہ 'جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے' کے بجائے 'زمین اور آسمان کی ساری چیزیں' کیا گیا ہے۔ سورہ النحل کی آیت "۱۲:۶۱" میں 'اِنَّ' کا ترجمہ (بے شک، یقیناً) نہیں دیا گیا۔ سورہ التین کی آیات "۴-۵" میں 'اَلْاِنْسَانَ' کا ترجمہ 'انسان' کے بجائے 'انسانوں' کیا گیا ہے۔ سورہ الاحزاب کی آیت "۳۳:۷۲" میں 'السَّمٰوٰتِ وَ' کا ترجمہ 'آسمانوں اور' نہیں دیا گیا۔

سورہ البقرۃ کی آیات ۳۰ تا ۳۳ میں علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ وَاِذْ (اور جب)، اِنِّی (بے شک میں)، وَ (اور)، فَلَمَّا (پس جب) کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ آیت ۳۱ کے ترجمہ میں توضیحی الفاظ 'اس کے بعد' قوسین میں نہیں دیے گئے۔ سورہ البقرۃ کی آیت ۱۶۴ میں 'اِنَّ' (بے شک) اور 'وَ' (اور) کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ سورہ الانعام کی آیات ۹۷ اور ۹۹ کے بعد علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ آیت ۹۹ میں لفظ 'نُّخْرِجُ' کے بجائے 'تُخْرِجُ' دیا گیا ہے۔ سورہ الفرقان کی آیات ۴۵ اور ۴۶ کے درمیان علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ سورہ الغاشیہ کی آیات ۱۷ تا ۲۰ میں علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ اس کے علاوہ دو مقامات پر حرف 'وَ' کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ سورہ الروم کی آیت ۲۲ کے آخر پر علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ سورہ السجدۃ کی آیت ۹ کے بعد علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ اس آیت میں حرف 'وَ' کا ترجمہ بھی نہیں دیا گیا۔ سورہ مئومنون کی آیت ۶۰ کے حوالے سے ایک آیت دی گئی ہے۔ سورہ مومنون، سورہ نمبر ۲۳ ہے۔ دی گئی آیت دراصل سورہ المومن کی ہے جو کہ سورہ نمبر ۴۰ ہے، جسے سورہ غافر بھی کہتے ہیں۔ سورہ البقرۃ کی آیت ۱۸۶ کے دیے گئے قرآنی متن کا آخری حصہ " فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ " انگریزی متن سے زائد ہے۔ سورہ الشوریٰ کی آیت ۵۱ کا حوالہ درست نہیں دیا گیا۔ سورہ مقدسہ کا نام الشوریٰ کے بجائے الزخرف لکھا گیا ہے جو کہ درست نہیں ہے۔ آیت کے آخر پر علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ سورہ النجم کی آیات ۱۳، ۱۰، ۹ اور ۱۴ کے بعد علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ سورہ الحج کی آیت ۵۲ کے آخر پر علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ لفظ 'اُمْنِيَّتِهٖ' درست املا سے نہیں لکھا گیا۔ (8)

"تجدید تفکرِ اسلامی" میں آیاتِ مقدسہ کا عربی متن نہیں دیا گیا۔ ترجمہ کرتے وقت صرف انگریزی متن کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس لیے بنیادی ماخذ میں موجود تمام اغلاط ترجمہ میں بھی آگئی ہیں۔ (9)

علامہ محمد اقبال نے پہلے پانچ خطبات میں ۱۶۴ (پہلے خطبے میں ۶۳، دوسرے خطبے میں ۱۰، تیسرے خطبے میں ۲۲، چوتھے خطبے میں ۵۰ اور پانچویں میں ۱۹) آیات کا ترجمہ دیا ہے۔ راقم الحروف نے اپنے اس تحقیقی مقالہ میں صرف پہلے خطبے کے تراجم میں موجود اغلاط کی مختصراً نشاندہی کی ہے۔ تمام خطبات کے تراجم میں موجود اغلاط کی نشاندہی پر یہ مقالہ ایک ضخیم کتاب کی شکل اختیار کر

جائے گا۔

پہلے خطبے کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کے ترجمہ سے متعلق موجود اصلاح طلب امور کے جائزہ سے واضح ہوتا ہے کہ انگریزی خطبات اقبال کے اردو تراجم میں قرآنی آیات کا متن، ترجمہ اور حوالہ جات دینے میں حتیاط نہیں برتی گئی۔ مترجمین میں سے کسی نے بھی زحمت گوارا نہیں کی کہ خطبات میں آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے انگریزی ترجمہ کے ماخذ کا پتہ چلائیں اور آیاتِ مقدسہ کے متن کے مطابق ترجمہ کی درستگی پرکھ لیں۔ اصل متن کی تصحیح تو ایک طرف رہی ان میں سے زیادہ تر نے قرآنی آیات کا متن، ان کے حوالہ جات اور ترجمہ دینے میں بھی احتیاط نہیں برتی۔ قرآنی آیات اور ان کے ترجمہ کے معیار سے دیگر متن کے ترجمہ کے معیار کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔(10)

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور قدرت کی بدولت ہمارے عظیم علما، حفاظ اور محققین نے یہ فریضہ بخوبی سرنجام دیا ہے۔ حرمتِ قرآن کا تقاضا ہے کہ ثانوی مآخذ میں بھی قرآنِ حکیم کا متن کامل درستگی کے ساتھ دیا جائے اور اس کے تراجم میں بھی اس متن کے ہر ایک کلمہ کے درست معانی بیان کیے جائیں اور ترجمہ کرتے وقت الفاظ کی ترتیب، زمانے اور حقیقی مفہوم کو روایت اور درایت کے اصولوں کے مطابق پیشِ نظر رکھا جائے۔ کسی کتاب میں قرآن حکیم کا متن، حوالہ جات اور ترجمہ درست نہ ہونا بہت خطرناک وافسوسناک، دینی واخلاقی اور علمی وادبی جرم ہے۔ ایسی اغلاط کی تصحیح ہم سب اور خصوصاًان کتب کے مصنفین، مولفین، مترجمین، محققین، ناقدین وناشرین کا اولین دینی واخلاقی اور علمی وادبی فریضہ ہے۔

قرآنِ حکیم اور احادیثِ نبوی کے متن کی حفاظت، تفہیم اور تسہیل کے لیے ہمارے اسلاف نے نہایت اعلیٰ خدمات سرانجام دی ہیں۔ ایسے بھی صحابہ گزرے ہیں جنہوں نے حدیثِ نبوی ﷺ کے صرف ایک حرف کی تصدیق کے لیے سینکڑوں میل کا نہایت کٹھن سفر کیا۔ ایک طرف ہم ہیں کہ ہمیں اپنی جائے مکاں پر تحقیق کے لیے ہر طرح کی سہولت میسر ہے مگر ہم غلط کو ٹھیک کرنے کے بجائے ٹھیک کو غلط کرتے جارہے ہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا (11)

"شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و ملا کے غلام اے ساقی" (12)

حاصل کلام یہ ہے کہ ہمیں بھی اپنے حصے کا کام احسن طور پر سرانجام دینا چاہیے اور اس کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ مندرجہ بالا معروضات کی بنا پر اقبالیات سے وابستہ اداروں، پبلشرز، محققین، ناقدین، مصنفین ومولفین سے درخواست ہے کہ راقم الحروف کی معروضات کی روشنی میں کتاب، "The Reconstruction of Religious Thought in Islam"، اس کے تراجم اور مباحث پر مبنی کتب کی تدوینِ نو، تصحیح اور تحشیہ کا فریضہ سرانجام دے کر آئندہ نسلوں کو یہ علمی وادبی اثاثہ صحتِ متن کے ساتھ منتقل کرنے کا فریضہ سرانجام دینے میں اپنے حصے کا کردار ادا کرکے ثوابِ دارین حاصل کریں۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ جاوید اقبال، ڈاکٹر، جسٹس (ر)، "زندہ رُود"، "سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور"، بارِ دوم، ۲۰۰۸ء، ص ۲۳۴

2۔ ایضاً، ص ۲۳۴

نذیر نیازی، سید، "مقدمہ از مترجم"، مشمولہ: "تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ" از "ڈاکٹر علامہ محمد اقبال"، مترجم: "سید نذیر نیازی"، "بزمِ اقبال، لاہور"، ب ن، س ن، ص ۷

3. Allama Muhammad Iqbal, "The Reconstruction of Religious Thought in Islam ,"
"Kapur Art Printing Works, Lahore", 1st Edition, 1930, Page # 15,17
"Oxford University Press, London", 1934, Page # 11,13
"Iqbal Academy, London",3rd Edition, 2015, Page # 9,11

4۔ نذیر نیازی، سید، "تشکیلِ جدید الٰہیاتِ اسلامیہ"، بزمِ اقبال، لاہور"، جون ۲۰۱۲ء

5۔ شریف کنجاہی، "مذہبی افکار کی تعمیرِ نو"، "بزمِ اقبال، لاہور"، بار اول، ۱۹۹۲ء، صفحات ۲۲ تا ۲۸، ۳۲ تا ۳۴، ۳۷

6۔ محمد سمیع الحق، ڈاکٹر، "تفکیر دینی پر تجدید نظر"، "ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی"، باراول، ۱۹۹۴ء، صفحات ۱۸ تا ۲۴، ۳۰ تا ۳۱، ۳۵

7۔ وحید عشرت، ڈاکٹر، "تجدیدِ فکریاتِ اسلام"، "اقبال اکادمی پاکستان، لاہور"، باراول، ۲۰۰۲ء، صفحات ۲۴ تا ۳۱، ۳۵ تا ۳۶، ۴۰

8۔ شہزاد احمد، "اسلامی فکر کی نئی تشکیل"، مکتبہ خلیل، لاہور"، بار اول، جنوری ۲۰۰۵ء، صفحات ۲۶ تا ۲۹، ۳۱ تا ۳۵، ۴۰ تا ۴۱، ۴۶

"اسلامی فکر کی نئی تشکیل" میں قرآنی آیات کے حوالہ جات انگریزی میں دیے گئے ہیں۔ بائیں طرف سورہ نمبر یا سورہ مقدسہ کا نام اور دائیں طرف آیت / آیات نمبر دیا گیا ہے۔ اس میں کہیں سورہ مقدسہ کا نام دیا گیا ہے تو کہیں اس کا نمبر دیا گیا ہے۔ راقم الحروف نے قارئین کی سہولت اور تحقیقی مقالہ کی فارمیٹ کی پاسداری کے لیے زیرِ تبصرہ دیگر کتبِ تراجم کی طرح اس کتاب کے حوالہ جات بھی اردو میں اور ان کتب میں دی گئی ترتیب کے مطابق دیے ہیں۔ مثلاً حوالہ 25:44-46۔ الفرقان کو ۲۵: ۴۴۔۴۶ کی شکل میں تحریر کیا ہے۔

9۔ محمد آصف اعوان، ڈاکٹر، تجدیدِ تفکرِ اسلامی (زیرِ طبع)، "اقبال اکیڈمی، لاہور"، باراول، ۲۰۱۹ء

10۔ زیرِ نظر مقالہ سے متعلق مزید تحقیقات کے لیے راقم الحروف کے مقالات، 'اقبال کے انگریزی خطبات میں قرآنی

آیات کے تراجم (تحقیقی و تنقیدی جائزہ)" اور "انگریزی خطباتِ اقبال کے اردو تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ" کا مطالعہ کیجئے۔

11۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بانگِ درا، مشمولہ: "کلیاتِ اقبال اردو"، "شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور"، بار پنجم، مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۱۸۷

12۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، بالِ جبریل، مشمولہ: "کلیاتِ اقبال اردو"، "شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور"، بار پنجم، مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۳۰۴"

محاکمہ: اقبال کا پہلا خطبہ_ علم اور مذہبی تجربہ[3]

Abstract:
"Prof. Dr. Asif Awan's explanatory book "Iqbal ka Paihla Khutba, Ilm aur Mazhabi Tajrba: Tahqeeqi o Tozeehi Mutalia" helps a lot to understand what Allama Muhammad Iqbal has tried to express. He left no stone unturned to make this lecture easier to understand for readers of all levels. The quite interesting and easy language, explanatory notes and references made this book more comprehensive and authentic. No other book of such level has been written to date to understand this lecture".
Keywords:
"Iqbal ka Paihla Khutba, Ilm aur Mazhabi Tajrba: Tahqeeqi o Tozeehi Mutalia", "Dr. Allama Muhammad Iqbal", "Knowledge and Religious Experience", "Prof. Dr. Mohammad Asif Awan"

قومی اور بین الاقوامی سطح پر خطباتِ اقبال کی تفہیم و تسہیل کے سلسلہ میں ہونے والے اب تک کے تمام کاموں کا جائزہ لیا جائے تو پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان کا تحقیقی و تنقیدی کام مقدار میں سب سے زیادہ اور معیار کے لحاظ سے سب سے زیادہ وقیع ہے۔ اس ضمن میں ان کی درج ذیل تحقیقی و توضیحی خدمات بہت قدر و قیمت اور اہمیت کی حامل اور لائقِ تحسین ہیں:

"اقبال کا تصورِ ارتقا---- تحقیقی مطالعہ (صدارتی ایوارڈ یافتہ)"

"اقبال کا پہلا خطبہ: علم اور مذہبی تجربہ----- تحقیقی و توضیحی مطالعہ"

"اقبال کا دوسرا خطبہ: مذہبی تجربے کے انکشافات کی فلسفیانہ پرکھ----- تحقیقی و توضیحی مطالعہ"

"اقبال کا تیسرا خطبہ: تصورِ خدا اور دعا کا مفہوم----- تحقیقی و توضیحی مطالعہ"

"معارفِ خطباتِ اقبال----- اجمالی تحقیقی و توضیحی مطالعہ"

"اقبال کے انگریزی خطبات کا اردو ترجمہ (زیرِ طبع)"

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان کی کتاب "اقبال کا پہلا خطبہ: علم اور مذہبی تجربہ--- تحقیقی و توضیحی مطالعہ" ۲۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے صفحہ ۱ تا ۱۹۸ پر اقبال کے پہلے خطبے "علم اور مذہبی تجربہ" کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں قرآن حکیم، صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد کے علاوہ کم و بیش انچاس اردو کتب، چار عدد مجلات اور بتیس عدد انگریزی کتبِ فلسفہ و نفسیات سے پانچ سو آٹھ حواشی و حوالہ جات دیے گئے ہیں۔ کتاب کے آخری صفحات (صفحہ ۲۰۵ تا ۲۲۲) پر علامہ اقبال کے

[3] یہ ریسرچ پیپر، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد کے ریسرچ جرنل "زبان و ادب" کے شمارہ ۲۵، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۹ء کے صفحات ۲۶۰ تا ۲۸۷ پر شائع ہوا۔

اس خطبے کا انگریزی متن دیا گیا ہے۔ جلد بندی اور طباعت کا معیار بھی عمدہ ہے۔ اس کا ٹائٹل آیتِ مقدسہ سے مزیّن، سادہ اور خوبصورت ہے۔

زیرِ جائزہ کتاب علامہ اقبال کے پہلے انگریزی خطبے کی تفہیم کے سلسلہ میں منفرد نوعیت کی کوشش ہے۔ فاضل محقق نے ہر ممکن طریقے سے مستند حوالہ جات وماخذ کی مدد سے خطبہ کے متن کا مفہوم واضح کرنے کی کوشش کی ہے جس میں وہ کامیاب نظر آتے ہیں۔ انہوں نے خطبے میں مذکورہ افکار وتصورات، اصطلاحات اور مشکل مقامات کی تسہیل وتوضیح کے لیے زیرِ مطالعہ متن کے مفہوم کی مناسبت سے مغربی ومشرقی حکما، فلاسفہ اور مدبرین کے اقوال اور علامہ اقبال اور دیگر اردو وفارسی شعرا کے اشعار دیے ہیں اور خطبہ کی تفہیم میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ انہوں نے سادہ، دلچسپ، مدلل اور عام فہم انداز میں فلسفہ، سائنس اور مذہب کے حوالے سے اس خطبے میں منقول دقیق مسائل کی وضاحت کی ہے اور ساتھ ہی تحقیقی، تنقیدی، توضیحی حواشی اور حوالہ جات دے کر اس مطالعہ کو مستند بنا دیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے اس کتاب میں علامہ محمد اقبال کے زیرِ مطالعہ خطبے کا کس قدر دقتِ نظر سے تحقیقی وتوضیحی مطالعہ پیش کیا ہے، اس ضمن میں ذرا یہ مثال دیکھیے۔ پہلے خطبے کی کلیدی اصطلاحات 'علم' اور 'مذہبی تجربہ' کی خاطر خواہ وضاحت دینے کے بعد وہ مذہب کی ترقی یافتہ صورتوں اور ان کی قدر وقیمت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "مذہب کی ترقی یافتہ صورتیں دراصل علم اور تجربہ کے بڑھنے سے ہویدا ہوتی ہیں۔ جس قدر انسانی علم وتجربہ میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اُسی قدر انسان پر مذہب کے باطنی حقائق منکشف ہوتے چلے جاتے ہیں اور یوں مذہب فکرِ انسانی پر "زیادہ ترقی یافتہ صورت" (More Advanced form) میں نمودار ہوتا ہے۔ علم وتجربے میں اضافے کی بدولت فکرِ انسانی میں بتدریج ترقی اور بہتر مقام ومرتبہ حاصل کرنے کے باعث مذہب کا حیاتِ انسانی سے ربط وتعلق بڑھتا ہے۔ مافوق الفطرت حقائق عقل وشعور کے دائرے میں داخل ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور یوں فکرِ انسانی کے مختلف سوالات واشکالات کے حوالے سے مذہب کے فراہم کردہ جوابات پہلے سے زیادہ اعتقاد، اطمینان اور تسلی وتشفی کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس طرح ہر دور میں علم وتجربہ کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ مذہب کی ترقی یافتہ صورتیں نمودار ہوتی چلی جاتی ہیں۔"[1]

اس کے بعد وہ خطبے کے اگلے جملے کا مفہوم پیشِ نظر رکھتے ہوئے، فرد اور معاشرے پر مذہب کے اثرات کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب انسان مذہب کا دامن پکڑ لیتا ہے تو اس کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس طرح مذہب انسان کے اندر وہ قوت پیدا کر دیتا ہے جس کی بدولت انسان کے لیے مجرد حقیقتوں کی پہچان اور ان کا مشاہدہ ناممکن نہیں رہتا۔

فاضل محقق نے متن کا مفہوم واضح کرنے کے لیے زیرِ بحث موضوع کی مناسبت سے بوعلی قلندر، علامہ اقبال اور غلام بھیک نیرنگ کے کلام سے اردو وفارسی اشعار دیے ہیں۔ فارسی اشعار کا اردو ترجمہ دیا ہے اور اس کے علاوہ مذہبی تجربے کے حوالے سے مغربی مفکر ویسلے (Wesley) کی تحریر سے ایک اقتباس بھی دیا ہے۔ فاضل محقق، پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان لکھتے ہیں:

> "یوں مذہب انسان کے اندر وہ قوت پیدا کر دیتا ہے جس کی بدولت انسان کے لیے مجرد حقیقتوں کی پہچان اور اُن کا مشاہدہ ناممکن نہیں رہتا، اسی لیے اقبال کہتے ہیں:"
>
> "دیکھنے والے یہاں بھی دیکھ لیتے ہیں تجھے   پھر یہ وعدہ حشر کا صبر آزما کیونکر ہوا"

ویسلے (Wesley) مذہبی تجربے کے حوالے سے لکھتا ہے:

"It is the vision of the soul; that power by which spiritual things are apprehended just as material things are apprehended by the physical senses."

اقبال مذہب کے حوالے سے اپنے خطبے میں لکھتے ہیں:

"In its attitude towards the Ultimate Reality, it is opposed to the limitations of man; it enlarges his claims and holds out the prospect of nothing less than a direct vision of Reality."

مذہب کی نظر میں اصل حقیقت وہی ہے جو مادیت سے ماوراہے۔ بقول غلام بھیک نیرنگ:

حسنِ ازل نہاں ہے زیرِ نقابِ ہستی

مذہب کا مطمعِ نظر یہی ہے کہ انسان مادیت سے ماورا حقیقت تک رسائی حاصل کرے لیکن مادیت سے ماورا حقیقت تک رسائی کی راہ میں مادیت ہی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ کسی کی نگاہ مصور کی بجائے تصویر پر ہی ٹک جائے اور اس طرح وہ اصل حقیقت سے کبھی آشنا نہ ہو سکے، جب تک انسان کی نظر مادیت سے ماورا اُس مادیت آفریں حقیقت تک نہیں پہنچتی جو ہر شے کی خالق ہے، مذہب کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ بو علی قلندر لکھتے ہیں:

"پاک کن آئینۂ دل از غبار تا بیاید عکس از روی نگار"

(دل کے آئینہ کو غبار سے صاف کر تا کہ اُس محبوب کے رُخ کا عکس نظر آوے۔)

گویا مذہب صرف اسی صورت میں حقیقتِ مطلق کے براہِ راست دیدار کی اُمید دلاتا ہے کہ جب انسان مکمل طور پر اپنی نظر کو مادی تحدید محض سے ہٹا کر اُس مجرد حقیقت پر ٹکا دیتا ہے کہ جس کے حسن کی ضیا پاشیوں کے نہ صرف انسان بلکہ مہر و مہ و انجم تمام ادنیٰ شاہکار ہیں۔

بر مقامِ خود رسیدن زندگی است ذات را بے پردہ دیدن زندگی است

مردِ مومن در نسازد باصفات مصطفیٰ راضی نشد الا بذات

(اپنے مقام کو پہنچنا (ہی) زندگی ہے۔ (اپنی) ذات کو بے پردہ دیکھنا (ہی) زندگی ہے۔ مردِ مومن صفات ہی سے خود کو سنوار سکتا ہے، مصطفیٰ (صفات سے آراستہ) ذات (ہی) کو پسند کرتے ہیں۔"[2]

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے کتاب میں کئی مقامات پر متن کے تحقیقی و توضیحی مطالعہ کے بعد حاصل مطالعہ دے کر متن کی تفہیم و تسہیل میں خاطر خواہ مدد دی ہے۔ مثلاً کتاب کے آغاز میں، انگریزی خطبے میں منقول مذہب کا تصور واضح کرنے کے بعد وہ بطور حاصل مطالعہ لکھتے ہیں:

"درج بالا تصریحات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مذہب ایمان بالغیب کا نام ہے یعنی مذہب ایسی حقیقتوں پر ایمان لانے اور یقین کرنے کی تعلیم دیتا ہے جو بظاہر نظر نہیں آتیں تاہم ان حقیقتوں کو مذہبی آدمی کی زندگی میں ایسی سند کی حیثیت حاصل ہوتی ہے کہ جن پر وہ اپنی ساری زندگی اور اس میں پیش آنے والے معاملات کی بنیاد رکھتا ہے۔ اس طرح یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مذہب انسان کو ظن و تخمین یا بے یقینی کی حالت میں نہیں چھوڑتا بلکہ اپنے پیروکاروں کو ایک واضح نصب العین عطا کرتا ہے۔ اگرچہ مذہبی حقائق مادی حقائق سے مختلف ہوتے ہیں تاہم مذہبی حقائق پر یقین و ایمان مذہبی آدمی کے کردار و عمل میں وارفتگی، استقلال اور جذبے کی شدت پیدا کر دیتا ہے کہ جس کے باعث مذہبی آدمی کے لیے مذہبی حقائق بھی بالآخر مادی حقائق کی طرح ظاہری صورت اختیار کر لیتے ہیں۔"[3]

فاضل محقق انگریزی خطبے کے پہلے چھ صفحات کے متن کا تحقیقی و توضیحی جائزہ پیش کرنے کے بعد بطور حاصل مطالعہ لکھتے ہیں:

"گزشتہ ساری گفتگو میں جو مباحث اقبال کے زیرِ غور آئے ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ خدا، انسان اور کائنات اور ان کا ربطِ باہمی شاعری، فلسفہ، مذہب، تینوں کا مشترکہ موضوع ہے۔

۲۔ مذہب انسان کی ظاہری و باطنی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ لہٰذا انسانی زندگی پر اثر انداز

ہونے والے اس قدر اہم عامل کی عقلی پرکھ بے حد ضروری ہے۔

۳۔ اگرچہ فلسفہ آزادانہ اور ناقدانہ پرکھ پرچول کا نام ہے تاہم مذہب کو فلسفہ پر فوقیت حاصل ہے۔

۴۔ قرآن انسان کو کائنات کے بغور مشاہدہ کی دعوت دیتا ہے۔

۵۔ چونکہ غزالی عقل اور وجدان کے باہمی ربط کو سمجھنے میں ناکام رہے اس لیے انہوں نے عقل کو کلیتاً مسترد کر دیا۔

۶۔ مسلمانوں نے ایک طویل عرصہ علمی میدان میں اقوام عالم کی رہنمائی کی۔

۷۔ مسلمانوں میں علمی زوال کے بعد یورپی اقوام نے علمی سفر کو جاری رکھتے ہوئے اِس میدان میں بے انتہا ترقی کی۔

۸۔ نئے علمی انکشافات سے انسانی فکر و نظر میں ایسی تبدیلی آئی، جس نے فلسفہ اور مذہب دونوں کو متاثر کیا۔

۹۔ نئے علمی ماحول میں مذہب کو جدید علمی اسلوب میں پیش کرنا وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے اور خطبات اِسی ضرورت کو پیش نظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔

۱۰۔ چنانچہ اقبال کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے پہلے خطبے میں علم اور مذہبی تجربے کی نوعیت کو اپنا موضوعِ بحث بنایا ہے تاکہ آئندہ مباحث کے لیے بنیاد فراہم ہو سکے۔"(4)

درج بالا مثالوں سے ڈاکٹر محمد آصف اعوان کے اسلوبِ بیان اور طرزِ تعلیم و تدریس کو اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ وہ اقبال کی انگریزی عبارت تحریر کرنے کے بعد، اس کا مفہوم بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد مدلل انداز سے اس کی وضاحت کرتے ہیں۔ انگریزی عبارت کے سیاق و سباق کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ بات آگے بڑھاتے ہیں اور ساتھ ہی مابعد کی عبارت کا مفہوم بیان کرنے اور اس کی وضاحت کرنے کے بعد وہ اصل عبارت تحریر کر دیتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے تسلسل برقرار رکھتے ہوئے سادہ، سہل ،عام فہم اور دلچسپ انداز سے تمام انگریزی خطبے کا مفہوم واضح کیا ہے۔ انہوں نے موضوع اور موقع محل کے لحاظ سے قرآنی آیات ،احادیث مبارکہ، مغربی و مشرقی حکما کے اقوال، اقبال، رومی اور دیگر شعراء کے اشعار، حوالہ جات و تراجم کے ساتھ دیے ہیں۔ اس طرح انہوں نے خطبے میں دی گئی اصطلاحات کے اردو متبادل دینے کے علاوہ ان کی اچھی طرح سے وضاحت بھی کی ہے۔ اور مزید مطالعہ و تحقیق کے لیے دیگر مآخذ کی نشاندہی بھی کی ہے۔

انگریزی خطبہ کے صفحات ۱۳ تا ۱۴ پر علامہ اقبال لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی مرتبہ نفسی کیفیات کا تنقیدی جائزہ لینے کی بناڈالی۔ مدینہ منورہ میں ابنِ صیاد نامی ایک از خود رفتہ یہودی نوجوان تھا۔ اس پر اکثر عجیب و غریب کیفیات طاری ہو جاتی تھیں اور وہ بے خودی میں بڑبڑاتا رہتا۔ نبی کریم ﷺ اس سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس سے سوال و جواب کیے۔ اس کی روحانی کیفیت کا امتحان بھی لیا۔ اصحاب رسول ﷺ اور مابعد محدثین نے اگرچہ اس واقعے کو محفوظ کرنے میں کمال احتیاط سے کام لیا تاہم اس واقعہ کی اصل اہمیت کی طرف ان کی توجہ نہ ہوئی۔ ابنِ خلدون (مئی ۱۳۳۲ء۔ مارچ ۱۴۰۶ء) وہ پہلا مسلمان مفکر ہے جس نے ابنِ صیاد کی نفسی کیفیات کا مشاہدہ کرنے کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے طرزِ عمل کے معنی و مفہوم کی صحیح قدر دانی کی اور آپ ﷺ کے طرزِ عمل کو ہی اختیار کرتے ہوئے متصوفانہ شعور (Mystic Consciousness) پر مشتمل مواد کا زیادہ گہرائی اور تنقیدی روح کے ساتھ جائزہ لیا یہاں تک کے وہ دورِ جدید کے تحت الشعوری ذات (Subliminal Self) کے مفروضے کے بہت قریب پہنچ گیا۔(5)

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے متن کی وضاحت کے لیے ابنِ صیاد کی شخصیت کا تعارف کرایا ہے۔ اس سے متعلقہ احادیث مبارکہ کے حوالہ جات اور اردو میں ان کا متن دیا ہے۔ ابنِ صیاد کے بارے میں دیگر محققین کی آرا پیش کی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ابنِ خلدون اور پروفیسر میکڈونلڈ کے حوالے سے ضروری آرا پیش کی ہیں۔ انہوں نے پروفیسر میکڈونلڈ کی تصانیف سے نفسِ مضمون کی مناسبت سے اقتباسات بھی دیے ہیں اور اصطلاح "تحت الشعوری ذات" کا مفہوم بھی پیش کیا ہے۔[6]

"تحت الشعوری ذات" کا مفہوم واضح کرتے ہوئے (حوالہ ۳٦٦ کے تحت) وہ لکھتے ہیں:

> "تحت الشعوری ذات (Subliminal Self) سے مراد وہ ذات ہے جس کا عموماً اظہار وانکشاف نہیں ہوتا بلکہ یہ ذات شعور کی ظاہری سطح کے نیچے دبی رہتی ہے تاہم بعض اوقات باطنی تحریکات کی شدت اور سرگرمی کے باعث یہ ذات شعوری سطح پر غالب آجاتی ہے اور ایسی حرکات وسکنات کا باعث بنتی ہے جو عمومی شعوری سطح سے نہ صرف مختلف بلکہ حیران کن ہوتی ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے کہ جیسے سطح سمندر عموماً پُر سکون ہوتی ہے تاہم بعض اوقات اس سطح کے نیچے موجوں کی ہلچل سطح سمندر کے سکون کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔
>
> محمد سعید شیخ صاحب اقبال کے پہلے لیکچر کے حواشی میں تحت الشعوری ذات (Subliminal Self) کے حوالے سے لکھتے ہیں:
>
> The term 'Subliminal Self', was coined by F.W.H., Myers in the 1890 which soon became popular in 'religious psychology' to designate what was believed to be the larger portion of the self lying beyond the level of consciousness yet constantly influencing thought and behaviour as in parapsychic phenomena. With William James, the concept of subliminal self came to stand for the area of human experience in which contact with the divine life may occur.
>
> تحت الشعوری ذات (Subliminal Self) کے حوالے سے ولیم جیمز کے تفصیلی خیالات جاننے کے لیے اُس کی کتاب The Varieties of Religious Experience کے سولھویں اور سترہویں خطبہ بعنوانِ تصوف (Mysticism) کو دیکھیں۔"[7]

علامہ اقبال نے اپنے خطبہ میں مشہور آسٹرین ماہر نفسیات سگمنڈ فرائڈ کا ذکر کیا ہے اور الٰہی و شیطانی وارداتِ روحانی میں فرق سمجھنے کے سلسلہ میں ان کی علمی و فکری خدمات کو سراہا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے سگمنڈ فرائڈ اور اس کے افکار و نظریات کا مختصر و جامع تعارف کرانے کے بعد ان پر تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے علامہ اقبال کے انتقادات کی توضیح پیش کی ہے اور ان کے موقف کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا ہے۔[8]

علامہ محمد اقبال نے انگریزی خطبہ کے صفحہ ۱۲ پر اصطلاح "بدلتی ہوئی واقعیتیں" (shifting actualities) استعمال کی ہے۔ فاضل محقق نے موضوع کی مناسبت سے علامہ محمد اقبال کے متعدد فارسی اشعار، ان کے تیسرے خطبے سے ایک جملے، ۲٦ دسمبر ۲۰۰۴ء کے سونامی طوفان، ۷/ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو پاکستان میں بہت زیادہ تباہی پھیلانے والے زلزلے اور گلوبل وارمنگ کے مسئلہ کا حوالہ دے کر اچھی طرح سے اس اصطلاح کا مفہوم واضح کیا ہے۔[9]

علامہ محمد اقبال انگریزی خطبہ میں لکھتے ہیں:

> "Psychologically speaking, all states, whether their content is religious or non-religious, are organically determined. The scientific form of mind is as much organically determined as the religious." [10]

علمِ نفسیات کی رو سے بات کی جائے تو، تمام کیفیات خواہ ان کا نفسِ مضمون (content) مذہبی ہو یا غیر مذہبی، ان کی حیثیت کا تعین عضویاتی لحاظ سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سائنسی قسم کے ذہن کی کارکردگی کا تعین عضویاتی لحاظ سے اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح

ذہنی قسم کے ذہن کی کارکردگی کا تعین کیا جاتا ہے۔

فاضل محقق نے کسی بھی نوع کے فکری و عملی رویوں کے تشکیل پانے کے عضوی پہلو کی وضاحت کے لیے علم جینیات (Genetics) کی رو سے انسانی خلیے (cell) کی ساخت اور اس میں ڈی این اے (D.N.A) کے کردار پر سہل اور دلچسپ انداز سے سیر حاصل تبصرے کے بعد واضح کیا ہے کہ کسی فرد کے عمل اور رد عمل کی صورتیں D.N.A کے عملِ ہدایت سے ہی انجام پاتی ہیں۔ چونکہ ہر فرد کا D.N.A دوسرے فرد سے مختلف ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر فرد اپنے مزاج، رویوں، افتادِ طبع اور کردار و عمل میں دوسرے افراد سے مختلف ہوتا ہے۔[11]

پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے نفسِ مضمون کی تفہیم کے لیے عام فہم اور دلچسپ مثالیں بھی دی ہیں۔ مثلاً، علامہ اقبال لکھتے ہیں کہ کائنات کسی ایسے تخلیقی کھیل (Creative Sport) کے نتیجے کے طور پر وجود میں نہیں آئی کہ جس کی کوئی سنجیدہ غرض و غایت نہ ہو۔ "تخلیقی کھیل" کا مفہوم واضح کرنے کے لیے (حوالہ نمبر ۲۰۰ کے تحت) بطور مثال لکھتے ہیں:

> "تخلیقی کھیل (Creative Sport) کے مفہوم کو ہم سکر یبل (Scrabble) کی مثال سے سمجھ سکتے ہیں۔ سکر یبل (Scrabble) ایک ایسا ہی کھیل ہے جس میں الٹی سیدھی لکیریں کھینچی جاتی ہیں اور پھر اچانک ان سے کوئی تصویر بن جاتی ہے یا کوئی لفظ تحریر ہوا نظر آتا ہے گویا جو کچھ ہوتا ہے وہ محض کھیل تماشے میں بغیر کسی مدعا یا مقصد کے ہوتا ہے۔"[12]

زیرِ تبصرہ کتاب میں چند ایک مقامات پر نظر ثانی کی ضرورت محسوس ہے۔ مثلاً، اس میں انگریزی متن کا مفہوم تو دیا گیا ہے مگر ترجمہ نہیں دیا گیا۔ متن کے مفہوم کی توضیح کے لیے مغربی و مشرقی مفکرین کی کتب سے دیے گئے انگریزی اقتباسات اور اسی طرح زیادہ تر فارسی اشعار کا اردو ترجمہ بھی نہیں دیا گیا۔ تمام کتاب میں فکری ربط اور تسلسل موجود ہے اور فاضل محقق نے ہر ایک مقام پر متن کے سیاق و سباق کا خیال رکھتے ہوئے بات آگے بڑھائی ہے۔ کتاب میں تین مقامات (صفحات ۵۲ تا ۵۳، ۶۴ تا ۶۵ اور ۱۲۰ تا ۱۲۱) پر انہوں نے گزشتہ کے مطالعہ کا خلاصہ اور اہم نکات بھی دیے ہیں۔ تاہم، کتاب کے آخر پر بھی حاصل مطالعہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ قرآنی آیات اردو ترجمہ کے ساتھ دی گئی ہیں مگر اس ترجمہ کے ماخذ کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ بعض مقامات پر چند ایک متنی اغلاط بھی موجود ہیں۔ اسی طرح دو چار مقامات پر دی گئی عبارات میں کچھ ابہام نظر آتا ہے اور مزید تحقیق و توضیح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مثلاً کتاب میں (صفحہ ۱۰۷ پر) امام غزالی کی کتاب "المنقذ من الضلال" کے اردو ترجمہ سے درج ذیل اقتباس دیا گیا ہے جس کا مفہوم واضح نہیں ہے:

"امام غزالی اپنی کتاب المنقذ من الضلال میں لکھتے ہیں:

> "اگر کوئی شخص برہان و دلیل کی وساطت سے کسی نتیجہ تک پہنچتا ہے تو یہ علم ہے۔ اگر ان نتائج سے 'روبرو دوچار ہے تو یہ ذوق ہے اور اگر انہی نتائج و معارف کو سنتا اور تجربے سے دریافت کرتا ہے تو اسے ایمان کہتے ہیں۔"[13]

مندرجہ بالا اقتباس کتاب "سرگزشتِ اقبال" از مولانا محمد حنیف ندوی، مطبوعہ علم و عرفان پبلشرز، لاہور کے صفحہ سولہ سے دیا گیا ہے اور اصلاح طلب ہے۔

کتاب کے آخر پر فاضل محقق، عقلی اور عملی آزمائشوں کا مفہوم واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "اقبال مذہبی تجربے کی پرکھ کے لیے دو آزمائشوں کا ذکر کرتے ہیں:

۱۔ علمی یا عقلی آزمائش (Intellectual Test)

۲۔ عملی یا فعلیتی آزمائش (Pragmatic Test)

اقبال علمی آزمائش (Intellectual Test) کے متعلق لکھتے ہیں:

By the intellectual test I mean critical interpretation, without any presupposition of human experience, generally with a view to discover whether our interpretation leads us ultimately to a reality of the same character as is revealed by religious experience.

اقبال علمی آزمائش (Intellectual Test) کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ علمی آزمائش (Intellectual Test) سے میری مراد یہ ہے کہ یہ آزمائش دراصل ایسی تنقیدی تشریح و توضیح کا نام ہے جو انسانی تجربات کو پہلے ہی سے جوں کا توں فرض کر لینے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ یہ انہیں نقد و جرح کی سان پر چڑھاتی ہے اور اس نقد و جرح کا مقصد اس بات کا کھوج لگانا ہوتا ہے کہ آیا تنقیدی تشریح و توضیح کے اصول بھی ہماری بالآخر اُسی کرداری حقیقت کی جانب رہنمائی کرتے ہیں یا نہیں جس کا انکشاف مذہبی تجربے کی صورت میں براہِ راست ہوتا ہے۔

عملی یا فعلیتی آزمائش (Pragmatic Test) کے متعلق اقبال کہتے ہیں:

The Pragmatic Test judges it by its fruits .

اقبال کہتے ہیں کہ عملی آزمائش (Pragmatic Test) مذہبی تجربے کی پرکھ اس کے ثمرات (Fruits) سے کرتی ہے۔ گویا عملی آزمائش (Pragmatic Test) میں مذہبی تجربے کے ثمرات ہی اہم اور قابلِ قدر ہوتے ہیں۔ انہی ثمرات کی نوعیت سے اس بات کا تیقن کیا جاتا ہے کہ یہ نتائج و ثمرات کسی مذہبی تجربے کا حاصل ہو سکتے یا نہیں، جس طرح امرود کے درخت پر امرود اور آم کے درخت پر ہمیشہ آم ہی لگتے ہیں۔ اسی طرح مذہبی تجربے کے نتائج و ثمرات بھی اپنی کنہ اور نوعیت میں ہمیشہ مذہبی ہی ہوتے ہیں تاہم بغیر علمی آزمائش (Intellectual Test) کو استعمال کیے محض تجربہ کے نتائج و ثمرات سے تجربہ کی مذہبی نوعیت اور اس کے ثمرات کی حقیقت کو جانچ پرکھ لینا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ یہ محض پیغمبرانہ فعل ہے۔ چنانچہ اقبال رقم طراز ہیں:

The former is applied by the philosopher, the latter by the prophet .

چونکہ اقبال نے پہلے علمی آزمائش (Intellectual Test) کا ذکر کیا ہے اور بعد میں عملی آزمائش (Pragmatic Test) کا ذکر کیا ہے لہٰذا اقبال کہتے ہیں کہ اول الذکر ٹیسٹ یعنی علمی ٹیسٹ (Intellectual Test) کا اطلاق فلسفی کرتے ہیں اور موخر الذکر ٹیسٹ یعنی یعنی عملی ٹیسٹ (Pragmatic Test) کا اطلاق پیغمبر کرتے ہیں۔ چونکہ پیغمبروں کی آمد کا سلسلہ تو حضورِ اکرمؐ کی ذات کے ساتھ ہی اختتام پذیر ہو گیا اور اب حضور رسالت مآبؐ کے بعد کوئی پیغمبر دنیا میں نہیں آئے گا لہٰذا اب اگر مذہبی تجربے کی پرکھ کا کوئی طریقہ کارگر ہے تو وہ صرف علمی آزمائش (Intellectual) کا طریقہ ہی ہے چنانچہ اقبال پہلے خطبے کا اختتام اس جملے کے ساتھ کرتے ہیں:

In the lecture that follows, I will apply the intellectual test .

اقبال کہتے ہیں کہ وہ اپنے اگلے خطبے میں مذہبی تجربے پر علمی آزمائش (Intellectual Test) کا اطلاق کریں گے۔"[14]

راقم الحروف کے نزدیک "Intellectual Test" کا ترجمہ "عقلی آزمائش" اور "Pragmatic Test" کا ترجمہ عملی آزمائش زیادہ موزوں ہے۔

اس کے علاوہ مندرجہ بالا توضیحات سے یہ مفہوم اخذ ہوتا ہے کہ مذہبی تجربات کی عملی آزمائش کرنا محض پیغمبرانہ فعل ہے۔ چونکہ سلسلۂ نبوت اختتام پذیر ہو گیا ہے اس لیے اب مذہبی تجربات کو کوئی بھی عملی آزمائش کی کسوٹی پر نہیں پرکھ سکتا۔ اب انہیں صرف عقلی آزمائش (Intellectual Test) پر ہی پرکھا جا سکتا ہے۔

راقم الحروف کی رائے کچھ اور ہے۔ علامہ اقبال کے خطبات کے دیباچے اور ان کے مندرجات سے واضح ہے کہ ان کے مخاطب تمام انسان، خصوصاً اہلِ مذہب اور ناقدینِ مذہب ہیں۔ نبوت کا سلسلہ یقیناً اختتام پذیر ہو گیا ہے مگر عام انسان کے لیے

مذہبی تجربات کا دروازہ نہ بند ہوا ہے اور نہ ہی تا قیامت بند ہو گا کیونکہ یہ ہر کس و ناکس کے لیے ایک ذریعہ ہدایت ہے۔ ہمارے خواب، دل میں آنے والے خیالات، خصوصاً الہامات، روز مرہ زندگی میں پیش آنے والے معاملات و حادثات ہمارے لیے سبق آموز ہوتے ہیں اور مقصدِ حیات کی تفہیم و تکمیل کے منہاج کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس لیے جس طرح مذہبی تجربات کو عقل و علم کے میزان پر پرکھا جاسکتا ہے اسی طرح کچھ اصولوں کے تحت، ان کے نتائج اور اثرات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کی عملی آزمائش بھی کی جاسکتی ہے۔ مثلاً کسی کو سچے خواب آتے ہیں یا بذریعہ وجدان (الہام) اُسے معاملات زندگی کے بارے میں درست رہنمائی ملتی ہے اور روحانی طور پر جیسا دکھایا جاتا یا بتایا جاتا ہے، عملی طور پر ویسے ہی ہوتا ہے تو بلا شک ایسے مذہبی تجربات کا عملی آزمائش کے مطابق درست ثابت ہونا تسلیم کیا جاسکتا ہے اور عقلی آزمائش سے ان کی مزید تصدیق کی جاسکتی ہے۔

فاضل محقق، علم کی تعریف بیان کرتے ہیں:

> ”علم دراصل ذہنِ انسانی کی اُس کاوش کا نام ہے جو وہ اپنی ذات اور اپنے ارد گرد پھیلے ہوئے ماحول یا بالفاظِ دیگر مادی کائنات کے بارے میں صحیح صحیح فہم پیدا کرنے کے لیے کرتا ہے“۔ (15)

قومی اردو لغت کے مطابق لفظ 'کاوش' کا مفہوم درج ذیل ہے:

۱۔ 'کاوش' کا مطلب تلاش، جستجو، (کسی کام کی) جدوجہد یا اہتمام میں زحمت وصعوبت کی برداشت، کرید اور کھوج ہے۔ مثلاً، ”یگانہ“ کے باطن کا سراغ لگانے کے لیے ہمیں کچھ زیادہ کاوش کی ضرورت نہیں“ ۔(۱۹۸۶ء، نیم رخ، ۱۶)

۲۔ تلاش، جستجو اور محنت سے انجام دیا ہوا کام، خون پسینہ ایک کر کے کسی کام کا تکملہ۔
”کوئی شخص عمر بھر کی کاوش کو اتنی آسانی سے ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔“ (۱۹۸۸ء، نشیب ۲۶۸)
اس کے علاوہ یہ لفظ درج ذیل معانی بھی رکھتا ہے:

۳۔ خلش، کھٹک، چبھن

۴۔ کھدائی، کھودنا

۵۔ دشمنی، بیر، حسد

فاضل محقق نے علم کی تعریف میں لفظ ”کاوِش“ تلاش، جستجو، کرید اور کھوج کے معانی میں استعمال کیا ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک انسان علم حاصل کرنے کے لیے، جاننے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ اپنے حواس اور فہم سے کام لیتا ہے۔ اس کوشش کے نتیجہ میں اسے جو آگہی، ادراک یا فہم حاصل ہوتا ہے، اسے علم کہتے ہیں۔ علامہ اقبال نے بھی اپنے خطبہ میں علم کی یہی تعریف بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> Knowledge is sense-perception elaborated by understanding. (16)
>
> علم ایک ایسے حسی ادراک کا نام ہے جس کی توضیح عقل کرتی ہے۔

کتاب میں وارفتہ نفس یہودی کی روحانی کیفیات کا ذکر کرنے کے لیے 'وجدانی کیفیت' اور 'مجذوبانہ کیفیت' کی صوفیانہ اصطلاحات استعمال کی گئی ہیں۔ راقم الحروف کے خیال میں ایک غیر مسلم کے لیے اسلامی تصوف کی یہ اصطلاحات استعمال نہیں ہوسکتیں۔ یہ اصطلاحات ذاتِ باری تعالیٰ سے محبت کی مظہر مخصوص روحانی کیفیات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ مذکورہ متن میں اصطلاحات 'وجدانی کیفت' کے بجائے 'سرمستی کی کیفیت' اور 'مجذوبانہ کیفیات' کے بجائے 'خودوارفتگی کی کیفیات' کا استعمال زیادہ

مناسب ہو گا۔

کتاب میں ایک مقام پر پیغمبرانہ شعور اور صوفیانہ شعور میں فرق بیان کرتے ہوئے لکھا ہوا ہے:

> "اقبال کے نزدیک اصل ضرورت پیغمبرانہ شعور اور صوفیانہ شعور کی نفسیات میں فرق کرنے کی ہے۔ پیغمبرانہ شعور، صوفیانہ شعور کے برعکس محض حالت مست کیفیت نہیں ہوتی بلکہ پیغمبرانہ شعور اپنی دانائی اور فراست کی بدولت اپنے ماحول اور ابنائے جنس کا ایسا گہرا تجزیاتی اور نفسیاتی مشاہدہ کرتا ہے جو اسے مختلف نفسی حقائق کی پردہ کشائی میں مدد دیتا ہے۔"[17]

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ مرتبہ و مفہوم اور وسعت کے لحاظ سے 'صوفیانہ شعور' 'پیغمبرانہ شعور' کے مترادف نہیں ہو سکتا مگر صوفیانہ شعور کو محض 'حالت مست' بھی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ صدیوں پر محیط صوفیانہ ادراک و شعور پر مبنی مستند کتبِ تصوف میں ایسے سیکڑوں روحانی مشاہدات و تجربات محفوظ ہیں جو اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ صوفیانہ شعور محض حال و مستی کا حامل نہیں ہوتا اس میں پیغمبرانہ شعور کے تحت طے پانے والے احکامِ شریعت کے عین مطابق فرد اور معاشرہ کی فکری و عملی اصلاح کے لیے رہنمائی کے عناصر بھی پائے جاتے ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں ایک مقام پر سورہ النجم کی آیات ۱ تا ۱۸ اور ان کا اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

"وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰیo مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰیo وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰیo اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰیo عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰیo ذُوْ مِرَّةٍ ط فَاسْتَوٰیo وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰیo ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیo فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰیo فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰیo مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰیo اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا يَرٰیo وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰیo عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰیo عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰیo اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰیo مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰیo لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰیo"

"(ستارے کی قسم! جب وہ غائب ہونے لگے۔ تمہارے رفیق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نہ بہکے اور نہ وہ بھٹکے، اور وہ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے۔ وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے۔ اُس کو سکھایا اُس سخت قوت والے، طاقتوں والے (فرشتہ) نے، پھر اُس نے قصد کیا (رسول کے سامنے آیا) اور وہ سب سے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا، پھر اور نزدیک ہوا تو وہ کمان کے دو کناروں کے (فاصلے کے) برابر رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ تو اس نے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی۔ جو اُس نے (آنکھوں سے) دیکھا (اُس کے) دِل نے تصدیق کی۔ کیا جو اس نے دیکھا تم اِس سے اُس پر جھگڑتے ہو؟ اور تحقیق اُس نے اُسے دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک دیکھا ہے۔ اُس کے نزدیک جنت الماویٰ (آرام گاہ بہشت) ہے جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ آنکھ نے نہ کجی کی اور نہ وہ حد سے بڑھی۔ تحقیق اس نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔"

"By the star when it setteth,
Your compatriot erreth not, nor is he led astray.
Neither speaketh he from mere impulse.
The Qur'an is no other than <u>the</u> revelation revealed to him:
One <u>strong</u> in power taught it him,
<u>Endowed</u> with wisdom with even balance stood he
In the highest part of the horizon:
Then came he nearer and approached,
And was at the distance of two bows or even closer-
And he revealed to <u>the servant of God</u> what he revealed:
His heart falsified not what he saw:
What! will ye then dispute with him as to what he saw?
He had seen him also another time
Near the Sidrah tree which marks the boundary:
Near which is the garden of repose:

When the Sidrah tree was covered with what covered it:
His eye turned not aside, nor did it wander:
For he saw the greatest of the signs of the Lord "(53:1-18), (18)

ان آیات کے ترجمہ اور تفسیر میں علمائے کرام مختلف آرا رکھتے ہیں۔ علمائے کرام کے ایک گروہ کی رائے ہے کہ ان آیاتِ مقدسہ میں نبی کریم ﷺ کی حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کا ذکر ہے۔ علمائے کرام کے دوسرے گروہ کی رائے ہے کہ ان آیاتِ مقدسہ میں نبی کریم ﷺ کو حاصل ہونے والے انتہائی قریبی مشاہدۂ حق کا ذکر کیا گیا ہے۔ انگریزی متن میں اور دیے گئے اردو ترجمہ میں لفظ فرشتہ قوسین میں دے کر پہلی رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔

خطبے میں آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے انگریزی ترجمہ اور اس کے اردو ترجمہ کا آپس میں اور عربی متن سے موازنہ کرنے سے درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

آیات 4 اور 10 کا انگریزی ترجمہ عربی متن کے مطابق نہیں ہے۔ اردو ترجمہ بھی انگریزی متن کے مطابق نہیں ہے۔ عربی متن اور تراجم ملاحظہ فرمائیں۔

"اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۝" النجم[53:4]

وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے۔

The Qur'an is no other than the revelation revealed to him:

انگریزی ترجمہ میں الفاظ The Quran کے بجائے لفظ It, This یا That آنا چاہیے۔

" عَلَّمَهٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۝ ذُوۡ مِرَّةٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ۝ وَ هُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ۝" النجم[53:5-7]

اُس کو سکھایا اُس سخت قوت والے، طاقتوں والے (فرشتہ) نے، پھر اُس نے قصد کیا (رسول کے سامنے آیا) اور وہ سب سے بلند کنارے پر تھا۔

One strong in power taught it him,
Endowed with wisdom with even balance stood he
In the highest part of the horizon:

اردو ترجمہ مخلوط صورت میں دیا گیا ہے اور علامتِ وقف دے کر تینوں آیات کے ترجمہ کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ اسی طرح آیات 9،8، 13 اور 14 کا ترجمہ بھی اکٹھا دیا گیا ہے۔ آیت 2 اور 15 کے آخر پر بھی علامتِ وقف نہیں دی گئی۔ "ذُوۡ مِرَّةٍ" کا مطلب ہے طاقتور، بڑا زور آور، حکمت والا (Owner of strength/wisdom)۔ انگریزی ترجمہ میں حکمت کا مفہوم دیا گیا ہے جبکہ اردو ترجمہ میں طاقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اردو ترجمہ انگریزی ترجمہ سے مختلف ہے۔

"فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰی ۝" النجم[53:10]

"تو اس نے وحی کی اپنے بندے کی طرف جو وحی کی۔"

"And he revealed to the servant of God what he revealed":

اردو ترجمہ عربی متن کے مطابق اور درست ہے۔ ترجمہ کرتے وقت انگریزی متن سامنے نہیں رکھا گیا۔ انگریزی ترجمہ the servant of God کے بجائے His servant ہونا چاہیے۔

"مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی o" النجم[53:11]

"جو اُس نے (آنکھوں سے) دیکھا (اُس کے) دِل نے تصدیق کی۔"

"His heart falsified not what he saw":

مندرجہ بالا آیت کا انگریزی ترجمہ اصل متن کے مطابق اور درست ہے۔ اردو ترجمہ، انگریزی و عربی متن کے مطابق نہیں۔ اردو ترجمہ میں عربی متن کا مفہوم دیا گیا ہے۔ دیگر مترجمین نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

(اُن کے) دل نے اُس کے خلاف نہیں جانا جو (اُن کی) آنکھوں نے دیکھا۔ (طاہر القادری)

دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ (احمد رضا خان)

نظر نے جو کچھ دیکھا، دل نے اُس میں جھوٹ نہ ملایا۔ (مولانا مودودی)

"The (Prophet's) (mind and) heart in no way falsified that which he saw" .
(Yusuf Ali)

"The heart lied not (in seeing) what it saw." (Pickthal)

"His heart lies not of what he saw;" (Arberry)(19)

فاضل محقق کو چاہیے تھا کہ اصل انگریزی متن کے مطابق ترجمہ دیتے اور ساتھ ہی حواشی میں انگریزی ترجمہ کی خامی یا کمزوری کی نشاندہی کر دیتے۔ اس ضمن میں مفسرین کے اختلافات کا تذکرہ بھی ضروری تھا۔ اس امر کا بھی ذکر ہونا چاہیے تھا کہ انہوں نے اردو ترجمہ خود کیا ہے یا یہ کسی اور مترجم کا ہے۔

انگریزی خطبے میں سورہ النجم کی آیاتِ مقدسہ کا دیا گیا انگریزی ترجمہ JM Rodwell کا ہے۔ اس میں سے درج ذیل پانچ آیات کے ترجمے میں کچھ الفاظ تبدیل کر دیے گئے ہیں۔ یہ تبدیلیاں انگریزی خطبات کے آکسفورڈ ایڈیشن (1934) کے صفحات 19 تا 20 پر دیے گئے ترجمہ میں اور دیگر تمام ایڈیشنز میں اسی طرح موجود ہیں۔ انگریزی خطبات کے مدون محمد سعید شیخ، ان خطبات کے مترجمین اور فاضل شارح نے قرآنی آیات کے اصل مترجم اور اس ترجمہ میں کی گئی تبدیلیوں کی نشاندہی نہیں کی۔

Verse No.	JM Rodwell's Translation	Translation given in Lecture
04.	a	The
05.	terrible	Strong
06.	Endued	Endowed
10.	his servant	the servant of God
18.	his	The

کتاب میں انگریزی خطبہ کے دیے گئے درج ذیل اقتباس کے پہلے جملے کے ترجمے میں نظر ثانی اور آخری جملے کی توضیح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے:

> **If ever upon the stupid day-length time-span of any self or saint either,** some vision breaks to roll his life and ours into new channels, it can only be because that vision admits into his soul some trooping invasion of the concrete fullness of eternity. Such vision doubtless means subconscious readiness and subconscious resonance too, - **but the expansion of the unused air-cells does not argue that we have ceased to breathe the outer air: - the very opposite!**

پروفیسر ہاکنگ کے الفاظ کا اردو ترجمہ اس طرح ہے:

"اگر کبھی کسی عام انسان یا ولی پر کسی نفسی زمانی ناسمجھ دن کے دوران، کوئی ایسی بصیرت منکشف ہو، جو اس کی یا ہماری زندگی کو نیا رُخ عطا کر دیتی ہے، تو اس کا ایک ہی سبب ہو سکتا ہے کہ وہ بصیرت اس کے نفس میں کسی مکمل دوامی ٹھوس پن کے ساتھ یلغار کرتی ہوئی داخل ہوئی ہے، یہ بصیرت بلاشبہ تحت الشعوری آمادگی (Readiness) اور گونج (Resonance) کا اظہار بھی کرتی ہے۔ لیکن غیر استعمال شدہ ہوائی خلیوں (Unused air-cells) کا پھیل جانا اس امر کا دعوے دار تو نہیں ہو تا کہ ہم نے باہر کی ہوا میں سانس لینا چھوڑ دیا ہے۔ بالکل معاملہ برعکس ہے۔"(20)

راقم الحروف کے خیال میں پہلے جملے کا ترجمہ غور طلب ہے۔ اس میں لفظ 'stupid' اپنے معروف معانی 'احمقانہ'، 'نا سمجھی پر مبنی' میں استعمال نہیں ہوا بلکہ یہاں اس سے مراد 'ذہنی اضمحلال'، 'بے خیالی کی کیفیت' اور 'ذہنی غنودگی' ہے۔ انگریزی لغات میں اس لفظ کے دیے گئے مختلف معانی میں سے اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے جو کہ راقم الحروف نے بیان کیا ہے۔ اس لیے پہلے جملے کا ترجمہ اس طرح سے ہونا چاہیے:

اگر کبھی کسی عام انسان یا ولی پر "دن بھر میں اعصابی اضملال (غنودگی، مستی، بے خیالی) کے لمحات کے دوران، کوئی ایسی بصیرت منکشف ہو، جو اس کی یا ہماری زندگی کو نیا رُخ عطا کر دیتی ہے، تو اس کا ایک ہی سبب ہو سکتا ہے کہ وہ بصیرت اس کے نفس میں کسی مکمل دوامی ٹھوس پن کے ساتھ یلغار کرتی ہوئی داخل ہوئی ہے۔

مندرجہ بالا عبارت کے آخری جملے کا ترجمہ تو درست ہے مگر فاضل شارح اور محقق، جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان سمیت ان خطبات کے کسی بھی مترجم نے اس جملے کا مفہوم واضح نہیں کیا ہے۔(21)

خطبہ میں علامہ اقبال نے مذہبی تجربہ کے پانچ خصائص اور ولیم جیمز نے اپنی کتاب "نفسیاتِ وارداتِ رُوحانی" (The Varieties of Religious Experience) میں مذہبی تجربے کے چار خصائص بیان کیے ہیں۔ علامہ اقبال اور ولیم جیمز کے بیان کردہ چار خصائص قریباً ایک جیسے ہیں۔ علامہ اقبال کی بیان کردہ ایک خصوصیت کا ولیم جیمز کے ہاں ذکر نہیں ملتا۔ کتاب میں مذہبی تجربات کے خصائص کے لحاظ سے دونوں مفکرین کی آرا کا تقابل و موازنہ پیش کرنا بھی ضروری تھا جس سے خطبہ کی تفہیم میں مزید مدد ملتی۔(22)

کتاب کی کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ میں کوتاہی کی وجہ سے اس میں کچھ اغلاط رہ گئی ہیں۔ اس میں دو مقامات (صفحہ ۹ اور ۸۵) پر آیاتِ مقدسہ کے دیے گئے ترجمہ میں اغلاط کی وجہ سے مفہوم بالکل بدل گیا ہے۔ حکومتِ پاکستان لاکھوں روپے ماہانہ کے حساب سے اقبال اکیڈمی کے اخراجات برداشت کر رہی ہے۔ اخراجات اور کارکردگی کا موازنہ کیا جائے تو حیران کن اعداد و شمار سامنے آئیں گے۔ بندۂ عاجز کی اربابِ حل و عقد سے، تمام سرکاری و غیر سرکاری عہدیداران، ملازمت پیشہ خواتین و حضرات اور کاروباری طبقہ سے درخواست ہے کہ قومی خزانے اور دیگر ذرائع سے آمدن وصول کرتے وقت، ہر ماہ تنخواہ وصول کرتے وقت صرف اپنے آپ سے ایک سوال پوچھ کر تسلی کر لیا کریں کہ کیا ہم نے اپنے فرائضِ منصبی کماحقہٗ ادا کیے ہیں اور ہم اپنے گھروں میں رزقِ حلال لے کر جا رہے ہیں۔

اکیڈمی اور دیگر علمی و ادبی سرکاری اداروں کی مطبوعات اور ان کی مقرر اشاعتوں کے بغور مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ مزید

اصلاح کی بہت گنجائش ہے۔ زیرِ مطالعہ کتاب میں راقم الحروف کو جو اغلاط نظر آئی ہیں ان کی فہرست پیشِ خدمت ہے۔

صفحہ	سطر	کتاب میں دیا گیا متن	درست متن
۷	۱۲	sces	sees
۸	۱۸	char-acter	character
۹	۱۰	بہتر	بدتر اس لفظی تبدیلی کی وجہ سے آیت مقدسہ کا مفہوم برعکس ہو گیا ہے۔
۹	۱۴	اگر پڑے	گر پڑتے (آیت مقدسہ کا ترجمہ)
۱۲	۱۲	synthesics	synthesis
۳۵	۱۶	جس کا باعث	جس کے باعث
۵۳	۶	انسائی	انسانی
۶۱	۲۰	طرف	طرح
۷۰	۲۰	sings	signs
۸۱	۸	کریعنی	کرے یعنی
۸۵	۱۳	امانت رہنے کی جگہ	امانت رکھے جانے کی جگہ (آیت مقدسہ کا ترجمہ)
۹۶	۱۰	الہ بصیرت	آلہ بصیرت
۱۲۲	۱۰	صوفیانہ تجربہ کی چوتھی خصوصیت اس کا براہِ راست ہونا اور فوری پن ہے۔	صوفیانہ تجربہ کی چوتھی خصوصیت اس کا ناقابلِ انتقال ہونا ہے۔
۱۳۹	۱۵	صوفیت	تصوف ('تصوف' مخالف حضرات نے بطور تحریف 'صوفیت' کی اصطلاح وضع کی ہے۔
۱۴۷	۱۵	اماج گاہ	آماجگاہ
۱۵۶	۹	سوائے ایک رائے	سوائے ایک رائے
۱۹۲	۹	۴۷۳	۴۷۰
۲۰۰	۲	بیت	بیعت

حاصل کلام یہ ہے کہ شارحِ خطباتِ اقبال، پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان کی تالیف **"اقبال کا پہلا خطبہ: علم اور مذہبی تجربہ (تحقیقی و توضیحی مطالعہ)"** اپنی طرز کی ایک منفرد، بے مثل، علمی و ادبی تخلیق ہے۔ بحیثیت مجموعی اول تا آخر فکرِ اقبال کی توضیح نہایت اچھے، مدلل، آسان اور عام فہم انداز سے کی گئی ہے اور اس میں فلسفہ، سائنس، تصوف اور منطق کے حوالے سے مذکورہ مباحث سلیس، عام فہم اور شگفتہ زبان میں بیان کیے گئے ہیں اور کہیں بھی ربط ٹوٹنے نہیں پایا۔ فاضل شارح نے نہایت موزوں، دلچسپ اور خوبصورت الفاظ کے استعمال سے مذہبی و سائنسی حقائق پر مبنی اس تحریر میں افسانوی دلچسپی اور شاعرانہ ترنم پیدا کر دیا ہے جس سے اس کی خوبصورتی اور اثر انگیزی میں گوناں گوں اضافہ ہو گیا ہے۔

اقبالیات (Iqbaliat) کے مضمون میں دسترس حاصل کرنے اور فکرِ اقبال کی اچھی طرح سے تفہیم کے لیے اردو، فارسی،

عربی و انگریزی زبانوں کے علاوہ مختلف مضامین جیسا کہ اسلامیات (Islamiat)، فلسفہ (Philosophy)، نفسیات (Psychology)، مابعد النفسیات (Parapsychology)، مابعد الطبیعات (Metaphysics)، تاریخ (History)، سیاسیات (Politics)، عمرانیات (Sociology)، علم التعلیم (Education)، علمِ تصوف (Islamic Spiritual Science)، وغیرہ میں کافی زیادہ مہارت کی ضرورت ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان کی زیرِ مطالعہ تصنیف و تالیف اور دیگر ادبی تخلیقات "اقبالیات" میں اس حوالے سے متعلقہ علوم میں ان کے خصوصی شغف اور مہارت کا بین ثبوت ہیں۔ ان کی کتب میں متذکرہ بالا تمام علوم کے حوالے سے بہت کچھ پڑھنے اور سمجھنے کے لیے موجود ہے۔ انہی گراں قدر علمی و ادبی خدمات کے پیشِ نظر نامور اقبال شناس حضرات نے بجا طور پر انہیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ اس ضمن میں جسٹس (ر) ڈاکٹر جاوید اقبال لکھتے ہیں:

"کتاب 'اقبال کا پہلا خطبہ: تحقیقی و توضیحی مطالعہ' میں ڈاکٹر آصف اعوان نے... اقبال کی ہر تحقیق کو توضیح سے موثر بنا دیا ہے اور ہر توضیح کو تحقیق سے مؤقر کیا ہے۔ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے کیونکہ پیش روی سے رجوع مشکل ہوتا ہے... ڈاکٹر اعوان نے اقبال کے دقیق اظہار کو لطیف ابلاغ میں، فلسفیانہ خشکی اور روکھے پن کو قبولیت و دل پذیری میں اور خالص روحانیت کو خاطر نشین معقولیت میں سمو سمو کر ادا کیا ہے۔ عقیدت کے باوجود مصنف نے جوش پر ہوش کو غالب رکھا ہے اور نہایت حزم و احتیاط سے غیر جانبدار بن کر اقبال کے اس خطبہ کو بڑے لطیف پیرایہ میں مطالب کو الجھانے کے بجائے سلجھانے، چھپانے کے بجائے بتانے اور خود اقبال پر چھا جانے کے بجائے اسی کو مزید اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ میرے خیال میں اس کتاب کے مطالعہ سے اقبال کے قارئین پر کئی بستہ در وا ہوں گے اور ان میں سے اکثر کا رخ قاری کے اندر کی طرف ہوگا۔ ڈاکٹر محمد آصف اعوان کے لیے میری دعا ہے کہ وہ 'خستہ نشوید'۔"

ڈاکٹر خواجہ اکرام (نئی دہلی، بھارت) لکھتے ہیں:

"فکرِ اقبال کی تفہیم میں خطباتِ اقبال کو اہم ترین مقام حاصل ہے۔ تاہم، خطبات کا معاملہ یہ ہے کہ خطبات اتنے ادق فلسفیانہ مباحث پر مبنی ہیں کہ فکرِ اقبال کی اچھی خاصی سمجھ رکھنے والے احباب کے لیے بھی ان تک رسائی وصلِ محبوب کا استعارہ بن جاتا ہے.... آج تک اگرچہ سخنِ اقبال کی گتھیاں سلجھانے میں بہت عرق ریزی سے کام لیا گیا ہے تاہم خطبات کو سہل بنانے اور انہیں ایک عام آدمی کے لیے قابلِ فہم بنانے کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ ڈاکٹر محمد آصف اعوان کا یہ بہت بڑا علمی معرکہ ہے کہ انہوں نے خطباتِ اقبال کی تفہیم کی طرف توجہ کی ہے.... ڈاکٹر اعوان نے اس کتاب میں اقبال کے پہلے خطبے کے معانی و مفاہیم کی تشریح و توضیح کے کام کو جس حسن و خوبی سے نبھایا ہے وہ ان کی بصیرت اور علمی ریاضت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔"

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں:

"ڈاکٹر محمد آصف صاحب کا اندازِ تشریح سادہ، براہِ راست اور عام فہم ہے اور وہ اقبال کے مفاہیم کو قاری تک پہنچانے میں بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ ایک ادق اور فلسفیانہ خطبے کی تفہیم کے ضمن میں یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے۔"

ڈاکٹر وحید عشرت لکھتے ہیں:

"اقبال کے خطبات کا فکری اور علمی طور پر ان کی شاعری سے گہرا اعضویاتی تعلق ہے... پروفیسر ڈاکٹر محمد آصف اعوان نے اقبال کی اردو اور فارسی شاعری سے آگے بڑھ کر خطبات کی بھی تفہیم حاصل کی اور ہر خطبے کا مفصل اختصاصی مطالعہ کر کے 'طرح نو انداختم' کا جگر سوز اور بصیرت افروز اقدام بھی کیا ہے۔"[23]

کتاب "علامہ اقبال کا پہلا خطبہ: تحقیقی و توضیحی مطالعہ" کی قومی و بین الاقوامی اہمیت کے پیشِ نظر اسے نظرِ ثانی اور تدوینِ نو کے بعد مکرر شائع کیا جانا چاہیے۔ اس ضمن میں راقم الحروف کے مطابق درج ذیل امور کا خیال رکھا جانا چاہیے:

ا۔ کتاب میں انگریزی متن کے ساتھ اردو ترجمہ دیا جائے۔

۲۔ انگریزی متن کے ساتھ صفحہ نمبر بھی دیا جائے تا کہ ہر کوئی بوقت ضرورت اصل متن تک بآسانی رسائی حاصل کر سکے۔

۳۔ کتاب میں دیگر محققین و مفکرین کی کتب سے دیے گئے انگریزی اقتباسات کا ترجمہ دیا جائے۔

۴۔ فارسی اشعار کا ترجمہ دیا جائے۔

۵۔ قرآنی آیات کے ترجمہ پر نظر ثانی کی جائے اور ان کے مترجم کا نام بھی دیا جائے۔

۶۔ کتاب کے آخر پر بطور حاصل کلام خطبے کا خلاصہ اور اہم نکات دیے جائیں۔

۷۔ علامہ اقبال نے اپنے اس خطبہ میں فلسفہ اور سائنس کے حوالے سے بعض مغربی سائنسدانوں اور مفکرین کے افکار کا حوالہ دیا ہے۔ اس ضمن میں علامہ اقبال کی وفات کے بعد کے عرصے میں متعلقہ امور میں فلسفہ اور سائنس کے شعبہ میں جو پیش رفت ہوئی ہے اسے بھی اس تحقیقی وتوضیحی مطالعہ میں شامل کیا جائے۔

۸۔ خطبے میں زیرِ بحث موضوعات کے مطابق اس کے متعلقہ حصوں میں عنوانات اور ذیلی عنوانات دے کر اس کے موضوعات کی نشاندہی کی جائے تا کہ تفہیمِ متن میں مزید آسانی ہو جائے۔

حوالہ جات وحواشی

1۔ محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر، اقبال کا پہلا خطبہ: علم اور مذہبی تجربہ --- تحقیقی و توضیحی مطالعہ (لاہور: اقبال اکیڈمی، بار اول، ۲۰۰۸ء)، ص ۴

2۔ ایضاً، ص ۴ تا ٦

3۔ ایضاً، ص ٦

4۔ ایضاً، ص ۵۲ تا ۵۳

5۔ ایضاً، ص ۱۰۷

6۔ ایضاً، ص ۱۰۵ تا ۱۰۸، ۱۸۳ تا ۱۸۷

7۔ ایضاً، ص ۱۸٦

8۔ ایضاً، ص ۱۴۰ تا ۱۵۲، ۱۹۱ تا ۱۹۴

9۔ ایضاً، ص ۸۸ تا ۸۹

10. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Reiligious Thought in Islam (Lahore:Iqbal Academy, 3rd Edition, 2015), Page #18

11۔ ایضاً، ص ۱۳۴ تا ۱۳۵

12۔ ایضاً، ص ۱۷۴

13۔ ایضاً، ص ۱۵۷

14۔ ایضاً، ص ۱۵۷ تا ۱۵۸؛ متن میں لفظ 'ٹیسٹ' کے بجائے 'ٹسٹ' لکھا ہوا ہے۔ اسے درست املا سے تحریر کر دیا ہے۔

15۔ ایضاً، ص ۱

16. Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Reiligious Thought in Islam, Page #10
Urdulughat.info/words/6982-کاوش

17۔ محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر، اقبال کا پہلا خطبہ: علم اور مذہبی تجربہ...، ص ۱۰٦

18۔ ایضاً، ص ۱۲۴

Muhammad Iqbal, Allama, The Reconstruction of Reiligious Thought in Islam, Page # 16-17

19. For English and Urdu Translations of the Holy Quran, visit: http://www.openburhan.net/

20۔ محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر، اقبال کا پہلا خطبہ: علم اور مذہبی تجربہ...، ص ۱۵۳ تا ۱۵۴

21۔ متن میں بطور مثال بیان کیا گیا ہے کہ اگر پھیپھڑوں کی کسی بیماری کی وجہ سے ان کے کچھ خلیات (cells) کام کرنا چھوڑ دیں یا درست کام نہ کر پائیں لیکن مریض کا عملِ تنفس مکمل طور پر بحال رہے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کا نظام تنفس کام نہیں کر رہا۔ اسی طرح ذہن میں تحت الشعور سے خیالات کی آمد و رفت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو خارجی ذرائع سے الہام ہونے کی نفی نہیں کی جا سکتی۔

22۔ ولیم جیمز، نفسیاتِ وارداتِ روحانی، مترجم: ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم (لاہور: مجلس ترقی ادب، بار دوم، دسمبر ۲۰۰۹ء)، ص ۳۸۲ تا ۳۸۴

http://ebooks.adelaide.edu.au/j/james/william/varieties/complete.html, Lectures XVI and XVII, Pages 287-288

William James, Varieties of Religious Experience (London: Longman, Green, and Co., 1905), Page # 380-381

The characteristics of religious experience described by William James are as follows:

1. Ineffability. — The handiest of the marks by which I classify a state of mind as mystical is negative. The subject of it immediately says that it defies expression, that no adequate report of its contents can be given in words. It follows from this that its quality must be directly experienced; it cannot be imparted or transferred to others. In this peculiarity mystical states are more like states of feeling than like states of intellect. No one can make clear to another who has never had a certain feeling, in what the quality or worth of it consists. One must have musical ears to know the value of a symphony; one must have been in love one's self to understand a lover's state of mind. Lacking the heart or ear, we cannot interpret the musician or the lover justly, and are even likely to consider him weak-minded or absurd. The mystic finds that most of us accord to his experiences an equally incompetent treatment.

2. Noetic quality. — Although so similar to states of feeling, mystical states seem to those who experience them to be also states of knowledge. They are states of insight into depths of truth unplumbed by the discursive intellect. They are illuminations, revelations, full of significance and importance, all inarticulate though they remain; and as a rule, they carry with them a curious sense of authority for after-time.

These two characters will entitle any state to be called mystical, in the sense in which I use the word. Two other qualities are less sharply marked but are usually found. These are— :

3. Transiency. — Mystical states cannot be sustained for long. Except in rare instances, half an hour, or at most an hour or two, seems to be the limit beyond which they fade into the light of common day. Often, when faded, their quality can but imperfectly be reproduced in memory; but when they recur it is recognized; and from one recurrence to another it is susceptible of continuous development in what is felt as inner richness and importance.

4. Passivity. — Although the oncoming of mystical states may be facilitated

by preliminary voluntary operations, as by fixing the attention, or going through certain bodily performances, or in other ways which manuals of mysticism prescribe; yet when the characteristic sort of consciousness once has set in, the mystic feels as if his own will were in abeyance, and indeed sometimes as if he were grasped and held by a superior power. This latter peculiarity connects mystical states with certain definite phenomena of secondary or alternative personality, such as prophetic speech, automatic writing, or the mediumistic trance. When these latter conditions are well pronounced, however, there may be no recollection whatever of the phenomenon, and it may have no significance for the subject's usual inner life, to which, as it were, it makes a mere interruption. Mystical states, strictly so-called, are never merely interruptive. Some memory of their content always remains, and a profound sense of their importance. They modify the inner life of the subject between the times of their recurrence. Sharp divisions in this region are, however, difficult to make, and we find all sorts of gradations and mixtures .

These four characteristics are sufficient to mark out a group of states of consciousness peculiar enough to deserve a special name and to call for careful study.

23۔ محمد آصف اعوان، پروفیسر ڈاکٹر، اقبال کا پہلا خطبہ: علم اور مذہبی تجربہ...، 'الف' تا 'ج'، بیک ٹائٹل

شہپرِ جبریل و روحِ جبریل[4]

Abstract:
Dr. Annemarie Schimmel (Dr. Phil, Dr. Sc. Rel.) was internationally well-known German Orientalist and scholar. She taught many years in Harvard University and University of Bonn. She wrote extensively on Islam, Sufism and Iqbaliat in English, Turkish and German languages. Gabriel's Wing is one of the most famous books written on Allama Muhammad Iqbal's thoughts. This book is about her study into the religious thoughts of Allama Muhammad Iqbal. Shahpr a Gabriel written by Prof. Dr. Muhammad Riaz is Urdu translation of Gabriel's Wing. Rooh a Gabriel is another Urdu translation of this book written by Naeem Ullah Malik. Both of these translations are worth reading .

علامہ اقبال کے دینی افکار پر مشتمل ڈاکٹر این میری شمل (Dr. Annemarie Schimmel) کی کتاب Gabriel's Wing کا پہلا ایڈیشن ۱۹۶۳ء میں ای جے برل لیڈن، نیدر لینڈز نے شائع کیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۹ء میں اقبال اکیڈمی لاہور نے شائع کیا۔ یہ ایڈیشن چار صد اٹھائیس صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب درج ذیل پانچ عدد ابواب پر مشتمل ہے:

1. Muhammad Iqbal
2. His Interpretation of the Five Pillars of Faith
3. His Interpretation of the Essentials of Faith
4. Some Glimpses of Western and Eastern Influence on Iqbal's Thought, and on his Relations to Mystics and Mysticism
5. To Sum Up

پہلے چار ابواب میں ذیلی عنوانات بھی دیے گئے ہیں۔ فہرست عنوانات (Contents) میں ابواب کی فہرست کے بعد Bibliography اور Index دیے گئے ہیں۔ ابواب کی فہرست سے قبل Foreword دیا گیا ہے۔ دوسرے ایڈیشن میں Foreword To The Reprint کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اردو زبان میں اب تک کتاب Gabriel's Wing کے دو تراجم ہو چکے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد ریاض نے اس کا "شہپرِ جبریل" کے عنوان سے ترجمہ کیا ہے جسے ۱۹۸۵ء میں گلوب پبلشرز لاہور نے ۱۹۸۵ء میں شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ چار صد اسی صفحات پر مشتمل ہے۔ نعیم اللہ ملک نے اس کا "روحِ جبریل" کے نام سے ترجمہ کیا ہے جسے ۲۰۱۵ء میں ابوذر پبلی کیشنز، لاہور نے شائع کیا تھا۔ یہ ترجمہ چار صد بتیس صفحات پر مشتمل ہے۔

[4] یہ ریسرچ پیپر، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد کے ریسرچ جرنل "زبان وادب" کے شمارہ ۲۱، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۷ء کے صفحات ۱۶۰ تا ۱۸۰ پر شائع ہوا۔

ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ کے وقت پہلے ایڈیشن کو مد نظر رکھا تھا۔ دوسرا ایڈیشن ان کے ترجمہ کی اشاعت کے چار سال بعد ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا تھا۔ اس لیے اس میں Gabriel's Wing کے دوسرے ایڈیشن میں شامل طبعِ نو کی پیش گفتار (Foreword To The Reprint) کا ترجمہ شامل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر محمد ریاض نے اشاریہ (Index) کا ترجمہ بھی نہیں کیا تھا۔

پیش گفتارِ طبع نو (Foreword To The Reprint) میں ڈاکٹر این میری شمل نے علامہ محمد اقبال کے اردو و فارسی شعر مجموعوں، خصوصاً جاوید نامہ اور ان کے انگریزی خطباتِ اقبال کے حوالے سے ان کے دینی افکار، تصورِ خودی، تصورِ حقیقتِ مطلقہ اور انقلابی فکر و فلسفہ پر تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے فکرِ اقبال اور فکرِ رومی کا موازنہ پیش کیا ہے۔ علامہ اقبال سے اپنے ذہنی و فکری اور قلبی روابط کا ذکر کیا ہے اور اقبالیات، اردو اور اسلامیات سے متعلقہ اپنی چند ایک تصانیف کا ذکر کیا ہے۔ آخر پر انہوں نے اس امر اور خواہش کا اظہار کیا ہے کہ علامہ اقبال سینہء قوم میں دل کی حیثیت رکھتے ہیں اور دعا ہے کہ دل کی طرح قوم کے سینے میں دھڑکتے رہیں یعنی مسلم قوم ان کے افکار سے متاثر ہو کر فکری و عملی اصلاح میں مصروف رہے اور ہر لحاظ سے کمال و بقا حاصل کرے۔

ترجمہ کے شروع میں "تعارف: از ڈاکٹر غلام علی الانا" اور "مقدمہ: از مترجم" دیا گیا ہے۔ اس کے بعد "پیش گفتار: از مصنف" کے عنوان سے Foreword کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ بعد میں ترتیب سے تمام ابواب اور کتابیات کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ "تعارف" میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کے وائس چانسلر ڈاکٹر غلام علی الانا نے "شہپرِ جبریل" کو ڈاکٹر محمد ریاض کی قابلِ تعریف کاوش قرار دیا اور تسلیم کیا کہ یہ ترجمہ دراصل اقبال کے فکر و فن بالخصوص ان کے دینی افکار کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ ہے۔ اس کی بدولت اصل کتاب کی افادیت کا دائرہ وسیع ہو گیا ہے۔ اس میں مترجم کی طرف سے قیمتی حواشی کے اضافہ اور تسامحات کی نشاندہی کی بدولت ان کی یہ کوشش اقبالیات میں ایک قیمتی اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔[1]

"مقدمہ" میں ڈاکٹر محمد ریاض نے پروفیسر ڈاکٹر این میری شمل کی شخصیت اور علمی و ادبی خدمات کا مختصر سا تعارف کرایا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر این میری شمل (ولادت ۱۹۲۳ء) بون یونیورسٹی اور ہارورڈ یونیورسٹی میں پڑھاتی رہی ہیں۔ علم و ادب اور تحقیق و تدقیق کے لحاظ سے وہ بین الاقوامی طور پر معروف شخصیت ہیں۔ انہوں نے اسلامی فکر و فن، اقبالیات اور تصوف کے موضوع پر انگریزی، ترکی، جرمن زبانوں میں منثور و منظوم کتب، مقالات اور تراجم تخلیق کیے ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے انہیں ستارۂ قائد اعظم اور ہلالِ امتیاز کے علمی اعزازات دیئے اور ہمارے ملک کی تین یونیورسٹیاں، سندھ یونیورسٹی، پشاور یونیورسٹی اور قائدِ اعظم یونیورسٹی انہیں ڈاکٹریٹ کی اعزازی اسناد پیش کر چکی ہیں۔ ان کی کتاب "Gabriel's Wing" مجموعی طور پر اقبال پر لکھی جانے والی عمدہ اور اعلیٰ کتابوں میں سے ایک ہے۔ اس میں انہوں نے نہایت منفرد انداز سے اسلامی عقائد کے حوالے سے اقبال کے مذہبی افکار بیان کیے ہیں۔[2]

ڈاکٹر محمد ریاض ترجمہ کا خاص، منفرد اسلوب رکھتے تھے۔ انہوں نے قریباً تمام تراجم اس اسلوب کے مطابق کیے ہیں۔ اس ضمن میں وہ لکھتے ہیں:

"ترجمے کے سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ میں متن کو سامنے رکھ کر قلم برداشتہ ترجمہ لکھتا گیا نہ عبارت آرائی کی ہے نہ پاک نویسی۔ جرمن اور فرانسیسی زبانوں کی کتابوں اور رسالوں کے حوالے حذف کر دیے اور کہیں کہیں حواشی متن میں آ گئے اور کہیں اس کے برعکس متن حاشیے میں چلا گیا۔ پھر بعض حاشیے مترجم کو بے جواز نظر آئے جبکہ بعض توضیحی حواشی کا اضافہ کرنا پڑا کوشش یہی رہی ہے کہ افہام و ابلاغ مطالب کے سلسلے میں کوئی دشواری نہ رہے۔"(3)

"مصنف نے اقبال اور دوسروں کے اردو یا فارسی اشعار نیز حضرت علامہ یا دوسروں کی اردو تحریروں کے تراجم دیئے تھے۔ میں نے اصل کتاب کا متن تلاش اور نقل کیا ہے۔ قارئین محسوس کریں گے کہ یہ کام آسان نہ تھا۔ پھر حضرت علامہ کی انگریزی کتابوں کے اقتباسات معتبر اور معیاری تراجم میں سے نقل کیے گئے ہیں۔ اقبال کے ڈاکٹریٹ کے مقالے کے اقتباسات، فلسفۂ عجم (میر حسن الدین)، خطبات انگریزی کے حصے، تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ (سید نذیر نیازی) اور ڈائری کے اقتباسات، شذراتِ فکر اقبال (ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی) سے۔ اُمید ہے کہ یہ طریق حوالہ مفید رہے گا۔"(4)

کتاب Gabriel's Wing اور اس کے اردو ترجمہ "شہپر جبریل" کا اول تا آخر تقابل و موازنہ کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر محمد ریاض نے تمام ترجمہ میں مذکورہ بالا اسلوب اختیار کیا ہے۔ کہیں ترجمہ تحت اللفظی ہے تو کہیں پر بامحاورہ ہے۔ بعض مقامات پر ترجمہ کے بجائے ترجمانی نظر آتی ہے۔ بعض جگہوں پر ترجمہ میں متن کا مفہوم واضح کرنے کے لیے کچھ اضافہ کیا گیا ہے۔ کچھ جگہوں پر اصل متن کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ اس طرح انہوں نے اصل کتاب کے مطابق حوالہ جات و حواشی تحریر کرنے کے بجائے اپنی صوابدید کے مطابق حواشی کے مقامات بدل دیے ہیں۔ اصل کتاب کے پاورق میں دیے گئے حواشی متن میں آ گئے ہیں اور بعض متن میں دیے گئے حواشی پاورق میں چلے گئے ہیں۔ بعض حواشی حذف کر دیئے گئے ہیں اور بعض اختلافی و توضیحی حواشی کا اضافہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے ان تبدیلیوں، اضافوں اور احذاف کی بعض مقامات پر نشاندہی کی ہے اور بعض مقامات پر ان کی نشاندہی نظر نہیں آتی۔ اسی طرح فاضل مترجم نے کتابیات میں سے بھی کتابوں اور رسالوں کے حوالے حذف کر دیئے ہیں۔ اگر یہ حوالے حذف نہ کیے جاتے تو بین الاقوامی سطح پر بھی اس ترجمہ کی حیثیت مستند رہتی اور دیگر ممالک کے محققین، ناقدین و قارئین کے لیے حسبِ ضرورت ان سے استفادہ ممکن ہوتا۔

مصنفہ (ڈاکٹر این میری شمل) نے اپنی کتاب میں علامہ محمد اقبال اور دوسروں کے اردو یا فارسی اشعار اور تحریروں کے انگریزی میں تراجم دیے ہیں۔ فاضل مترجم ڈاکٹر محمد ریاض نے تصانیفِ اقبال اور دیگر علماء و حکما کی اصل تصانیف سے ان تراجم سے متعلقہ اصل متن تلاش کر کے دیا ہے جس وجہ سے اس ترجمہ کی افادیت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ Gabriel's Wing کے صفحہ xvi پر فاضل مصنفہ نے مخففات (Abbreviations) دیے ہیں۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ میں اختیار کیے گئے اردو مخففات کا اصل کتاب کے مقابلہ میں قدرے اختصار سے ذکر کیا ہے۔

بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے ڈاکٹر محمد ریاض نے اپنے ترجمہ میں نہایت خوبصورتی سے اصل کتاب کا نفسِ مضمون بیان کیا ہے اور متن کے حقیقی مفہوم سے کہیں بھی اعراض نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے "حواشی" اور "کتابیات" کے ترجمہ میں جو اختصار اختیار کیا ہے اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اگر وہ حواشی و کتابیات سے متن حذف نہ کرتے اور انہیں مختصر نہ کرتے تو زیادہ سے زیادہ آٹھ دس صفحات مزید لکھنا پڑتے اور ترجمہ کا معیار بھی متاثر نہ ہوتا۔

ڈاکٹر محمد ریاض نے اپنے ترجمہ میں اختلافی، توضیحی، تنقیدی اور تحقیقی حواشی بھی دیے ہیں جن کی بدولت یہ ترجمہ تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ مترجم نے کتاب کے اکثر صفحات پر ایسے حواشی دیے ہیں اور ان کے ساتھ قوسین میں "مترجم" کا لفظ لکھ کر ان کی حیثیت بھی متعین کر دی ہے۔ مترجم کے لکھے ہوئے بعض ایسے حواشی بھی نظر آتے ہیں جن کے ساتھ لفظ "مترجم" نہیں لکھا گیا۔ (5)

ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ میں ایک اور کمزوری یہ نظر آتی ہے کہ انہوں نے مترجمہ کتاب کا اشاریہ مرتب نہیں کیا ہے۔ اگر ترجمہ میں "اشاریہ" شامل کر دیا جاتا ہے تو اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے فارسی اشعار کا ترجمہ بھی نہیں دیا ہے۔ نعیم اللہ ملک نے ترجمہ میں "اشاریہ" دیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فارسی اشعار کا ترجمہ بھی دیا ہے۔

دونوں تراجم کے اسلوبِ ترجمہ، ان کی خوبیوں اور اصلاح طلب پہلوؤں سے آگاہی کے لیے اس کے مختلف ابواب سے چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب Gabriel's Wing کا پیش گفتار (Foreword) تین صفحات (vii to ix) پر مشتمل ہے۔ اصل متن سترہ (۱۷) عدد عبارتوں پر مشتمل ہے جبکہ اس کا ترجمہ تیرا (۱۳) عدد اردو عبارتوں پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے قریباً تمام ترجمہ میں اپنی صوابدید کے مطابق عبارتیں بنائی ہیں اور اصل متن کے مطابق ہر ایک عبارت کا الگ الگ ترجمہ نہیں دیا ہے۔ انہوں Foreword میں سے تین عبارتوں کا ترجمہ نہیں دیا ہے۔ صفحہ نمبر viii سے پہلی دو عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں۔ مترجمہ کتاب کے صفحہ نمبر ۱۱ پر علامتِ حذف دی گئی ہے اور حاشیہ میں وضاحت دی گئی ہے کہ ان عبارتوں میں کتاب کے انگریزی اسلوب اور املا کا ذکر ہے جسے ترجمہ کرنا غیر ضروری تھا۔

پیش لفظ (Foreword) کے آخر پر فاضلہ مصنفہ ٹائپسٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھتی ہیں۔

> "And I thank Mrs. Anny Boymann for typing the manuarcript so corefully." (6)

ڈاکٹر محمد ریاض نے اس جملے کا بھی ترجمہ نہیں کیا اور حذف کے مقام پر علامتِ حذف دے کر حاشیہ میں لکھ دیا ہے:

> "۱۔ مسودے کی ٹائپسٹ کا شکریہ (مترجم)" (7)

مندرجہ بالا جملہ حذف کرنے کے بجائے اگر ترجمہ بھی دے دیا جاتا تو کچھ فرق نہ پڑتا۔

باب اول (Muhammad Iqbal) میں The Historical Background (تاریخی پس منظر) کے ذیلی عنوان کے تحت ڈاکٹر این میری شمل لکھتی ہیں:

> Iqbal has praised him in his poetry as
> the moth around the flam of Divine Unity
> He sat, like Abraham, inside the idol-temple (R 113)
> (the prophet Abraham is the true monotheist who had broken the idols of his father, cf IIIC). Already in 1910, Iqbal was aware of the importance of Aurangzeb for the history of Muslim India--as contrasted to the all-embracing mystical sway of his unfortunate brother Dara Shikoh: (8)

ترجمہ از ڈاکٹر محمد ریاض:

"اقبالؔ نے اپنی شاعری میں اورنگزیب کی بہت تعریف کی ہے۔ جیسے:

شعلۂ توحید را پروانہ بود
چوں براہیمؑ اندریں بت خانہ بود (ر۔ب)

اس قسم کے اشعار لکھنے سے قبل (۱۹۱۰ء میں) اقبال نے برصغیر کی تاریخ میں اورنگ زیب کی اہمیت کے بارے میں اپنی آگاہی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ جانتے تھے کہ اورنگ زیب نے صوفیہ کے اثر و رسوخ اور اپنے بدقسمت بھائی داراشکوہ پر بڑی مشکل سے غلبہ پایا تھا۔ ان کے شذراتِ فکر اور ایک لیکچر میں ہمیں یہ عبارت ملتی ہے۔"

ترجمہ از نعیم اللہ ملک:

محمد اقبال نے اپنی شاعری میں اورنگ زیب کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے:

شعلۂ توحید را پروانہ بود
چوں براہیمؑ اندریں بت خانہ بود

ترجمہ: وہ توحید کے شعلے کا پروانہ تھا
وہ اس بت خانے میں ابراہیمؑ کی طرح تھا

ابراہیم علیہ السلام سچے توحید پرست تھے جنہوں نے اپنے والد کے بتوں کو پاش پاش کر دیا تھا۔ محمد اقبال مسلم ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں اپنے بدنصیب بھائی داراشکوہ کے ڈگمگاتے تصوف کے برعکس اورنگ زیب کی اہمیت سے بخوبی آگاہ تھے:[9]

انگریزی متن سے ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ کا موازنہ کرنے سے درج ذیل امور سامنے آتے ہیں:

۱۔ پہلی سطر میں 'him' کا ترجمہ 'اُس کی' ہونا چاہیے اور "اورنگ زیب" کا نام قوسین میں آنا چاہیے۔

۲۔ ترجمہ میں "رموزِ بے خودی" کے انگریزی ترجمہ کی جگہ پر اصل فارسی شعر دیا گیا ہے جو کہ نہایت مستحسن بات ہے۔ اگر اس شعر کے حوالہ میں صفحہ نمبر دے دیا جاتا اور ساتھ ہی شعر کا اردو ترجمہ دے دیا جاتا تو زیادہ بہتر ہوتا۔

۳۔ شعر کے بعد قوسین میں دیے گئے انگریزی جملے کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔ اس طرح ایک جملے کا ترجمہ حذف کرنے کی کوئی خاص وجہ سمجھ نہیں آتی۔

۴۔ زیرِ تبصرہ عبارت کے آخری طویل جملے کا ترجمہ درست نظر نہیں آتا۔ اس جملے کا ترجمہ اس طرح سے ہو سکتا ہے:

"اس (قسم کے اشعار لکھنے) سے قبل ۱۹۱۰ء میں اقبال مسلم انڈیا کے لیے، اورنگ زیب کے بدقسمت بھائی داراشکوہ کی مکمل صوفیانہ وارفتگی (all-embracing mystical sway) کے مقابلے میں، اورنگ زیب کی اہمیت سے آگاہ تھے۔"

ڈاکٹر محمد ریاض نے اس جملے کا مفہوم واضح کرنے کے لیے ترجمہ میں اضافہ کر دیا کہ "اُن کے شذراتِ فکر اور ایک لیکچر میں ہمیں یہ عبارت ملتی ہے۔" اسی ضمن میں انہوں نے اس صفحہ کے پاورق میں نوٹ دیا ہے:

"اس کے آزاد اور ملخص اردو ترجمے کا عنوان "ملتِ بیضا ایک عمرانی نظر" ہے (پورا انگریزی متن اب مجلہ 'تحقیق' لاہور میں شائع ہوا ہے۔ اکتوبر ۱۹۸۰ء (مترجم)"

۵۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ کا مفہوم واضح کرنے اور فکرِ اقبال کی ترجمانی کا احسن طور پر حق ادا کرنے کے لیے، ترجمہ میں اضافہ سے اور حواشی میں توضیحی نوٹ دے کر اورنگ زیب اور داراشکوہ کے فکری تضاد کی وضاحت کی ہے اور ساتھ ہی شذراتِ فکر اور ان کے لیکچر کا حوالہ دے کر واضح کیا ہے کہ اقبال کے کلام کے علاوہ ان کے منثور آثار کے مطالعہ سے بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ ۱۹۱۰ء سے قبل ہی اورنگ زیب کے بارے میں خاص نقطہ نظر قائم کر چکے تھے۔ نعیم اللہ ملک کے ترجمہ میں اس طرح کی کوئی کوشش نظر نہیں آتی۔ انہوں نے فارسی شعر اور اس کا ترجمہ تو دیا ہے مگر شعر کا حوالہ نہیں دیا جبکہ انگریزی متن میں حوالہ (R113) دیا گیا ہے۔ ان کا آخری جملے کا ترجمہ متن اور مفہوم کے لحاظ سے ادھورا ہے۔ انہوں نے ترجمہ میں سن ۱۹۱۰ء کا ذکر نہیں کیا۔ الفاظ 'for the history of Muslim India' کا ترجمہ 'مسلم ہندوستان کی سیاسی تاریخ کیا گیا ہے۔ ترجمہ میں لفظ 'سیاسی' اضافی ہے اور پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ پر انتقادات میں اس طرح کے اضافوں یا تبدیلیوں پر بھی گرفت کی گئی ہے اور چند ایک مثالوں کی بنا پر ان کے ترجمہ کو غیر معیاری قرار دیا گیا ہے۔ فاضل مترجم نعیم اللہ ملک نے فارسی شعر کے بعد کے جملے میں دیے گئے حوالے "cf. IIIC" سے متعلقہ درج ذیل توضیحی نوٹ کا ترجمہ بھی نہیں دیا:

> cf. also his speech: Islam, as a social and political ideal, in which he underlines the importance of Aurangzeb even more. (Aligarh, 1910).

ڈاکٹر محمد ریاض نے مندرجہ بالا توضیحی نوٹ کا ترجمہ دیا ہے۔ نعیم اللہ ملک نے الفاظ 'all-embracing mystical sway' کا ترجمہ کرتے وقت لفظ 'all-embracing' کا مفہوم نظر انداز کر دیا ہے:

all-embracing = including, covering or applying to all ہمہ گیر

mystical sway = influenced by mysticism صوفیانہ خود وارفتگی

باب اول کے آخر پر ڈاکٹر این میری شمل لکھتی ہیں:

> The poet was aware that it was a difficult task to become a Muslim in this sense of the word--he himself reminds his reader in the Javid nama (J 1122f.) of the story told by Moulana Rumi about the Magian priest who did not embrace Islam because he saw before him the example of his neighbour, the great mystic Bayezid Bistami, and was afraid that he never would reach these heights of the living faith.
> When I say 'I am a Muslim' I tremble, because I know the difficulties of the witness: "There is no God but God"! (AK 81).
> From this basis we may interpret Iqbal's doctrine of God and man, and show how he understands the contents of the Muslim Creed, and the Five Pillars of Faith.(10)

ترجمہ از ڈاکٹر محمد ریاض:

شاعر فلسفی کو مگر احساس تھا کہ عملی مسلمان بننا آسان نہیں۔ جاوید نامے میں اس نے خود رومیؔ کی مثنوی سے ایک داستان نقل کر کے نصب العینی مسلمان بننے کی مشکلات بتادی ہیں۔ ہوا یہ کہ کسی مجوسی کو ایک مسلمان نے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ۔اس نے کہا:

اگر اسلام یہی ہے جس پر میرے پڑوسی بایزید بسطامی عمل پیرا ہیں تو میں اس پر عمل کرنے کی اپنے آپ میں سکت اور اہلیت نہیں پاتا۔" ارمغان حجاز کی ایک ہے (حضورر سالتمابؐ)

بنور تو برافروزم نگہ را
کہ بینم اندرون مہر و مہ را
چو میگویم مسلمانم، بلرزم
کہ دانم مشکلاتِ لا الہ را

اقبال کے ان مذہبی محرکات کی روشنی میں ہمیں اس کے خدا اور انسان کے تصور کی وضاحت کرنا ہے۔ اور اس کی تصانیف سے دین اسلام کی تعلیمات خصوصاً ارکان خمسہ اسلام کے سمجھنے کی کوشش کرنا ہے۔

ترجمہ از نعیم اللہ ملک:

شاعر کو اس بات کا پورا ادراک تھا کہ ان اوصاف کا حامل مسلمان بننا ایک مشکل کام ہے۔ انہوں نے جاوید نامے میں مولانا رومیؔ کی زبانی اس عابد و زاہد آتش پرست کا قصہ بیان کیا ہے جو عظیم صوفی بایزید بسطامی کا ہمسایہ تھا اور جسے ایک مسلمان نے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی۔ اس مجوسی نے جواب میں کہا: "اگر اسلام یہی ہے جس پر میرے پڑوسی بایزید عمل پیرا ہیں تو مجھ میں اس زندہ دین کی رفعتوں پر پہنچنے کی ہمت نہیں۔"

چو می گویم مسلمانم، بلرزم
کہ دانم مشکلاتِ لا الہ را

ترجمہ: میں جب خود کو مسلمان کہتا ہوں تو کانپ اٹھتا ہوں
کیوں کہ میں "لا الہ" کی مشکلات جانتا ہوں

اس بنیادی نکتے سے ہم خدا اور انسانوں کے بارے میں محمد اقبال کے نظریے کی تشریح کرسکتے اور یہ واضح کرسکتے ہیں کہ دین اسلام اور اس کے پانچ ارکان کے متعلق ان کا نقطہ نظر کیا تھا۔(11)

مذکورہ بالا تراجم کا متن سے موازنہ کرنے پر درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

ا۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے انگریزی متن کا تحت اللفظی ترجمہ نہیں کیا ہے۔ اس ترجمے میں جملوں کی بناوٹ اور زمانے (tenses) بھی مدنظر نہیں رکھے گئے۔ تاہم انہوں نے متن کا حقیقی مفہوم کافی حد تک درست بیان کیا ہے۔ اس کے پہلے طویل جملے کا ترجمہ اس طرح سے ہو سکتا تھا:

"شاعر (علامہ اقبال) آگاہ تھے کہ لفظ مسلمان کے حقیقی مفہوم کے مطابق مسلمان بننا مشکل کام ہے۔ وہ اپنے قاری کو جاوید نامہ میں مولانا رومی کی بیان کردہ ایک مجوسی پادری کی کہانی یاد دلاتے ہیں جس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اپنے ہمسائے عظیم صوفی بایزید بسطامی کے کردار کا مشاہدہ کرچکا تھا اور خوف زدہ تھا کہ وہ ایمان کے ان اعلیٰ مدارج تک کبھی بھی

نہیں پہنچ سکے گا۔"

۲۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے انگریزی متن میں اسرارِ خودی کے دیے ہوئے شعر کے ترجمہ سے متعلقہ نہ صرف یہ کہ اصل فارسی شعر دیا ہے بلکہ اس سے قبل کا بھی شعر دے دیا ہے۔ انہوں نے ترجمہ میں ایک شعر کے اضافہ کا 'حواشی' میں ذکر نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے فارسی اشعار کا حوالہ اور اردو ترجمہ بھی نہیں دیا ہے۔

۳۔ انہوں نے مذکورہ بالا انگریزی متن کے آخری جملے کا جو ترجمہ دیا ہے وہ نہ تو تحت اللفظی ہے اور نہ ہی بامحاورہ۔ ان کا یہ ترجمہ متن کے مفہوم اور ترجمانی پر مشتمل ہے۔ اس کا ترجمہ اس طرح سے ہو سکتا ہے:

"اس بنیاد پر ہم خدا اور انسان کے بارے میں اقبال کے تصور کو سمجھ سکتے ہیں اور وضاحت کر سکتے ہیں کہ وہ اسلامی ضابطہ حیات اور ارکانِ خمسہ کے بارے میں کیا سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔"

۴۔ ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ میں دیے گئے اشعار ارمغانِ حجاز فارسی کے حصہ "حضور رسالتؐ" کی ایک رباعی کے ہیں۔ ان کا ترجمہ و مفہوم یہ ہے:

"میں آپؐ کے نور سے اپنی نگاہ کو روشن کر رہا ہوں جس کے نتیجے میں، میں سورج اور چاند کے اندر دیکھتا ہوں یا میں دیکھ لوں۔ (آپؐ کی تعلیمات اور آپؐ سے عشق کی بنا پر کائنات کے راز مجھ پر کھل جاتے ہیں یا کھل سکتے ہیں)

جب میں یہ کہتا ہوں کہ "میں مسلمان ہوں" تو میں کانپ اٹھتا ہوں، کیونکہ میں لاالہ (اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور حضورؐ اس کے رسول ہیں۔ توحید) کی مشکلات سے آگاہ ہوں۔" مراد یہ ہے کہ زبانی کلمہ پڑھ لینا آسان کام ہے، اس پر عمل کرنا اور اس سے متعلق ذمہ داریاں نبھانا بہت ہی مشکل کام ہے۔[12]

ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ میں دیے گئے فارسی اشعار کا جو حوالہ دیا ہے وہ نامکمل ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"ارمغانِ حجاز کی ایک ہے (حضور رسالتمآبؐ)"[13]

دیے گئے حوالہ میں لفظ "رباعی" نہیں دیا گیا۔ یہ رباعی "حضور رسالتؐ" کے عنوان سے دی گئی ہے نہ کہ "حضور رسالتمآبؐ" کے عنوان سے۔

۵۔ نعیم اللہ ملک نے بھی ترجمہ کرتے وقت انگریزی جملوں کی بناوٹ اور زمانوں (Tenses) کو مدنظر نہیں رکھا اور ترجمہ کے بجائے ترجمانی کی ہے۔ انگریزی متن کے ابتدائی الفاظ سے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ ترجمہ کرتے وقت لفظی نزاکتیں مدنظر نہیں رکھی گئیں۔ ابتدائی الفاظ "The poet was aware.." کا ترجمہ 'شاعر کو اس بات کا پورا ادراک تھا' کیا گیا ہے۔ اس میں لفظ 'پورا' اضافی ہے۔ اگر انگریزی متن میں "fully aware" کے الفاظ استعمال ہوتے تو پھر ترجمہ میں لفظ 'پورا' یا 'مکمل' کا استعمال روا تھا۔ تمام ترجمہ میں یہی روش نظر آتی ہے۔ انگریزی متن میں دیے گئے حوالہ جات (AK81,1122f) اردو ترجمہ میں مفقود ہیں۔ تاہم، مجموعی طور پر ترجمہ متن کے مفہوم کے قریب تر ہے۔

Gabriel's Wing کے باب دوم (ص ۸۶ تا ۲۰۱) کے آخر سے ایک اقتباس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

In his literary condemnation of the tenents of the Qadiani-sect which was, in the thirties, most active in the Punjab, it is one of the points of

controversy--besides the problem of the finality of Prophethood--that the Qadianis and Ahmadis advocated a purely spiritual interpretation of jihad .
The shaikh has given a fetwa: It is the time of the pen,
Now there is no more work left for the sword! (ZK 22).
He has even depicted Satan in a poem, composed in 1936, as an advocate of this conviction and has made him declare that Holy War was now forbidden for the Muslims of this age--a hint to the Qadinani doctrine. (14)

ترجمہ از ڈاکٹر محمد ریاض:

۱۹۳۵ء کے لگ بھگ 'پنجاب میں بالخصوص احمدیوں اور قادیانیوں کے خلاف مسلمانوں کے جذبات بھڑکے اور اقبال نے ان کے خلاف جو کچھ لکھا وہ مسئلہ ختم نبوت کے علاوہ جہاد کے سلسلے میں ہے کیونکہ یہ لوگ جہاد بالسیف کے مخالف ہیں:

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر (ض ک)

۱۹۳۶ء میں "ابلیس کی مجلس شوریٰ" کے عنوان سے اقبال نے جو طویل اردو نظم لکھی، اس میں ابلیس اس بات سے خرسند نظر آتا ہے کہ اس عصر کے مسلمان روحِ مقاومت اور جذبہ جہاد سے بالکل غافل ہو چکے ہیں اور ضمناً یہاں بھی احمدیوں اور قادیانیوں پر انتقاد ہے:

کس کی نومیدی پہ حجت ہے یہ فرمانِ جدید
ہے جہاد اس دور میں مردِ مسلماں پر حرام (ارخ)

ترجمہ از نعیم اللہ ملک:

۱۹۳۰ء کے عشرے میں قادیانیوں کے خلاف، جو پنجاب میں بہت سرگرم ہو گئے تھے۔ رسول اللہؐ کی ختمِ نبوت کے علاوہ جہاد کے مسئلے پر بھی نزاع پیدا ہو گیا اور قادیانی جہاد کی خالص روحانی تعبیر کرنے لگے (منیر رپورٹ صفحات ۱۹۱، ۱۹۳، ۲۲۲، ۲۲۵) تو محمد اقبال نے قادیانیت کے بانی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا:

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

محمد اقبال نے ۱۹۳۶عیسوی میں "ابلیس کی مجلس شوریٰ" کے عنوان سے جو نظم لکھی، اس میں شیطان بھی اس عقیدے کی وکالت کرتا ہے کہ اس زمانے میں مسلمانوں کے لیے جہاد ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ یہاں شاعر کا اشارہ قادیانی نظریے کی جانب ہے۔(15)

ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ کا اصل متن سے موازنہ کریں تو درج ذیل امور واضح ہوتے ہیں:

۱۔ اصل متن کے لحاظ سے یہ ترجمہ نہ تو تحت اللفظی ہے اور نہ ہی بامحاورہ ہے۔ ترجمہ دراصل اصل متن کی ترجمانی اور مفہوم پر مشتمل ہے۔

۲۔ ترجمہ میں بیان کردہ ضربِ کلیم کے ایک شعر کے ترجمہ کے بجائے اصل شعر دیا گیا ہے جو ایک مستحسن بات ہے۔

۳۔ ترجمہ میں ارمغانِ حجاز اردو (ص ۶۴۹) سے ایک شعر دیا گیا ہے۔ جس کا اصل متن میں ذکر نہیں مگر متن کے مفہوم کے لحاظ سے یہ شعر درست ہے۔ حواشی میں اس اضافہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۴۔ اشعار کے دیے گئے حوالہ جات بھی نامکمل ہیں۔ ان اشعار کے مآخذ کے ساتھ صفحہ نمبر بھی دیے جانے چاہئیں تھے۔

۵۔ نعیم اللہ ملک کے ترجمہ میں بھی مفہوم کے ابلاغ پر زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ ترجمہ کرتے وقت انگریزی جملوں کی بناوٹ اور ترتیب کو مد نظر نہیں رکھا گیا۔ ترجمہ میں انگریزی متن کے حوالہ جات بھی نہیں دیے گئے۔ ضربِ کلیم کا شعر بھی بغیر حوالہ کے دیا گیا ہے۔ ترجمہ میں منیر رپورٹ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ حوالہ پاورق میں یا الگ سے حوالہ جات و حواشی کے عنوان کے تحت دیا جانا چاہیے تھا۔ اس کے علاوہ انگریزی متن میں دیے گئے توضیحی نوٹ کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔ تاہم، بحیثیت مجموعی، نعیم اللہ ملک کا ترجمہ بھی متن کے مطابق اور درست ہے۔

باب سوم (ص ۲۰۲ تا ۳۱۵) کے ترجمہ (ص ۲۴۷ تا ۳۸۶) سے ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

> How revolutionary such an expression was, can be understood from the famous story which is contained in Attar's both prose and poetry: that a certain mystic who claimed to have reached the stage of satisfaction (rida) asked God "O my Lord, art Thou satisfied with me that I am completely satisfied with Thee? And the answer came: Thou liar--if thou werest satisfied with us thou wouldst not have asked Our satisfaction!" (16)

ترجمہ از ڈاکٹر محمد ریاض:

> 'مقامِ رضا' نہایت بلند ہے اور اس کی اہمیت کے بارے میں ہم کسی صوفی کی ایک داستان کی طرف اشارہ کر دیں جسے عطارؔ نے نثر (تذکرۃ الاولیا، ج ۲) اور نظم (الٰہی نامہ) دونوں میں لکھا ہے۔ ہوا یہ کہ 'مقامِ رضا' پر پہنچنے کے دعویدار ایک صوفی نے خدا سے مناجات کی: "خدایا، میں تو تجھ سے بالکل راضی ہوں لیکن کیا تو بھی مجھ سے مکمل طور پر راضی ہے؟" اسے جواب سنائی دیا: "تم جھوٹے ہو۔ اگر تم واقعی مجھ سے راضی ہوتے، تو تمہیں میری رضا پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی۔"

ترجمہ از نعیم اللہ ملک:

> یہ اندازِ تخاطب کس قدر انقلابی نوعیت کا ہے، اس کا اندازہ اس مشہور قصے سے لگایا جا سکتا ہے جسے عطارؔ نے نثر اور شاعری دونوں میں بیان کیا ہے: ایک صوفی نے، جو مقامِ رضا پر پہنچنے کا دعویدار تھا، خدا سے سوال کیا: خدایا! میں تو تجھ سے بالکل راضی ہوں لیکن کیا تو بھی مجھ سے پوری طرح راضی ہے؟ اس پر اسے خدا کی جانب سے یہ جواب ملا: اے جھوٹے اگر تم مجھ سے واقعی راضی ہوتے تو تمہیں میری رضا پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوتی! (17)

۱۔ ڈاکٹر محمد ریاض کا ترجمہ بہت موزوں اور رواں ہے۔ الفاظ کا انتخاب خوبصورت ہے۔ ترجمہ پر اصل کا گمان ہوتا ہے۔ انگریزی متن سے متعلقہ ایک توضیحی نوٹ صفحہ کے زیریں حاشیہ میں دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر این میری شمل حاشیہ میں لکھتی ہیں:

> 184) Attar, Ilahinama ed. Ritter, p/209; the same story almost al-Husri in his Tadhkira II 175." (18)

ڈاکٹر محمد ریاض نے اس کا ترجمہ حاشیہ میں دینے کے بجائے ترجمہ کے ساتھ ہی قوسین میں دیا ہے۔ ان کے ترجمہ میں دیے گئے حوالہ جات بھی اصل انگریزی متن کے لحاظ سے نامکمل اور مختصر ہیں۔

۲۔ نعیم اللہ ملک کا ترجمہ بھی متن کے مطابق اور درست ہے۔ انہوں نے متن سے متعلقہ حاشیہ کا ترجمہ نہیں دیا۔ ان کے ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ "پوری طرح" اور ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ میں شامل الفاظ "مکمل طور پر" زائد از متن ہیں۔

باب سوم سے ایک اور اقتباس اور اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

On the question of the poet why this mysterious world is still hidden in its veils and has not yet realized in full during the 13 centuries of Islamic history Afghani again attacks the conventional mollas whose eyes are blinded against the sun of Divine truth, and calls Iqbal himself to preach and practice the interior richness of the Divine Book. In this interpretation the Quran is not merely the single remedy for individuals and nations.

do you not know: the burning of your reciting of the Quran makes
different the destiny of life? (AH 133)
but the eternal leader for humanity:
its wisdom is the jugular vein of the nation (R 117)

says Iqbal with an open reference to Sura 50/16 according to which God is nearer to man than his jugular vein. (19)

ترجمہ از ڈاکٹر محمد ریاض:

شاعر کے اس سوال پر کہ تاریخ اسلام کی صدیاں گذر جانے کے باجود عالم قرآنی اب تک مشہود کیوں نہ ہو سکا سید موصوف ملاؤں پر انتقاد کرتے ہیں وہ کہتے کہ ملا کی آنکھیں صدق الٰہی کے آفتاب سے بند ہیں۔ وہ اقبال سے کہتے ہیں کہ کتاب اللہ کے حقائق تم بیان کرو۔ اس توضیح کی رو سے، جیسا کہ اقبال نے دوسری کتابوں میں بھی لکھا، قرآن مجید مسلم افراد یا اقوام کا ہی نہیں 'ساری انسانیت کا رہبر و رہنما ہے اور جس طرح خدا انسان کی شاہ رگ سے قریب ہے (القرآن ۱۶۔۵۰) اس کی وحی بھی افراد و اقوام کی شاہ رگ سے قریب تر ہے:

تو می دانی کہ سوزِ قرأت تو
دگر گوں کرد تقدیرِ عمر را (اخ)
قلب مسلم را کتابش قوت است
حکمتش حبل الورید ملت است (رب) (20)

ترجمہ از نعیم اللہ ملک:

شاعر یہ سوال کرتا ہے کہ یہ پراسرار دنیا اب تک پردوں میں کیوں مستور ہے اور صدیاں گزر جانے کے باوجود عالم قرآنی اب تک کیوں مشہود نہیں ہو سکا؟ جمال الدین افغانی اس کے جواب میں روایتی ملائوں پر پھر حملہ کرتے ہیں جن کی آنکھیں صدقِ الٰہی کے آفتاب سے بند ہیں۔ وہ محمد اقبال سے کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی داخلی عظمت اور دلفریبی کی تبلیغ کا فریضہ وہ خود انجام دیں۔ اس سلسلے میں یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ قرآن صرف افراد اور قوموں کا ہی نہیں، پوری انسانیت کا رہبر و رہنما ہے۔

ز شامِ ما بروں آور سحر را
بہ قرآں باز خواں اہلِ نظر را

تو می دانی کہ سوزِ قرأت تو
دگر گوں کرد تقدیرِ عمر را

ترجمہ: ہماری شام سے صبح نکالو
اہلِ نظر کو پھر قرآن کی طرف بلاؤ
تم جانتے ہو کہ تمہاری قرأت کے سوز نے
جناب عمرؓ کی تقدیر بدل دی تھی

قرآن حکیم پوری نوعِ انسانی کا ابدی رہنما ہے:

قلب مومن را کتابش قوت است
حکمتش حبل الورید ملت است

ترجمہ: قرآن قلبِ مومن کے لیے قوت ہے
قرآن کی حکمت ملت کی شاہ رگ ہے

یہاں محمد اقبال نے قرآن پاک کی پچاسویں سورہ قٓ کی سولہویں آیت کا کھلا حوالہ دیا ہے جس میں ارشادِ خداوندی ہے: اور ہم اس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر محمد ریاض کا ترجمہ انگریزی متن کی ترجمانی پر مشتمل ہے۔ڈاکٹر این میری شمل نے ارمغانِ حجاز کے ایک شعر کا انگریزی ترجمہ دیا ہے وہ درست نہیں ہے۔اس شعر میں حضرت عمر فاروقؓ کی تلمیح استعمال کی گئی ہے۔شعر کے انگریزی ترجمہ میں ”عمر“ سے مراد ”زندگی“ لی گئی ہے اور اس کا ترجمہ ”life“ کیا گیا ہے۔ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ میں ارمغانِ حجاز کا فارسی شعر دے کر حاشیہ میں ڈاکٹر این میری شمل کے تسامح کی وضاحت کر دی ہے۔انگریزی متن میں رموزِ بے خودی کے ایک شعر کے دوسرے مصرعے کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ میں مکمل شعر دیا ہے۔مگر اس اضافہ کا حاشیہ میں ذکر نہیں کیا ہے۔ڈاکٹر محمد ریاض کا تحریر کردہ شعر بھی درست نہیں۔اس میں لفظ ”مسلم“ کی جگہ پر ”مومن“ آئے گا۔

ڈاکٹر محمد ریاض کا تحریر کردہ شعر	اصل متن بمطابق کلیاتِ اقبال فارسی
قلب مسلم را کتابش قوت است	قلبِ مومن را کتابش قوّت است
حکمتش حبل الورید ملت است	حکمتش حبلُ الوریدِ ملّت است (21)

۲۔ نعیم اللہ ملک کا ترجمہ متن کے مطابق اور درست ہے۔انہوں نے ترجمہ میں ارمغانِ حجاز کے ایک کے بجائے دو اشعار دیے ہیں۔پہلا شعر اضافی ہے۔اصل متن میں پہلا شعر نہیں دیا گیا۔اس کے علاوہ انہوں نے ترجمہ میں اشعار کے حوالہ جات (AH33, R11) بھی نہیں دیے جبکہ انگریزی متن میں یہ دیے گئے ہیں۔ان کے ترجمہ میں انگریزی متن "but the eternal leader for humanity" کا ترجمہ دو بار دیا گیا ہے۔ترجمہ کے خط کشیدہ حصے اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں۔اسی طرح دونوں مترجمین نے پہلے جملے کے درج ذیل آخری حصے کا ترجمہ بھی درست نہیں کیا:

"....... and calls Iqbal himself to preach and practice the interior

richness of the Divine Book."

راقم الحروف کے نزدیک مندرجہ بالا اقتباس کا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے:

"۔۔۔اور اقبال سے کہتے ہیں کہ وہ خود اس آسمانی کتاب کے (انمول) باطنی حقائق کی تعلیم دیں اور ان کے مطابق عمل کریں۔"

جناب نعیم اللہ ملک نے لفظ "practice" کا ترجمہ نہیں کیا۔ اس کے علاوہ قرآنی تعلیمات کے اثرات کے لیے لفظ "دلفریبی" موزوں نہیں ہے۔ قرآنی تعلیمات سے دل ہدایت پاتے ہیں، بھٹکتے نہیں ہیں۔

باب چہارم (ص ۳۱۶ تا ۳۷۶) کے ترجمہ (ص ۳۸۷ تا ۴۵۶) سے ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

The deep veneration and admiration which Iqbal felt for the generations of great practical mystics thanks to whom India had become partly islamized, is palpable in many of his poems, starting with the Bang-i-Dara where he glorifies the refuge of the wanderer, the sanctuary of the mahbub-i ilahi, the divinely Beloved (i.e Nizamaddin Auliya) in Delhi (BD 87), and writes a poem on Abdulqadir Gilani who has been, in India, the object of a whole literature of hymnical praises. (22)

ترجمہ از ڈاکٹر محمد ریاض:

البتہ جن صوفیوں کے ذریعے برصغیر میں اسلام کو فروغ ہوا، ان کی اقبال نے خوب توصیف کی ہے۔ ان میں ایک محبوب الٰہی شیخ نظام الدین اولیاء دہلوی ہیں (ب د: التجائے مسافر) اور دوسرے پیر دستگیر عبدالقادر گیلانی ہیں جن پر اسی کتاب (ب د) میں ایک نظم ہے اور شعرا نے ان کے مناقب فروانی کے ساتھ لکھے ہیں۔

ترجمہ از نعیم اللہ ملک:

محمد اقبال کے دل میں عظیم صوفیہ حضرات کے لیے عزت و احترام کے گہرے جذبات موجزن تھے جن کی برکت سے ہندوستان میں اسلام کے فروغ میں مدد ملی تھی۔ اس کا اظہار بانگِ درا کی نظم 'التجائے مسافر' سے ہوتا ہے جس میں انہوں نے دہلی کے نظام الدین اولیا کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اسی کتاب میں انہوں نے عبدالقادر جیلانی کے عنوان سے بھی ایک نظم لکھی ہے۔ (فاضل مصنفہ یہاں غلطی سے مدیرِ مخزن عبدالقادر کو عبدالقادر جیلانی سمجھ بیٹھی ہیں: اصل نظم کا عنوان ہے: عبدالقادر کے نام ۔۔۔ مترجم)۔ (عبدالقادر جیلانی (۱۰۸۸ء سے ۱۱۶۶ء) اسلام میں تصوف کے پہلے سلسلے کے بانی تھے۔ (تاریخ اسلام میں قادریہ سلسلہ پہلا سلسلہ طریقت نہیں ہے ۔۔۔ مترجم)۔ پیر دستگیر کو اس امید کے ساتھ نذرانہ عقیدت پیش کیا جاتا ہے کہ وہ روحانی امداد کریں گے)۔ (23)

۱۔ مندرجہ بالا انگریزی اقتباس میں ڈاکٹر این میری شمل نے مدیر مخزن، شیخ عبدالقادر کو شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ تصور کرتے ہوئے، ان کا ذکرِ خیر کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے اختلافی حاشیہ میں ان کے اس تسامح کا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے ، ڈاکٹر این میری شمل کی کتاب کا نہ صرف ترجمہ کیا ہے بلکہ اس کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لے کر، اس کی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے اور اپنے ترجمہ میں اختلافی، تحقیقی و توضیحی حواشی دے کر اصل کتاب کے متن کی تصحیح و تفہیم کے سلسلہ میں گراں قدر علمی و ادبی خدمت سرانجام دی ہے۔

۲۔ نعیم اللہ ملک نے انگریزی متن کے ابتدائی حصے کا ترجمہ بہت خوبصورتی سے کیا ہے۔ ان کا ترجمہ سلیس، رواں اور عام فہم ہے۔ انگریزی متن کے آخری حصے کا ترجمہ، قوسین میں دی گئی توضیحات کی وجہ سے مبہم ہو گیا ہے۔ ان کا انگریزی متن کے آخری حصے "The object of a whole..." کا ترجمہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ اس حصے کا ڈاکٹر محمد ریاض کا ترجمہ زیادہ درست ہے۔ نعیم اللہ ملک نے انگریزی متن میں دیے گئے زیادہ تر حوالہ جات و حواشی کا ترجمہ نہیں کیا۔ بعض مقامات پر انہوں نے ترجمہ میں ہی قوسین میں حواشی دے دیے ہیں۔ انہوں نے الگ سے توضیحی، تنقیدی اور حوالہ جاتی حواشی کا اہتمام نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر محمد ریاض کو ان پر فوقیت حاصل ہے۔ تاہم، فاضل مترجم، نعیم اللہ ملک نے ترجمہ میں اشاریہ دیا ہے جس سے ان کے ترجمہ کی افادیت میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں کے علاوہ Gabriel's Wing)) اور اس کے ترجمہ "شہپرِ جبریل" کے مختلف حصوں سے اصل متن اور ترجمہ کے تقابل و موازنہ سے واضح ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر ڈاکٹر محمد ریاض کا ترجمہ، اصل کتاب کے نفسِ مضمون پر مشتمل ہے۔ یہ ترجمہ تحقیق و تنقید کے اصولوں کو مدِ نظر رکھ کر لکھا ہے۔ تاہم، انہوں نے اس ترجمہ میں اپنے مخصوص اسلوبِ ترجمہ کے تحت کچھ تبدیلیاں کی ہیں اور وہ اس طرح کی تبدیلیوں کو جائز تصور کرتے تھے۔

ڈاکٹر محمد ریاض ترجمہ کرتے وقت جہاں کہیں ضروری سمجھتے تھے متن و حواشی میں سے کچھ مواد کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے حذف یا مختصر کر دیتے تھے۔ اسی طرح بعض جگہوں پر توضیحی، تنقیدی اور تحقیقی تبصرہ، رائے یا حواشی کا اضافہ بھی کر دیتے تھے۔ مگر اس سلسلہ میں وہ خاص شعور رکھتے تھے اور احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ان کی اس طرح کی تحریفات میں خیر و بھلائی کا پہلو مضمر ہوتا تھا اور یہ تبدیلیاں اصل متن کے مفہوم کے ابلاغ میں رکاوٹ نہیں بنتیں بلکہ اس کا ابلاغ بہتر انداز سے ہو جاتا ہے۔ انہوں نے شہپرِ جبریل کے "مقدمہ" میں اپنے اس اسلوب کا ذکر کیا ہے۔[24]

فن ترجمہ کاری کے اصولوں کے مطابق اگر ترجمہ کرتے وقت اصل متن کے الفاظ کا ترجمہ کیا جائے تو اسے "لفظی ترجمہ" تصور کیا جاتا ہے۔ اگر ترجمہ اصل متن کے مفاہیم پر مشتمل ہو تو اسے "بامحاورہ ترجمہ" قرار دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو "شہپرِ جبریل" میں لفظی و بامحاورہ دونوں طرح کا ترجمہ نظر آتا ہے۔ بعض ناقدین، ترجمہ میں تحریفات کے قائل نہیں۔ اس لیے وہ اس طرح کے ترجمہ کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد ریاض کے تراجم پر پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اِس حوالے سے تنقید کی ہے اور انہوں نے ان کے ترجمہ کو مایوس کن قرار دیا ہے۔ اپنے موقف کی تائید میں انہوں نے انگریزی الفاظ orthodoxy, orthodox اور admirers کے ترجمہ میں مختلف مفاہیم کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ کرتے وقت الفاظ کے مفہوم کی یکسانیت کا خیال نہیں رکھا۔ انہوں نے بعض مقامات سے کچھ متن حذف کیا ہے۔ بعض جگہوں پر کچھ اضافے کیے ہیں، حواشی میں حسبِ دل خواہ قطع و برید کرتے ہوئے انہیں مختصر کر دیا اور کہیں حواشی کی تلخیص کر دی۔ ہمارے خیال میں ایسے تصرفات خواہ نیک نیتی سے کیے جائیں، تحریفات کے ذیل میں آتے ہیں اور ایک مترجم کو اصل متن میں کسی ادنیٰ تحریف کا بھی حق نہیں ہے۔ اس لیے زیرِ نظر کتاب کو شمل کی تصنیف کا ترجمہ نہیں بلکہ ترجمہ نما ترجمانی کہنا مناسب ہو گا۔[25]

پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ میں جن امور کو کمزوریاں شمار کیا ہے، وہی کمزوریاں نعیم اللہ ملک

کے ترجمہ میں بھی نظر آتی ہیں، مثلاً، ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ میں زائد اشعار دیے ہیں جن کی ضرورت نہیں تھی۔ نعیم اللہ ملک کے ترجمہ میں بھی زائد اشعار نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ میں انگریزی متن کے حوالہ جات و حواشی کے مقامات تبدیل کر دیے، انہیں مختصر کر دیا یا بالکل حذف کر دیا۔ نعیم اللہ ملک نے الگ سے حوالہ جات و حواشی نہیں دیے اور انگریزی متن کے زیادہ تر حوالہ جات و حواشی کو حذف کر دیا ہے۔

دونوں تراجم میں یکساں نوعیت کی 'تحریفات' کے باوجود ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے نعیم اللہ ملک کے ترجمہ کو ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ سے بہتر قرار دیا ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک دونوں تراجم درست اور تقریباً یکساں قدر قیمت کے حامل ہیں۔(26)

حاصل کلام یہ کہ ڈاکٹر محمد ریاض نفسِ مضمون کے مفہوم کے پیشِ نظر افہام و ابلاغِ مطالب کے سلسلے میں تحریفات کے قائل تھے۔ وہ کہیں تحت اللفظی اور کہیں بامحاورہ ترجمہ کرتے تھے۔ ان کے تمام ترجمہ کا بغور جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ ان کی یہ تحریفات بے ضرر تھیں۔ یہ اصلاح اور اختصار کے لیے کی گئی تھیں اور ان کے اسلوبِ ترجمہ کے مطابق درست تھیں۔ ان تبدیلیوں کی بدولت انگریزی متن کا مفہوم بہ حسن و خوبی ادا ہو گیا ہے اور اسے سمجھنے میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ انگریزی متن میں دیے گئے اردو و فارسی اشعار اور قرآنی آیات کے تراجم کی جگہ پر ڈاکٹر محمد ریاض نے ترجمہ میں قرآن آیات اور اصل اشعار دیے ہیں۔ اسی طرح انگریزی متن کی تفہیم اور بعض مقامات پر پائی جانے والی اغلاط کی نشاندہی اور اصلاح کے لیے تحقیقی، تنقیدی اصلاحی اور اختلافی حواشی بھی دیے ہیں جس وجہ سے ان کا ترجمہ ایک تحقیقی کتاب بن گیا ہے اور اس کی افادیت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ نعیم اللہ ملک نے 'روحِ جبریل' میں فارسی اشعار کا ترجمہ اور کتاب کے آخر پر اشاریہ بھی دیا ہے۔ اس لحاظ سے ان کا ترجمہ، ڈاکٹر محمد ریاض کے ترجمہ سے بہتر اور مفید تر ہے۔ دونوں تراجم کے جائزہ کے پیشِ نظر کتاب 'Gabriel's Wing' کا نیا ترجمہ قدرے آسانی سے تخلیق کیا جا سکتا ہے۔

فنِ ترجمہ کی بدولت صدیوں پر محیط یونانیوں کا عظیم علمی ورثہ نسل در نسل منتقل ہوتا رہا۔ فنِ ترجمہ کی بدولت ہی دنیا بھر میں دین اسلام پھیلا۔ اسی کی بدولت عظیم مسلم علما، ادبا، شعرا، فلاسفہ اور حکما سے اہلِ یورپ آگاہ ہوئے اور انہوں نے مختلف علمی و ادبی شعبہ جات میں بھرپور ترقی کی۔ عصرِ حاضر میں علمی برتری حاصل کرنے والی قوم ہی دیگر اقوام پر برتری حاصل کرے گی جب کہ پسماندہ رہ جانے والی اقوام کو جبر و استبداد، غربت و افلاس اور سیاسی و معاشی استحصال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہمہ جہت ترقی کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ طلبہ میں جستجو، مطالعہ، تحقیق اور عمل کا ذوق پیدا کیا جائے۔ اس کے علاوہ فنِ ترجمہ کو ترقی دی جائے۔ اس ضمن میں، اب تک ہمارے ملک کی صرف چند ایک جامعات (یونیورسٹی آف پنجاب، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد، یونیورسٹی آف گجرات، نمل یونیورسٹی اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی) میں ہی ترجمہ کے شعبہ جات قائم کیے گئے ہیں۔ مختلف علمی و ادبی شعبہ جات میں ترقی کے لیے ضروری ہے کہ دیگر تمام جامعات میں ترجمہ کے شعبہ جات قائم کر کے دیگر ممالک اور اقوام کا علمی و ادبی سرمایہ اپنے ملک میں لایا جائے اور اسے بنیاد بنا کر تحقیقی عمل کو آگے بڑھایا جائے۔ اس ضمن میں پہلے سے موجود تراجم کا معیار بھی بہتر بنایا جائے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل، مترجم: ڈاکٹر محمد ریاض (لاہور: گلوب پبلشرز، بار اول، ۱۹۸۵ء)، ص ۴

2۔ ایضاً، ص ۵ تا ۷

سلیم اللہ شاہ، Gabriel's Wing کا تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ، تحقیقی مقالہ ایم فل اقبالیات، نگران: پروفیسر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۰۲ء) ص ۴ تا ۷

سعیدہ مہتاب، ڈاکٹر محمد ریاض بحیثیت اقبال شناس، تحقیقی مقالہ ایم فل اقبالیات، نگران: پروفیسر ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی (اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۱۹۹۹ء)، ص ۳۹

3۔ ایضاً، ص ۷

4۔ ایضاً، ص ۷ تا ۸

5۔ ڈاکٹر محمد ریاض نے اپنی مترجمہ کتاب کے باب اول (مشتمل بر صفحات نمبر ۱۳ تا ۱۱۳) میں درج ذیل صفحات پر توضیحی، تنقیدی، تحقیقی اور اختلافی حواشی دیے ہیں اور ان کے ساتھ قوسین میں لفظ "مترجم" لکھ کر، ان کی حیثیت متعین کی ہے:

۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ تا ۳۳، ۳۸، ۴۲، ۴۳، ۵۳ تا ۵۷، ۵۹ تا ۶۱، ۶۶، ۶۷، ۷۰ تا ۷۲، ۷۷ تا ۸۰، ۸۳، ۸۶، ۸۷، ۸۹، ۹۱، ۹۲، ۹۸، ۱۰۲، ۱۰۸، ۱۱۳ = ۳۷ صفحات

۲۵، ۲۳،

اصل کتاب کے ہر باب کے شروع تا آخر حواشی کے نمبر ۴، ۳، ۲، ۱.... کی مسلسل صعودی ترتیب سے دیے گئے ہیں۔ باب نمبر ا میں ۱۳۴ حواشی دیے گئے ہیں۔ ترجمہ میں ہر صفحہ پر حواشی، نمبر ا سے شروع کر کے دیے گئے۔

6۔ این میری شمل، Gabriel's Wing، (لاہور: اقبال اکیڈمی، بار دوم، ۱۹۸۹ء)، ص viii

7۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل، (اردو ترجمہ)، ص ۱۲

8۔ این میری شمل، Gabriel's Wing، ص 10

9۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: ڈاکٹر محمد ریاض، ص ۲۴

این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، روحِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: نعیم اللہ ملک، (لاہور: ابوذر پبلی کیشنز، D-241، جرنلسٹس کالونی، بار اول، ۲۰۱۵ء)، ص ۲۰

10۔ این میری شمل، Gabriel's Wing، ص 85

11۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: ڈاکٹر محمد ریاض، ص ۱۱۳

این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، روحِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: نعیم اللہ ملک، ص ۸۹

12۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، زبورِ عجم فارسی، مشمولہ: کلیات اقبال فارسی، ص ۹/ ۵۹/ ۹۴۱

حمید یزدانی، ڈاکٹر خواجہ، شرح ارمغانِ حجاز فارسی (لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ب ن، ۲۰۱۰ء)، ص ۵۴

13۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل، (اردو ترجمہ)، ص ۱۱۳

14۔ این میری شمل، Gabriel's Wing، ص 201

15۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: ڈاکٹر محمد ریاض، ص ۲۴۶

این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، روحِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: نعیم اللہ ملک، ص ۲۲۰

16۔ این میری شمل، Gabriel's Wing، ص 312

17۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: ڈاکٹر محمد ریاض، ۳۸۲

این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، روحِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: نعیم اللہ ملک، ص ۳۳۸

18۔ این میری شمل، Gabriel's Wing، ص 312

19۔ این میری شمل، Gabriel's Wing، ص 227

20۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: ڈاکٹر محمد ریاض، ص ۲۷۸

این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، روحِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: نعیم اللہ ملک، ص ۲۴۸

21۔ محمد اقبال، ڈاکٹر علامہ، رموزِ بے خودی، مشمولہ: کلیات اقبال فارسی، ص ۱۰۱

22۔ این میری شمل، Gabriel's Wing، ص 370 تا 371

23۔ این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، شہپرِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: ڈاکٹر محمد ریاض، ص ۴۵۰

این میری شمل، پروفیسر ڈاکٹر، روحِ جبریل (اردو ترجمہ)، مترجم: نعیم اللہ ملک، ص ۳۸۹ تا ۳۹۰

24۔ مزید دیکھیں:

Gabriel's Wing	شہپرِ جبریل	غور طلب امور
صفحات نمبرز	صفحات نمبرز	
2	۱۵	کچھ مواد حذف کیا گیا ہے۔
4	۱۶	
6	۱۹	
7	۲۱	نامکمل ترجمہ

10،11	۲۴	حوالہ نمبر ۱۷ اور ۱۸ کا ترجمہ نہیں دیا گیا۔
12	۲۷	ترجمہ نامکمل ہے۔ حوالہ میں "مترجم" کا ذکر کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حاشیہ انہوں نے خود لکھا ہے۔ حالانکہ یہ حاشیہ اصل کتاب سے ہے۔
225	۲۷۵ تا ۲۷۶	اصل کتاب میں حواشی قدرے مفصل ہیں ترجمہ میں حواشی مختصر کر کے دیے گئے ہیں۔
375	۴۵۵	ترجمہ متن سے کچھ مختلف ہے۔
386تا387	۴۶۸تا۴۶۹	

25۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر پروفیسر ،۱۹۸۵ء کا اقبالیاتی ادب، ایک جائزہ (لاہور: اقبال اکیڈمی)، ص ۳۳ تا ۳۵

26۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر پروفیسر، کاروانِ اقبالیات: حالیہ پیش رفت، مشمولہ: سہ ماہی "اقبال"، جلد ۶۳، شمارہ ۱۔۴ (لاہور: بزمِ اقبال، جنوری تا دسمبر ۲۰۱۶ء)، ص ۲۵۱ تا ۲۵۲

ڈاکٹر محمود علی انجم

علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کے پہلے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۳۰ء میں رموزِ اوقاف اور چھوٹے بڑے حروف کی چند تبدیلیوں کے ساتھ انگریز مستشرق جان میڈوز راڈویل کا قرآنی آیات کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے جو کہ کئی مقامات پر قرآن حکیم کے متن کے مطابق درست نہیں ہے۔ یہی ترجمہ تحقیقی وتنقیدی جائزے کے بغیر دوسرے ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۳۴ء، محمد سعید شیخ کے مدوّن کردہ ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۸۶ء اور دیگر تمام ملکی وغیر ملکی اشاعتوں میں قریباً ۹۰ برس سے شائع ہو رہا ہے۔ انگریزی خطبات کی طرح علامہ اقبال کی انگریزی نثر کے دیگر مجموعات میں بھی اسی نوعیت کی اغلاط موجود ہیں۔ متعدد ملکی وغیر ملکی ادارے انگریزی خطباتِ اقبال اور اردو، پنجابی، عربی وفارسی کے علاوہ کئی دیگر زبانوں میں ان کے تراجم اور مطالعات کے متعدد ایڈیشنز شائع کر چکے ہیں۔ بنیادی ماخذ کا معیاری نسخہ شائع نہ ہونے کی وجہ سے اصل نسخے میں موجود اغلاط قریباً ایک صدی پر محیط طویل اشاعتی سلسلے کی وجہ سے بہت سی کتب وتراجم کی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔ راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق ان کتب و تراجم کے ناشرین، شارحین، ناقدین اور محققین کی طرح ان کے مترجمین میں سے بھی کسی نے تحقیق نہیں کی کہ قرآنی آیات کا اصل مترجم کون ہے؟ اس ترجمے میں کہاں اور کس نوعیت کی تبدیلیاں کی گئی ہیں؟ کیا اصل ترجمے میں کی گئی تبدیلیاں درست ہیں؟ کیا دیا گیا ترجمہ آیاتِ مقدسہ کے متن کے مطابق درست ہے؟ اگر یہ ترجمہ درست نہیں تو اس میں کہاں اور کس نوعیت کی اغلاط موجود ہیں؟ راقم الحروف نے اب تک مدون اور طبع ہونے والے نثرِ اقبال انگریزی کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لے کر دو کتابوں کی شکل میں مطالعات پیش کیے ہیں تا کہ اس مجرمانہ علمی وادبی غفلت سے در آنے والی اغلاط کی تصحیح کی جا سکے اور معیاری نسخوں کی تدوین کے کام کو آگے بڑھایا جا سکے۔ کتاب ''اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (جلد اول)'' اس موضوع پر لکھے گئے ریسرچ پیپرز پر مشتمل ہے جو کہ HEC کے مقررہ معیار کے مطابق سرٹیفائڈ ہیں۔ ان ریسرچ پیپرز میں علامہ محمد اقبال کی انگریزی نثر اور اس کے اردو تراجم پر مشتمل کتب اور علامہ اقبال کے انگریزی خطبات کے تحقیقی، تنقیدی اور توضیحی مطالعہ سے متعلق قریباً تمام کتب میں منقول آیاتِ قرآنی کے انگریزی ترجمے کو بھی شاملِ تحقیق رکھا گیا ہے اور تیس کے قریب ان کتب میں قرآنی آیات کے دیے گئے ترجمے میں موجود اغلاط، ان کے بعض غلط حوالہ جات اور متن کی کتابت سے متعلق اغلاط کی نشاندہی کی گئی ہے اور قرآنِ حکیم کے دیگر مشہور انگریزی و اردو تراجم سے تقابل وموازنے کے ساتھ اصلاحات تجویز کی گئی ہیں۔ قرآنی آیات کے متن اور ان کے انگریزی و اردو ترجمے کے تقابلی مطالعے میں جے ایم راڈویل کے انگریزی ترجمے 'The Koran' اور اس کی مختلف اشاعتوں کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ راقم الحروف نے جلد اول میں پیش کی گئی تحقیقات کو بنیاد بنا کر مزید پیش رفت کرتے ہوئے، اس موضوع پر قدرے مفصل کتاب ''اقبال کی انگریزی نثر میں قرآنی آیات کے تراجم کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (جلد دوم)'' تحریر کی ہے جس کے مطالعے سے اس موضوع کے بارے میں مزید تحقیقات سے آگہی حاصل کی جا سکتی ہے۔